نماز

طریقہ، اذکار اور دعائیں

eBook

نماز

طریقہ، اذکار اور دعائیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب ------------ نماز کا طریقہ، اذکار اور دعائیں

تالیف ------------ خدیجہ عالم

زیرِ نگرانی ------------ ڈاکٹر فرحت ہاشمی

ناشر ------------ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ------------ اوّل

تعداد ------------ 10,000

ISBN ------------ 978-969-690-012-2

قیمت ------------

تاریخ اشاعت ------------ فروری 2018ء، جمادی الاوّل 1439ھ

ملنے کے پتے

پاکستان

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan

فون: +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

www.alhudapublications.org

www.alhudapk.com **www.farhathashmi.com**

امریکہ

PO Box 2256 Keller TX 76244

فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918

www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada

فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679

www.alhudainstitute.ca

برطانیہ

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.

فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096

alhudauk.info@gmail.com

alhudaproducts.uk@gmail.com

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
1	ابتدائیہ	1
2	نماز	2
4	نماز کی فرضیت	3
6	نماز کی اہمیت و فضیلت	4
9	نماز پڑھنے کے فوائد	5
12	نماز چھوڑنے کے نقصانات	6
13	اذان کے کلمات	7
15	• فجر کی اذان	
15	• اذان کا جواب اور بعد کی دعائیں	
18	• اقامت کے کلمات	
19	مساجد کی طرف جانے کی فضیلت	8
20	نماز با جماعت کی فضیلت	9
22	نماز با جماعت نہ پڑھنے پر سرزنش	10
23	نماز کی شرائط	11
30	وضو	12
30	• وضو کی اہمیت	
31	• وضو کے فوائد	
33	• وضو کا طریقہ	
36	• وضو کے بعد کی دعا	
37	• وضو کے دیگر احکام	
39	مسح کے احکام	13

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

14	تیمّم	42
15	نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر نماز پڑھنے کی اہمیت	44
16	نماز کا طریقہ	46
	نماز کے دیگر احکام	67
17	نماز کا حسن، اطمینان اور خشوع	68
18	سُترہ	74
19	نماز کو مکروہ کرنے والے کام	78
20	نماز کو باطل کرنے والے کام	81
21	نماز میں جائز کام	82
22	نماز پڑھنے کی ممنوع جگہیں	86
23	اوقات نماز	87
24	نماز کے ممنوعہ اوقات	94
25	رکعات	95
26	نوافل	98
27	نماز وتر	99
28	سجدہ سہو	106
29	سجدہ تلاوت	111
30	سجدہ شکر	115
	دیگر نمازیں	117
31	نماز تہجد	118
32	نماز چاشت	124
33	نماز استخارہ	128
34	نماز توبہ	133
35	نماز جمعہ	134

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

139	نماز جنازہ	36
144	نماز قصر	37
146	نماز عید	38
147	نماز استسقاء	39
150	نماز کسوف وخسوف	40
153	**نماز کی دعائیں**	
154	اذان کا جواب اور بعد کی دعائیں	41
157	مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں	42
158	مسجد سے نکلنے کی دعائیں	43
159	وضو کے بعد کی دعائیں	44
161	دعائے استفتاح	45
165	نماز کی مسنون قراءت	46
165	• نماز فجر میں تلاوت	
166	• جمعہ کے دن نماز فجر میں تلاوت	
166	• ظہر وعصر کی نماز میں قراءت	
167	• نماز مغرب میں قراءت	
167	• نماز عشاء میں قراءت	
168	• نماز جمعہ اور عیدین میں تلاوت	
169	رکوع کی دعائیں	47
174	قومہ کی دعائیں	48
178	سجدے کی دعائیں	49
184	جلسہ کی دعا	50
184	تشہد	51

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

52	درود شریف	185
53	تشہد و درود کے بعد کی دعائیں	187
54	سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں	193
	• نماز فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا	199
	• نماز فجر کے بعد مانگی جانے والی دعا	200
	• صبح کے وقت سفر کے دوران مانگی جانے والی دعا	200
	• نماز مغرب کے بعد مانگی جانے والی دعا	201
55	وتر کی دعائیں	202
56	میت کی بخشش کی دعائیں	204
57	نماز تہجد کے لیے دعائے استفتاح	207
58	نماز استخارہ کی دعا	211
59	نماز استسقاء کی دعائیں	212
60	سجدہ تلاوت کی دعائیں	213

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائیہ

نماز ایک فرض عبادت ہے جو ہر روز دن میں پانچ مرتبہ ادا کی جاتی ہے۔کوئی بھی کام جو روزانہ کا معمول ہو کچھ عرصہ بعد ایک عادت بن جاتا ہے۔قرآن وحدیث میں بہت سے مقامات پر دین کے اس اہم رکن پر عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

نماز ہمارے ایمان اور عمل کو ناپنے کا پیمانہ ہے۔لہٰذا ہر عبادت کی طرح نماز کو بھی خالص اللہ کے لیے اور نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔جتنی خوب صورت ہماری نماز ہوگی اتنا ہی مضبوط ہمارا ایمان ہوگا اور عمل میں بھی اس قدر خوبصورتی آئے گی۔

اس کتاب میں نماز کی دعائیں اور طریقہ کو جمع کر دیا گیا ہے جس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم نماز سے متعلق تمام افعال کو عادتاً کرنے کی بجائے اسے حسنِ خوبی اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کریں۔قارئین کی سہولت کے لیے زیادہ تر احادیث کا مفہوم پیش کیا گیا ہے اور ان احادیث کے حوالے ساتھ دے دیے گئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر رجوع کیا جاسکے۔

اس کتاب میں مذکور اذکار اور دعاؤں کو یاد کرنے اور اپنی نماز کا حصہ بنانے کے بعد آپ اپنی عبادت میں مزید لطف محسوس کریں گے۔ان شاءاللہ!

اس کتاب کو کسی دوست یا خاندان کے فرد کے ساتھ مل کر پڑھیں۔کیونکہ نیکی کا کوئی بھی کام جب کسی کے ساتھ مل کر کیا جائے تو وہ آسان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری نمازوں کو ہمارے ایمان میں اضافے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بنا دے! آمین۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز

الصَّلَاۃ (نماز) کے لغوی معنی دعا، استغفار، ثنا، مہربانی، قراءت اور نماز جنازہ ہیں۔[1] اصطلاح میں نماز ایسی قولی اور فعلی عبادت کو کہتے ہیں جو تکبیر کے ساتھ شروع اور تسلیم کے ساتھ ختم کی جاتی ہے۔[2] قرآن مجید میں نماز کے لیے مختلف نام آئے ہیں مثلاً: ذکر، ایمان، قرآن، قنوت، رکوع اور سجدہ۔

- امام ابن قیمؒ کہتے ہیں: ''نماز جسم اور روح کی مشترکہ ورزش ہے اس لیے کہ اس میں قیام، رکوع، سجود اور قعدہ کی مختلف حرکات ہوتی ہیں۔ انسان کا جسم ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتا رہتا ہے اور اس کی وضع قطع بدلتی رہتی ہے۔ نماز میں جسم کے اکثر جوڑ متحرک رہتے ہیں۔ جوڑوں کے ساتھ ساتھ باطنی اعضاء جیسے معدہ، آنتیں اور آلاتِ تنفّس بھی ورزش کررہے ہوتے ہیں۔[3]

نماز کی تاریخ:

- اسلام کے ابتدائی دور میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: پہلے پہل دو، دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی (دو رکعت) اور ملا لیں سوائے نمازِ مغرب اور نمازِ فجر کے، کیونکہ مغرب دن کو طاق کرنے والی جبکہ فجر کی نماز کو اس کی قراءت کی طوالت کی وجہ سے (نہیں بڑھایا)۔ جب آپ ﷺ سفر کرتے تو اپنی پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے۔[4] ایک روایت میں ہے کہ جب تک آپ ﷺ مکہ میں رہے تب تک دو دو رکعت نماز فرض تھی۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو چار اور تین رکعت والی نمازیں فرض ہوگئیں۔

---

① التوبة:103،99،84،الاحزاب:56،النكت و العيون،البقرة:157،تفسير القرطبى،الاسراء:110،ابن كثير

② سلسلة تيسير الفقه الاسلامى ③ زاد المعاد ④ السلسلة الصحيحة:2814

چنانچہ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھنا ترک کر کے نئے حکم کے مطابق نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ جبکہ دو دو رکعتوں والی نماز کو مسافر کے لیے مکمل نماز قرار دے دیا۔[1]

- فرض نمازیں پانچ ہیں جو کہ معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو عطا کی گئیں۔[2]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

(1) السلسلة الصحيحة:2815

(2) صحيح البخاری:1395,3887،سنن أبی داؤد:1420،صحيح مسلم:111،مسند احمد:2891

نماز کی فرضیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا○

”بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے“۔[1]

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ○

”بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو“۔[2]

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ○

”اپنی سب نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہو کر کھڑے رہو“۔[3]

- سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے عمدہ وضو کیا اور انہیں وقت پر ادا کیا ان کے رکوع وخشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بخش دے گا، اور جس نے ایسا نہ کیا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں اگر چاہے تو معاف کر دے اور اگر چاہے تو عذاب دے“۔[4]
- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں“۔ (آدمی نے) کہا، یا رسول اللہ!

---

① النساء:103 ② طٰہٰ: 14 ③ البقرۃ:238 ④ سنن أبی داؤد:425

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں! آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا''۔ تو اس شخص نے اللہ کی قسم کھائی کہ وہ اس میں سے نہ کچھ زیادہ کرے گا نہ کم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کر دکھایا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا''۔1

- جس نے پانچ نمازوں پر ہمیشگی اختیار کی اور ان کو معمولی سمجھتے ہوئے کبھی نہ چھوڑا تو اللہ کا اس شخص سے وعدہ ہے کہ وہ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔2

① السلسلة الصحيحة:2794 ② سنن أبی داؤد:1422

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز کی اہمیت وفضیلت

کسی عبادت کا مقصد اور اس کی اہمیت کا علم ہو جائے تو اس عبادت کا حق زیادہ بہتر طریقے سے ادا ہوتا ہے۔مختلف آیات واحادیث سے نماز کی اہمیت اور فضیلت کا پتہ چلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ''یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو''۔[1]

- سیدنا ابو مالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اَلصَّلَاۃُ نُوۡرٌ'' ''نماز نور ہے''۔[2]
- سیدنا ابو ذر ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں نبی ﷺ باہر نکلے، پتے گر رہے تھے آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا (ابو ذر ؓ) کہتے ہیں کہ اس سے پتے جھڑنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:''اے ابو ذر! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:''بے شک مسلمان بندہ جب اللہ کا چہرہ چاہنے کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس سے ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں''۔[3]
- سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:''اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے کیا اس (کے بدن) پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے؟''انہوں (صحابہ ؓ) نے عرض کیا کہ نہیں اس پر کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا:''یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے جن کے ذریعہ اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔[4]

---

① العنکبوت:45 ② صحیح مسلم:534 ③ مسند احمد، ج35: 21556 ④ صحیح البخاری:528

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ایک پکارنے والا ہر نماز کے وقت بھیجا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: اے آدم کی اولاد! اٹھو جسے تم نے اپنے نفسوں پر (اپنے گناہوں کے ذریعے) جلایا ہے پس (اسے نماز کے ذریعے) اپنے سے بجھا ڈالو‘‘۔[1]

• سیدنا سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک مسلمان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر اٹھا لیے جاتے ہیں۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گر جاتے ہیں پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس سے گر چکے ہوتے ہیں‘‘۔[2]

• سیدنا انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے‘‘۔[3]

• سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’بندے (مسلمان) اور کفر و شرک کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑ دینا ہے‘‘۔[4]

• عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا تو یقیناً اس نے کفر کیا‘‘۔[5]

• سیدنا عبداللہ بن عمروؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر کیا تو فرمایا: ’’جس نے اس (نماز) کی حفاظت کی تو وہ اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس (نماز) کی حفاظت نہ کی تو وہ اس کے لیے روشنی، دلیل اور نجات کا باعث نہیں ہوگی (بلکہ) وہ (شخص) قیامت کے دن

① المعجم الاوسط للطبرانی، ج،10252:10 ② المعجم الکبیر للطبرانی، ج:6125،6 ③ سنن النسائی: 3392
④ صحیح مسلم: 247 ⑤ سنن الترمذی: 2621

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا‘‘۔[1]

• سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت کے دن بندے کا سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ اگر یہ درست ہوئی تو اس کے بقیہ اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر اس میں خرابی آ گئی تو بقیہ اعمال میں بھی بگاڑ آ جائے گا‘‘۔[2]

• نماز قائم کرنے والا اُس دن امن میں ہوگا جس دن نہ کوئی خرید وفروخت ہو سکے گی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی۔[3]

• نماز دین کا ستون ہے[4] اور نماز قائم کرنا سچے مومن کی نشانی ہے۔[5]

• قرآن میں نماز کو قائم رکھنے کا بکثرت حکم دیا گیا ہے۔[6] کیونکہ اسلام اور کفر وشرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔[7]

• زمین وآسمان کی تمام مخلوق نماز پڑھتی ہے۔[8]

• فرشتے ایک دن میں دو مرتبہ بندوں کی نماز کی خبر لیتے ہیں۔[9]

• مومن کے حالات جیسے بھی ہوں اور وہ کہیں بھی ہو اسے نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں۔[10]

• تجارت، خرید وفروخت یا اسی طرح دنیوی کاموں کی وجہ سے نماز سے غافل نہ ہونا مومن کی نشانی ہے۔[11]

---

(1) مسند احمد: 6576 (2) السلسلۃ الصحیحۃ: 1358 (3) ابراھیم: 31 (4) مسند احمد: 22068 (5) الانفال: 4-3
(6) البقرۃ: 110، ھود: 114 (7) صحیح مسلم: 256 (8) النّور: 41 (9) صحیح البخاری: 555
(10) صحیح التّرغیب والتّرھیب: 24 (11) النّور: 37

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کے فوائد

- نماز پڑھنے والے پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے۔[1]
- نماز پڑھنے والے کے لیے فرشتے اللہ سے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔[2]
- نماز پڑھنے والے کو اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔[3]
- نماز پڑھنے والے کا دل اللہ بے نیازی سے بھر دیتا ہے۔[4]
- نماز پڑھنے والے کو خوف اور غم لاحق نہیں ہوگا۔[5]
- نماز پڑھنے والے کو اللہ رزق عطا کرتا ہے اور اس کا فقر دور کر دیتا ہے۔[6]
- نماز پڑھنے والے کا مزاج اچھا جبکہ طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔[7]
- صبح کی نماز پڑھنے والا شام تک اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے۔[8]
- نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور نماز سے راحت اور کامیابی ملتی ہے۔[9]
- نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔[10]
- نماز پڑھنے والے کو نور حاصل ہوتا ہے۔[11]
- نماز ادا کرنے والا حرام کاموں سے رُک جاتا ہے۔[12]
- نماز سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔[13]
- نماز ادا کرنے والا جب اللہ کا چہرہ چاہنے کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔[14]

---

① النور:56،سنن أبي داؤد:945 ② مسند احمد:1219 ③ البقرة:153،سنن أبي داؤد:1321
④ سنن التّرمذی:2466 ⑤البقرة:277 ⑥ طٰہٰ:132،سنن التّرمذی:2466 ⑦ صحیح مسلم:1819
⑧ صحیح مسلم:1493 ⑨ سنن النسائی:3939، سنن أبي داؤد:4986،المؤمنون:1 ⑩ العنکبوت:45
⑪ صحیح مسلم:534 ⑫ مسند احمد:9778 ⑬ ھود:114 ⑭ مسندا حمد:21556

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نماز ادا کرنے والا جب (نماز کے لیے) کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ لا کر اس کے کندھوں پر رکھ دیے جاتے ہیں۔ جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔[1]
- نمازی جب نماز ادا کرنے جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر گناہ معاف اور درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔[2]
- کامل نماز ادا کرنے والا نماز کی ادائیگی کے بعد گناہوں سے اس طرح پاک ہو چکا ہوتا ہے جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔[3]
- نماز کی طرف آنے والے کے قدموں کے نشان لکھ لیے جاتے ہیں اور ان نشانات پر ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔[4]
- نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کو نماز ادا کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔[5]
- اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے والے کے لیے قیامت کے دن کامل اور چمک دار نور کی بشارت ہے۔[6]
- نماز کی حفاظت کرنے والے کے لیے نماز قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات کا باعث بن جائے گی۔[7]
- نمازوں کی کثرت کرنے والے کو قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا ساتھ ملے گا۔[8]
- چالیس دن با جماعت نماز ادا کرنے والا آگ اور نفاق سے بَری ہو جائے گا۔[9]
- جو شخص ایک رکوع یا ایک سجدہ کرتا ہے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے جبکہ ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔[10]

---

① السلسلة الصحيحة:1398 ② صحيح مسلم:1521 ③ مسنداحمد:430 ④ صحيح مسلم:1519،سنن ابن ماجه:783
⑤مسنداحمد:17440 ⑥ صحيح الترغيب و الترّهيب:317،سنن أبى داؤد:561 ⑦ مسند احمد:6576
⑧صحيح مسلم:1094 ⑨ السلسلة الصحيحة:2652 ⑩مسنداحمد:21308

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- سجدوں کی کثرت کرنے کی وجہ سے ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک خطا مٹا دی جاتی ہے۔[1]
- نماز ادا کرنے والا بخیلی اور مال خرچ کرنے میں گھبرا جانے جیسی غیر اخلاقی برائیوں سے دور ہو جاتا ہے۔[2]
- نماز ادا کرنے والا بیوی، اولاد اور پڑوسیوں سے ملنے والے فتنہ سے بچا لیا جاتا ہے۔[3]
- نماز پڑھنا ایسی تجارت ہے جس میں کبھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔[4]
- نماز ادا کرنے والے کو اجرِ عظیم حاصل ہوتا ہے[5] اور اس کا کوئی اجر ضائع نہیں کیا جاتا۔[6]
- نماز قبر میں بندے کی حفاظت کرتی ہے۔[7]
- نماز ادا کرنے والے کی پیشانی قیامت کے دن روشن ہوگی۔[8]
- فجر اور عصر کی نماز ادا کرنے والا آگ میں نہیں جائے گا۔[9]
- نماز کے وضو، رکوع و سجود اور ان کے اوقات کی حفاظت کرنے والا جنت میں جائے گا۔[10]
- نماز ادا کرنے والے کو شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔[11]
- پانچ نمازیں ادا کرنے والا جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔[12]
- رات کو اس وقت نماز پڑھنے والا جب لوگ سو رہے ہوں اس کے لیے جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔[13]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

---

① صحیح مسلم:1121 ② المعارج:23-19 ③ صحیح البخاری:1435 ④ فاطر:29 ⑤ النّساء:162
⑥ الاعراف:170 ⑦ صحیح التّرغیب والتّرھیب:3561 ⑧ مسند احمد:17693 ⑨ صحیح مسلم:1468
⑩ سنن أبی داؤد:429 ⑪ مسند احمد:8399 ⑫ السلسلة الصحیحة:3451 ⑬ مسند احمد:1338

نماز چھوڑنے کے نقصانات

- نماز چھوڑنا نفاق کی علامت ہے[1] اور یہ جہنمیوں کی صفت ہے۔[2]
- نماز چھوڑنے والا انسان ایمان سے محروم ہو کر کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔[3]
- جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والے سے اللہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔[4]
- جس کی ایک نماز فوت ہوئی گویا اس کا مال اور اس کی اولاد فنا ہو گئی۔[5]
- عصر کی نماز چھوڑنے والے کے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔[6]
- نماز چھوڑنے والے کے دل پر اللہ مہر لگا دیتا ہے پھر وہ غافلوں میں شامل ہو جاتا ہے۔[7]
- نماز کے وقت سونے والے کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔[8]
- نماز چھوڑنے والا چور، بدکار، شرابی اور نشہ کرنے والے سے بھی بدتر ہے۔[9]
- بے نمازی پر موت کے وقت سختی کی جاتی ہے۔[10]
- حافظِ قرآن جب نماز سے غافل ہو کر سوتا رہا تو اس کا سر پتھر سے کچلا جائے گا۔[11]
- نماز کی پابندی نہ کرنے والے کے لیے نماز روشنی، دلیل اور نجات کا سبب نہیں بنے گی۔[12]
- ایسا شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔[13]
- نماز کو ضائع کر کے فضول کاموں میں لگے رہنے والے کے لیے ویل (جہنم کی وادی) کا عذاب ہے۔[14]

---

① التوبة:54،صحيح التّرغيب والتّرهيب:417 ② الماعون:5-4 ③ الروم:31،صحيح التّرغيب والتّرهيب:574

④صحيح التّرغيب والتّرهيب:569 ⑤ صحيح التّرغيب والتّرهيب:577 ⑥ صحيح البخارى:594

⑦ صحيح مسلم:2039 ⑧ صحيح البخارى:1144 ⑨الفتاوٰى:50/22 ⑩القيٰمة:32-29 ⑪صحيح البخارى:1143

⑫ مسند احمد:6576 ⑬ مسند احمد:6576 ⑭ المدّثّر:43-42

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اذان کے کلمات

• سیدنا محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدِ رِبّہ ؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد سیدنا عبداللہ بن زید ؓ نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ہاتھ میں ناقوس لیے ہوئے ہے۔ میں نے (اس سے) کہا: اے اللہ کے بندے کیا تو ناقوس بیچے گا؟ اس نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا ہم اس سے لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔ وہ کہنے لگا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا تم کہا کرو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

"اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آؤ کامیابی کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

سیدنا عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ مجھ سے کچھ پیچھے ہٹ گیا اور اس نے کہا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو یوں کہو:

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ (خواب میں) دیکھا تھا آپ ﷺ کو بتایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے وہ کلمات بتاتے جاؤ جو تم نے دیکھے ہیں۔ پس وہ ان (کلمات) کے ساتھ اذان کہے کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہے'' تو میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور انہیں وہ الفاظ بتاتا گیا اور وہ اذان کہتے گئے۔ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ اپنے گھر میں تھے، انہوں نے اسے سنا تو (جلدی سے) چادر گھسیٹتے ہوئے آئے، کہنے لگے: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے جیسا کہ اسے دکھایا گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے''۔[1]

---

(1) سنن أبی داؤد: 499

فجر کی اذان

• سیدنا ابو محذورہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجیے، آپ ﷺ نے میرے سر کے اگلے حصے پر (ہاتھ) پھیرا اور فرمایا: ”تم کہا کرو اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ... اگر صبح کی نماز ہو تو کہو

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.

نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے“۔[1]

اذان کا جواب اور بعد کی دعائیں

• سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔[2]

• سیدنا عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو“۔[3]

• سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم مؤذن (کی اذان) سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لیے ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو کوئی میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی“۔[4]

---

① سنن أبی داؤد:500 ② صحیح البخاری:611 ③صحیح مسلم:850 ④ صحیح مسلم:849

• عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ ؓ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ میں تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔

انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول (ہم) آپ (یعنی) اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ پس بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

”اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت تعریف والا اور بہت بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت تعریف والا اور بہت بزرگی والا ہے“۔[1]

• سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اذان سن کر یہ کہا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ.

---

(1) صحیح البخاری: 3370

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’اے اللہ!اس دعوتِ کامل اور قائم رہنے والی نماز کے رب!محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے‘‘۔ تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی‘‘۔[1]

- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:’’جس نے مؤذن (کی اذان) کو سن کر یہ کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا.

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے ،محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں‘‘ تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے‘‘۔[2]

- سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔[3]

---

① صحیح البخاری:614 ② صحیح مسلم:851 ③ سنن الترمذی:212

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اِقامت کے کلمات

• سیدنا محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد سیدنا عبداللہ بن زیدؓ نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ہاتھ میں ناقوس لیے ہوئے ہے۔ میں نے (اس سے) کہا: اے اللہ کے بندے کیا تو ناقوس بیچے گا؟ اس نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا ہم اس سے لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔ وہ کہنے لگا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں... تو اس نے کہا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو یوں کہا کرو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف۔ تحقیق نماز کھڑی ہوگئی ہے۔ تحقیق نماز کھڑی ہوگئی ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ (خواب میں) دیکھا تھا آپ ﷺ کو بتایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے۔۔۔''[1]

مساجد کی طرف جانے کی فضیلت

- سیدنا ابو بریدہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اندھیروں میں مساجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری دے دو''۔[2]
- سیدنا سلمانؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا پس وہ اللہ کا ملاقاتی ہے اور میزبان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملاقاتی کی عزت کرے''۔[3]
- سیدنا ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر (جماعت کی) نیت سے مسجد کی طرف نکلا تو لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ عزوجل اس کے لیے (جماعت میں) حاضر ہونے والے جیسا ثواب لکھ دیتا ہے لیکن اس سے ان کے ثواب میں کچھ بھی کمی نہیں آتی''۔[4]
- سیدنا عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے نماز کے لیے وضو کیا تو کامل وضو کیا۔ پھر فرض نماز (کی ادائیگی کے لیے مسجد) کی طرف چلا تو لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا (اکیلے ہی) مسجد میں نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے''۔[5]

---

① سنن أبی داؤد: 499 ② سنن أبی داؤد: 561 ③ المعجم الکبیر للطبرانی، ج6: 6139 ④ سنن النسائی: 856
⑤ سنن النسائی: 857

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز باجماعت کی فضیلت

• سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔[1]

• سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کے گھر یا بازار میں نماز (پڑھنے) سے پچیس گنا زیادہ (بہتر) ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور سوائے نماز کے اس کا کوئی دوسرا ارادہ نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے پھر جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلّے پر بیٹھا رہتا ہے۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے اللہ! اس پر اپنی رحمت نازل فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما اور تم میں سے کوئی ایک جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے گا تو (گویا) وہ نماز میں ہی ہوگا''۔[2]

• سیدنا حمران بن ابانؒ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں سیدنا عثمان بن عفانؓ کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے پھر انہوں نے وضو کیا تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر کہا، میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی جگہ وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ اور نبی ﷺ نے (اس پر) یہ بھی فرمایا: ''تم دھوکا نہ کھانا''۔[3]

---

① صحیح البخاری: 645 ② صحیح البخاری: 647 ③ صحیح البخاری: 6433

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- سیدنا ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو صبح و شام مسجد کی طرف جائے گا اللہ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرے گا! صبح یا شام جب بھی وہ مسجد میں جائے''۔[1]
- سیدنا عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عشاء کی جماعت میں آیا اس کے لیے آدھی رات قیام (کے برابر اجر) ہے جبکہ جس نے عشاء اور فجر کو باجماعت ادا کیا اس کے لیے پوری رات قیام (کے برابر اجر) ہے''۔[2]
- جو مسلمان مسجد کو نماز اور ذکر کے لیے اپنا ٹھکانہ بنا لے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کسی گم شدہ شخص کے ملنے پر خوشی منائی جاتی ہے۔[3]
- جو گھر سے باوضو فرض نماز کے لیے نکلے اس کو حج کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔[4]
- جو کامل وضو کر کے مسجد کی طرف جائے اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔[5]
- جو جماعت کے لیے جتنی دور سے آئے گا اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا۔[6]

---

① صحیح البخاری:662 ② سنن التّرمذی:221 ③ سنن ابن ماجه:800 ④ سنن أبی داؤد:558
⑤ صحیح التّرغیب والتّرهیب:300 ⑥ سنن أبی داؤد:556

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز با جماعت نہ پڑھنے پر سرزنش

- جماعت چھوڑنے والے پر نبی کریم ﷺ کا غصہ اس قدر تھا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ ایسے لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلا دیا جائے۔[1]
- بغیر عذر با جماعت نماز چھوڑنے کی ممانعت ہے۔[2] حتیٰ کہ حالت جنگ میں بھی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے گی۔[3]
- جو با جماعت نماز ادا نہیں کرتا اس پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔[4]
- جو شخص اذان کی آواز سننے کے باوجود مسجد میں نہ گیا اس کی نماز نہیں ہوگی۔[5]
- عذر کے بغیر گھر میں نماز قبول نہیں ہوتی۔[6]
- با جماعت نماز ادا نہ کرنا منافقت کی علامت ہے۔[7]

---

(1) صحیح البخاری:7224 (2) سنن ابن ماجه:792 (3) النساء:102 (4) سنن أبی داؤد:547
(5) سنن ابن ماجه:793 (6) سنن أبی داؤد:551 (7) صحیح مسلم:1520

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز کی شرائط

نماز کی شرائط سے مراد وہ افعال اور اعمال ہیں جن پر نماز کا صحیح ہونا اس طرح منحصر ہے کہ اگر ان شرائط میں سے کسی ایک شرط میں کوئی خلل واقع ہو جائے تو نماز درست نہیں ہو گی۔[1]

یہ مسنون شرائط درج ذیل ہیں:

مسلمان ہونا

پہلی شرط اسلام ہے کیونکہ غیر مسلم کوئی بھی عمل کرے مردود ہے۔

عاقل ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔سویا ہوا حتی کہ جاگ جائے، دیوانہ حتی کہ عقلمند ہو جائے اور بچہ حتیٰ کہ بڑا ہو جائے“۔[3]

عمر

نماز کے فرض ہونے کے لیے عمر کی مدت سات سال ہے۔جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا جائے گا اور دس سال کی عمر میں نماز ترک کرنے پر سزا دینے (مارنے) کا حکم دیا گیا ہے۔[4]

---

① موقع الاسلام سؤال وجواب،ج:5,107701 ② التوبة:17 ③ سنن أبی داؤد:4400 ④ سنن أبی داؤد:495

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

طہارت

نماز پڑھنے والی جگہ، جسم اور لباس کا پاک اور صاف ہونا لازم ہے۔

- جس جگہ نماز پڑھی جائے اس کو صاف رکھنا مومن پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ** o ''اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو گے''۔[1]
- سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ مساجد کو پاک اور صاف رکھا جائے اور ان میں خوشبو لگائی جائے۔[2]
- جسم کو نجاست سے نہ بچانے پر عذاب قبر کی وعید ہے۔[3]
- نماز میں خشوع لانے کے لیے لباس کی پاکیزگی نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ** o ''اور پس اپنے کپڑے پاک رکھو''۔[4]
- کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ کر پانی سے اچھی طرح رگڑ کر دھو لیا جائے تو اسی کپڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔[5]
- کپڑے پر مادہ منویہ لگ جائے تو اسے کھرچ کر اسی میں نماز ادا کر لی جائے۔[6]
- کپڑے سے نجاست کو دھونے کے باوجود نشان باقی رہے تو اسی کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔[7]

---

① البقرة:125 ② سنن أبی داؤد:455 ③ صحیح البخاری:1361 ④ المدّثر:4 ⑤ صحیح مسلم:701
⑥ صحیح مسلم:694 ⑦ صحیح مسلم:698

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وضو

وضو کا لغوی معنی پاکیزہ ،خوبصورت ہونا اور پاکیزگی اور خوبصورتی میں مقابلہ کرنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مُراد جسم کے اُن خاص اعضاء کو خاص مقدار اور خاص تعداد میں دھونا،جنہیں اعضائے وضو بھی کہتے ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ...o ’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو...‘‘۔[2]

- سیدنا ابن عمرؓ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے جبریلؑ کے سوال کی بابت روایت کرتے ہیں جو انہوں نے اسلام کے بارے میں کیا تھا تو انہوں نے فرمایا:’’اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، حج وعمرہ کرو، جنابت سے غسل کرو، مکمل وضو کرو اور رمضان کے روزے رکھو(جبریلؑ نے) کہا: پس جب میں ایسا کروں تو کیا میں (سچا) مسلمان ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:’’ہاں‘‘، (جبریلؑ نے) کہا: آپ ﷺ نے سچ کہا۔[3]
- سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ان میں سے کسی ایک کو اپنا کر فوت ہو جائے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے...(ایک یہ ہے کہ) وہ آدمی جو وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور پھر اپنی نماز کے لیے مسجد کی طرف نکلے اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو اس (کی جنت) کا ضامن بھی اللہ ہو گا۔[4]

---

(1) مصباح اللغات،ص:910 (2) المائدۃ:6 (3) صحیح الترغیب و الترہیب:175 (4) السلسلة الصحیحة:3384

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ستر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ... o

’’ہر نماز کے وقت اپنی زینت (لباس پہن) لے لیا کرو...‘‘۔[1]

- جو لباس بھی ستر کا تقاضا پورا کرے اس کو پہن کر نماز ادا کی جائے۔[2]
- مرد و عورت دونوں کو نماز میں کندھوں کو ڈھانپنے کا تاکیدی حکم ہے۔[3]
- مرد ایک کپڑے اور ایک قمیص میں بھی میں نماز ادا کر سکتا ہے۔[4]
- عورت کو چاہیے کہ وہ باقاعدہ اوڑھنی لے کر نماز ادا کرے۔[5]
- باریک لباس پہن کر نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے۔[6]
- اگر عورت ایک کپڑے سے سارا جسم ڈھانک لے تو نماز ادا کر سکتی ہے۔[7]
- عورت کے لیے تنگ لباس جو ستر کو واضح کر دے پہننا جائز نہیں ہے۔[8]
- شیخ ابن بازؒ کے مطابق عورت پر واجب ہے کہ نماز میں اپنے پورے جسم کو ڈھانپے، وہ نماز میں اپنے بالوں، اپنے تمام جسم، اپنے بازو اور اپنے پاؤں کو چھپائے جبکہ اپنے چہرے کو نماز میں کھلا رکھے لیکن اگر اس کے پاس کوئی اجنبی موجود ہو جو اس کا محرم نہیں ہے تو اپنا چہرہ ڈھانپے گی اگرچہ وہ نماز کی حالت میں ہو۔[9]
- الشیخ صالح الفوزانؒ کے مطابق ’’وہ تنگ لباس جو جسم کے اعضا کو واضح کرتا ہو اور عورت کے جسم کو واضح کرتا ہو اس کے کولہے اور اس کے جسم کے اعضا کو الگ الگ کر کے واضح کرتا ہو اس لباس کا پہننا جائز نہیں۔ تنگ لباس نہ مردوں کے لیے پہننا جائز ہے نہ ہی عورتوں کے لیے۔

① صحیح البخاری قبل الحدیث:351 ② صحیح البخاری:365 ③سنن النسائی:769 ④ سنن النسائی:764،765
⑤ سنن أبی داؤد:641 ⑥ السلسلة الصحيحة:2683 ⑦ صحیح البخاری قبل الحدیث:372 ⑧ مسند احمد:21786
⑨ الشیخ ابن باز

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وقت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔۔۔اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ○ ’’۔۔۔بے شک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے‘‘۔[1]

- اجماع امت ہے کہ وقت آنے سے پہلے نماز پڑھنا درست نہیں۔

قبلہ رخ ہونا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔۔۔فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۔۔۔ ’’۔۔۔پس اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور تم جہاں بھی ہو اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو۔۔۔‘‘۔[2]

- جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو قبلہ رخ ہو کر نماز کے لیے تکبیر کہی جائے۔[3]
- جس نے اپنی کوتاہی کی وجہ سے قبلہ کی سمت معلوم نہ کی اور نہ ہی قبلہ کی سمت واضح کرنے والی چیزوں سے مدد لی تو وہ ادا کی گئی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔جس وقت قبلہ کا تعین کرنے کا کوئی ذریعہ موجود نہ ہو تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔[4]
- جب کوئی شخص قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو اس سے یہ شرط ساقط ہو جاتی ہے مثلاً مریض جو اپنا چہرہ قبلہ رخ نہ کر سکتا ہو، حالتِ خوف میں اور سفر میں نفل نماز پڑھتے ہوئے۔[5]
- جو فرض نماز قبلہ رخ ہو کر نہ پڑھے جبکہ اسے قبلہ رخ ہونے پر قدرت حاصل تھی تو اس کی نماز باطل ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

---

① النّساء:103 ② البقرۃ:144 ③ صحیح البخاری:6251 ④ التغابن:16،ارواء الغلیل:291

⑤ صحیح البخاری:400،التغابن:16

نیت

نیت کا لغوی معنی ارادہ کرنا ہے۔ اصطلاح میں دل کا کسی کام کے کرنے پر ٹھوس عزم وارادہ کر لینے کا نام نیت ہے۔

- سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی''۔[1]
- نیت کے بغیر نماز پڑھنے سے نماز باطل ہوگی کیونکہ تمام عبادات کی قبولیت کی شرط نیت ہی ہے۔[2]
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتے ہیں جو خالص انہی کے لیے کیا جائے اور جس کے ذریعہ ان کا چہرہ مقصود ہو۔[3]
- جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔[4]
- امام ابن قیمؒ کے مطابق ''کسی چیز کے کرنے پر قصد اور عزم کرنا نیت ہے۔ جس کا مقام دل ہے، جبکہ زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ میں سے کسی سے بھی کسی حال میں نیت کے سلسلہ میں کوئی لفظ نقل نہیں کیا گیا''۔[5]
- شیخ ابن عثیمینؒ کے مطابق ''نیت کے الفاظ کی ادائیگی نبی کریم ﷺ سے نہ تو نماز میں ثابت ہے اور نہ ہی وضو میں اور نہ روزے میں''۔[6]

---

① صحیح البخاری:1 ② صحیح البخاری:1 ③ سنن النّسائی: 3140 ④ الکھف:110
⑤ اغاثۃ اللھفان لابن القیم ⑥ فتاوٰی اسلامیۃ:216/2

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نماز کے لیے سستی کرنا منافقت کی علامت ہے اور منافق اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔[1]
- کسی انسان کی وجہ سے نماز پڑھتے ہوئے اپنی نماز کو خوب صورت بنا لینے والا شخص دجال مسیح سے بھی زیادہ سخت ہے۔[2]
- دکھلاوے کی نماز پڑھنے والے کے لیے ویل (جہنم کی ایک وادی) کا عذاب ہے۔[3]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

---

(1) النساء:142 (2) سنن ابن ماجہ:4204 (3) الماعون:4-6

وضو

وضو کے معنی حسن و جمال، نظافت اور رونق ہے۔اصطلاح میں اس سے مُراد اُن خاص اعضاء کو خاص مقدار اور خاص تعداد میں دھونا ہے جن کا شریعت نے حکم دیا ہے۔[1]

- وُضو، واؤ کی ضمہ کے ساتھ ہو تو اس کا مطلب ہے وضو کرنا۔
- وَضو، واؤ کی فتحہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے وہ پانی جو وضو کے لیے تیار کیا گیا ہو۔[2]

وضو کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:...اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ○

”...بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے“۔[3]

- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں“۔[4]
- سیدنا ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:”اللہ تم میں سے کسی (ایسے شخص) کی نماز قبول نہیں کرتا جو بے وضو ہو یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔[5]
- سیدنا ثوبانؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”...وضو کی حفاظت مومن کے سوا کوئی بھی نہیں کرے گا“۔[6]
- طہارت نماز کی چابی ہے۔اس لیے اپنے اہل و عیال اور ساتھیوں کو وضو کا مسنون طریقہ سکھانا چاہیے۔[7]

---

① تعریف الوضوء وفضله وحكمه موسوعة الصلاة الصحيحة، مصباح اللغات، ص:910 ② تعريف الوضوء وفضله وحكمه

③ البقرة:222 ④ سنن أبي داؤد:101 ⑤ صحيح البخاری:6954 ⑥ مسند احمد:22378

⑦ سنن ابن ماجه:276، مسند احمد:18537، 554

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- وضو کا طریقہ نبوت کے اوائل دور میں ہی وحی کے ذریعہ سکھا دیا گیا۔[1]
- ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا افضل ہے لیکن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنے کی بھی اجازت ہے۔[2]
- کامل وضو کرنا اسلام کا حصہ ہے۔[3]
- سیدنا رفاعہ بن رافعؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک کسی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اپنا وضو اس طرح کامل طور پر نہ کرے جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے...“۔[4]
- کامل وضو کرنا نصف ایمان ہے۔[5]
- کامل وضو گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔[6]
- اگر کامل وضو نہ کیا ہو اور بعد میں یاد آجائے تو دوبارہ وضو کیا جائے گا۔[7]

وضو کے فوائد

- وضو کرنے سے ظاہری و باطنی نجاست سے طہارت حاصل ہوتی ہے اور انسان تمام صغیرہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔[8]
- آنکھوں سے دیکھے ہوئے اور ہاتھ پاؤں سے کیے ہوئے تمام گناہ پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں۔[9]
- اگر انسان اسی طرح وضو کرے جس طرح اللہ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا ہے تو اس کے پچھلے صغیرہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔[10]

---

① السلسلة الصحيحة:841 ② صحيح البخارى:214 صحيح الترغيب و الترهيب:200 ③ صحيح الترغيب و الترهيب:175
④ سنن ابن ماجه:460 ⑤ سنن ابن ماجه:280 ⑥ صحيح البخارى:160 ⑦ سنن أبى داؤد:173 ⑧ صحيح مسلم:1930
⑨ صحيح مسلم:577 ⑩ صحيح الجامع الصغير:6172

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- اگر اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز (تحیۃ الوضو) خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے پڑھ لی جائے تو بھی گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔[1]
- رات کو وضو کر کے سونے سے دورانِ رات آنکھ کھلنے پر دنیا و آخرت کی جو دعا بھی مانگی جائے تو وہ ضرور قبول کی جاتی ہے۔[2]
- صبح سویرے اٹھ کر وضو کر لینے اور پھر نماز پڑھ لینے سے انسانی جسم میں شیطان کی لگائی گئی تین گرہیں کھل جاتی ہیں، جس سے انسان صبح چست اور خوش مزاج ہو جاتا ہے۔[3]
- وضو کرنے والے کے لیے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔[4]
- ناگواری و تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا سرحد پر پہرہ دینے کے برابر ہے۔[5]
- وضو کے نشانات کی وجہ سے نبی کریم ﷺ اپنی امت کو (حوضِ کوثر کے پاس) پہچان پائیں گے۔[6]
- وضو والے اعضا قیامت کے دن چمکیں گے۔[7]
- وضو والے اعضا پر قیامت کے دن زیور پہنایا جائے گا۔[8]
- جو انسان وضو کی حالت میں فوت ہو جائے اس کا ضامن اللہ ہے۔[9]

وضو سے قبل مسواک

- سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دن یا رات میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔[10]

---

① صحیح البخاری:159 ② السلسلة الصحيحة:3288 ③ صحیح مسلم:1819 ④ السلسلة الصحيحة:2539
⑤ صحیح مسلم:587 ⑥ السلسلة الصحيحة:3526 ⑦ صحیح البخاری:136 ⑧ السلسلة الصحيحة:252
⑨ السلسلة الصحيحة:3384 ⑩ سنن أبی داؤد:57

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

- سیدنا ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے مسواک کے بارے میں اس قدر حکم دیا گیا کہ میں اپنے دانتوں کے بارے میں ڈرنے لگا“۔[1]
- مسواک منہ کی طہارت اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔[2]
- صحابہ کرامؓ اتنی کثرت سے مسواک کرتے کہ مسواک کسی کاتب کے قلم کی طرح ان کے کان پر ہوتا۔[3]
- فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کے لیے بھی مسواک کا اہتمام کیا جائے۔[4]

وضو کا طریقہ

- وضو سے پہلے نیت کے کوئی الفاظ پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔ دراصل نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔[5]
- بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کریں کیونکہ جو شخص وضو کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں۔[6]
- جب بیت الخلا میں وضو کرنا ہو تو انسان داخل ہونے سے پہلے ہی بسم اللہ پڑھ لے۔[7]
- جو بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اس کا وضو تو درست ہوگا لیکن اس نے خود کو اس ثواب سے محروم کر لیا جو سنت کو پورا کرنے سے ملنا تھا اور مسلمان کے لیے زیادہ محتاط بات یہی ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے بسم اللہ ترک نہ کرے۔[8]
- جس کو وضو کے درمیان بسم اللہ یاد آجائے اگرچہ وہ بیت الخلا میں ہو تو حدیث پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لے۔ اہلِ علم کے نزدیک بیت الخلا میں اللہ کا ذکر کرنا حرام نہیں

---

① السلسلة الصحيحة:1556 ② مسنداحمد: 7 ③ سنن أبی داؤد:47 ④ صحیح مسلم:616 ⑤ صحیح البخاری:1

⑥ سنن الترمذی:25،سنن أبی داؤد:101 ⑦ شرح سنن أبی داؤد ⑧ اسلام سوال جواب للشیخ المنجد

© AL HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بلکہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن اگر ضرورت پیش آجائے تو مکروہ ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ بیت الخلا میں ہونے کے باوجود (بغیر آواز کے) بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے کیونکہ بسم اللہ ہر کام سے پہلے بہت ضروری ہے۔[1]

- وضو کی ابتدا دائیں جانب سے کی جائے گی۔[2]
- وضو میں سب سے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے جائیں گے۔[3]
- ہاتھوں کو خوب مبالغہ سے دھویا جائے اور دھوتے ہوئے انگلیوں کے جوڑوں کو اچھی طرح دھوئیں کیونکہ یہ فطرت میں سے ہے۔[4]
- اگر ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی ہو تو اس جگہ کو بھی دھویا جائے۔[5]
- تین تین مرتبہ کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں۔[6]
- کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے ایک چلو کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے اور الگ الگ چلو کا بھی۔[7]
- منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے دایاں ہاتھ جبکہ ناک جھاڑنے کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کریں۔[8]
- ناک میں دائیں ہاتھ سے اچھی طرح پانی چڑھایا جائے۔[9]
- تین مرتبہ پورے چہرہ کو اچھی طرح دھویا جائے۔[10]
- پانی کا ایک چلو لے کر انگلیوں سے داڑھی کا خلال کیا جائے۔[11]

---

① فتاوٰی نور علی الدرب ② صحیح البخاری:5926،سنن أبی داؤد:4143 ③ صحیح ابن حبّان:1089

④ صحیح مسلم:627،صحیح الترغیب والتّرهیب:218 ⑤ صحیح البخاری قبل الحدیث:165

⑥ سنن أبی داؤد:54،113، صحیح البخاری:191 ⑦ سنن أبی داؤد:54،113،صحیح البخاری:191 ⑧ صحیح البخاری:192

⑨ صحیح البخاری:162،سنن أبی داؤد:142،سنن النّسائی:91 ⑩ المائدة:6،صحیح البخاری:185

⑪ سنن التّرمذی:31،سنن أبی داؤد:145

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک خوب اچھی طرح دھویا جائے۔[1]
- ایک ہی مرتبہ پانی لیا جائے، جس سے سر اور کانوں کا مسح کیا جائے اور کان اچھی طرح صاف کیے جائیں۔[2]
- مسح کے تین مختلف طریقے سنت سے ثابت ہیں:

۱۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصہ سے پیچھے لے جا کر واپس اگلے حصہ پر لے آئیں۔[3]

۲۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے پچھلے حصہ سے آگے لے جا کر واپس پچھلے حصہ پر لے آئیں۔[4]

۳۔ سر کے اگلے حصہ سے شروع کرتے ہوئے پورے سر پر ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بالوں کے سروں تک لے جائیں اس طرح سے کہ بالوں کی ہیئت خراب نہ ہو۔[5]

- کان کے اندرونی حصہ کا مسح شہادت کی انگلی سے جبکہ بیرونی حصہ کا مسح انگوٹھے سے کیا جائے۔[6]
- تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے جائیں۔[7]
- دائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے مَل کر دھولیا جائے۔[8]
- پاؤں کی انگلیوں کو درمیان سے چھوٹی انگلی سے دھویا جائے اور خلال کیا جائے۔[9]
- پاؤں کی ایڑھیوں کو خوب اچھی طرح مَل کر دھویا جائے۔[10]
- جب جوتا کھلی چپل کی مانند ہو تو اسے اتارے بغیر پاؤں پانی میں ویسے ہی مَل لیے جائیں تو بھی پاؤں دھل جاتے ہیں۔[11]

---

① المائدة:6،السلسلة الصحيحة:2067 ② المائدة:6،سنن أبی داؤد:131،سنن ابن ماجه:443

③ صحيح البخاری:185،سنن أبی داؤد:122 ④ صحيح البخاری:197 ⑤ سنن أبی داؤد:128 ⑥ سنن أبی داؤد:135

⑦ المائدة:6 ⑧ مسنداحمد:1133 ⑨ سنن أبی داؤد:148،السلسلة الصحيحة:2567,1349

⑩ صحيح البخاری:163 ⑪ صحيح البخاری:166

وضو کے بعد پانی خشک کرنا

• سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے لیے ایک رومال تھا جس سے آپ ﷺ وضو کے بعد (پانی) خشک کرتے۔[1]

وضو کے بعد کی دعا

• سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو خوب اچھی طرح وضو کرے پھر کہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ (یوں) کہے:

اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے''۔[2]

---

① السلسلة الصحيحة:2099 ② صحيح مسلم:553،554

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

وضو کے دیگر احکام

- نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی وضو کا پانی تیار کر کے ڈھانپ کر رکھا جائے۔[1]
- پانی جس برتن میں ہو اس میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھو لیے جائیں۔[2]
- وضو کے لیے پانی کی مسنون مقدار 750 ملی لیٹر اور غسل کے پانی کی مسنون مقدار 3 لیٹر ہے۔[3]
- پانی کے اسراف سے ہر ممکن بچا جائے خواہ وضو نہر کے کنارے ہی کیوں نہ کیا جائے۔[4]
- وضو کرنے میں خوب مبالغہ کیا جائے کیونکہ جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچتا ہے وہاں تک اس کو زیور پہنایا جائے گا۔[5]
- وضو کے لیے اعضا کو ایک، دو اور تین مرتبہ دھویا جا سکتا ہے البتہ تین مرتبہ دھونا افضل اور انبیاء کرامؑ کا وضو ہے۔[6]
- وضو کے لیے اعضا کو تین سے زیادہ مرتبہ نہ دھویا جائے کیونکہ ایسا کرنے والا ظالم ہے۔[7]
- دودھ پینے کے بعد پورا وضو دہرانے کی بجائے صرف کلی کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔[8]

---

① صحیح مسلم:1773، سنن أبی داؤد:1348 ② صحیح البخاری:162 ③ السلسلة الصحیحة:2447

④ السلسلة الصحیحة، تحت الرقم:3292 ⑤ صحیح مسلم:609

⑥ السلسلة الصحیحة:2122، صحیح البخاری:140، 158، سنن أبی داؤد:1157 ⑦ السلسلة الصحیحة:2980

⑧ سنن ابن ماجه:499

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نواقضِ وضو

- سبیلین سے کچھ بھی نکلنا خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔[1]
- گہری نیند، بے ہوشی، نشہ یا جنون وغیرہ سے عقل کا زائل ہو جانا۔[2]
- غسل کا واجب ہو جانا مثلاً حیض و جنابت۔[3]
- دبر سے ہوا نکلنے کی آواز یا بدبو محسوس ہونا۔[4]
- میت کو غسل دینا۔[5]
- مذی خارج ہونا۔[6]
- جماع کرنا۔[7]
- اونٹ کا گوشت کھانا۔[8]
- بغیر آڑ کے شرم گاہ کو ہاتھ لگانا۔[9]

وہ چیزیں جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

- کھانا پینا اور ہلکی اونگھ لینا۔[10]
- خون نکلنا کیونکہ مسلمان اپنے زخموں سے چور ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہے ہیں۔[11]
- حجامہ کروانا اور صرف حجامہ کی جگہ دھو لینا کافی ہے۔[12]

---

(1) المائدة:6،صحيح البخارى:269,135,137،صحيح مسلم:804,805،صحيح البخارى:قبل الحديث:176

(2) سنن أبى داؤد:203،سنن ابن ماجه:477 (3) صحيح البخارى:293 (4) صحيح البخارى:137

(5) مغنّى لابن قدامة،ج:10،ص:141 6 سنن ابن ماجه:504 (7) النساء:43 (8) صحيح مسلم:828

(9) سنن أبى داؤد:181،سنن الترمذى:82،مسند احمد:8404

(10) صحيح مسلم:800، سنن أبى داؤد:201 (11) صحيح البخارى قبل الحديث:176

(12) صحيح البخارى قبل الحديث: 176

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مسح کے احکام

- سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔[1]
- موزے اور جراب دونوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''موزوں سے مراد ایسی چیز ہے جو پاؤں میں پہنی جاتی ہے خواہ وہ چمڑے کی یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہو جبکہ جرابوں سے مراد پاؤں پر پہنے جانے والا سوتی یا اس طرح کی دیگر کسی اور چیز کا کپڑا ہے''۔[2]

موزے پر مسح کا جواز

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو بے وضو ہو جاتا ہے، پھر وضو کرتا ہے اور موزوں پر مسح کرتا ہے تو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں! یعنی موزوں پر مسح کرنا''۔[3]

جراب پر مسح کا جواز

- جرابیں مسح کرنے میں موزوں کے ہی قائم مقام ہیں۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔[4]
- ابن حزم رحمہ اللہ کے مطابق اگرچہ جرابیں بالخصوص عورت کے لیے ریشم کی ہی کیوں نہ بنی ہوں ان پر مسح کرنا جائز ہے۔[5]
- جرابوں پر مسح جائز ہے خواہ وہ پتلی ہوں۔[6]

---

① صحیح البخاری:388 ② المسح علی الخفین،للعثیمین ③السلسلة الصحیحة:2940 ④ سنن ابن ماجه:559
⑤ المسح علی الجوربین للالبانی ⑥ المسح علی الجوربین للالبانی

- ازرق بن قیسؒ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ انہیں وضو کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور اون کی جرابوں پر مسح کیا۔ تو میں نے کہا: کیا آپ ان پر مسح کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ بھی موزے ہیں لیکن اون کے بنے ہوئے ہیں۔[1]

جوتوں پر مسح کا جواز

- نبی کریم ﷺ سے جوتوں پر مسح کرنا بھی ثابت ہے۔ اوس بن ابی اوسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو ایک دن دیکھا، انہوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا تو میں نے کہا: کیا آپ نے ان پر مسح کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔[2]
- مسح کرنا سنت ہے اور افضل عمل ہے۔[3]
- جب پاؤں کھلے ہوں تو ان کو دھونا زیادہ افضل ہے۔ آپ ﷺ کے پاؤں جب کھلے ہوتے تو آپ ﷺ ان کو دھوتے تھے اور جب آپ ﷺ نے موزے پہنے ہوتے تو آپ ﷺ مسح کیا کرتے تھے۔[4]

مسح کا طریقہ

- آپ ﷺ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے تھے۔[5]
- عبد خیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) علیؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے جوتوں پر مسح کیا پھر فرمایا: اگر میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ایسے کرتے نہ دیکھا ہوتا جیسے تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے تو میری رائے یہ ہوتی کہ پاؤں کا نچلا حصہ ان کے اوپر والے حصے سے مسح کیے جانے کا زیادہ حق دار ہے۔[6]

---

(1) اتمام النصح فی احکام المسح للالبانی (2) الثمر المستطاب للالبانی (3) المسح علی الخفین للعثیمین

(4) صحیح الجامع الصغیر:188 (5) سنن أبی داؤد:163، الثمر الستطاب للالبانی (6) مسند احمد:1264

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مسح کی شرائط

- موزے یا جرابیں طہارت (وضو) کی حالت میں پہنی گئی ہوں۔[1]
- موزے یا جرابیں نجس نہ ہوں۔[2]
- مسح شریعت کی مقرر کردہ مدت کے مطابق ہو۔[3]
- مقیم کے لیے اس کی مدت 24 گھنٹے جبکہ مسافر کے لیے مدت 72 گھنٹے ہوگی۔[4]
- پھٹے ہوئے موزوں پر مسح کرنا اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ ان کو موزہ کہنا اور ان کو پہن کر چلنا ممکن ہو۔[5]
- حدث اصغر میں ان پر مسح کیا ہو نہ کہ حدث اکبر میں۔[6]

نوٹ: حدث اصغر سے مراد وہ حالت جس میں وضو فرض ہو جائے مثلاً پیشاب یا پاخانہ وغیرہ جبکہ حدث اکبر سے مراد وہ حالت جس میں غسل فرض ہو جائے مثلاً حیض یا جنابت وغیرہ۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

---

① صحیح البخاری:206 ② سنن أبی داؤد:650 ③ مسنداحمد:1126
④ مسنداحمد:1126 ⑤ الثمر المستطاب للالبانی ⑥ سنن ابن ماجہ:478،صحیح الادب المفرد:827

تیمّم

تیمّم کا لغوی معنی قصد و ارادہ کرنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿... فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ...﴾ ''... پھر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو''۔[2]

- سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا اور اس کے سر میں زخم ہو گیا، پھر اسے احتلام (بھی) ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا میرے لیے کوئی اجازت ہے کہ میں تیمّم کر لوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے جبکہ تمہیں پانی پر قدرت حاصل ہے۔ چنانچہ اس نے غسل کر لیا اور مر گیا۔ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے، آپ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ اللہ انہیں ہلاک کرے! انہوں نے پوچھ کیوں نہ لیا جب انہیں علم نہ تھا۔ بے شک عاجز (جاہل) کی شفا سوال کر لینے میں ہے۔ اس شخص کے لیے یہی کافی تھا کہ تیمّم کر لیتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھے رہتا... پھر اپنے زخم پر مسح کرتا اور اپنا باقی سارا جسم دھو لیتا''۔[3]
- تیمّم وضو اور غسل سے کفایت کرتا ہے اور پانی ملتے ہی تیمّم ختم ہو جاتا ہے۔[4]

---

① مصباح اللغات، ص:972 ② المآئدة:6 ③ سنن أبی داؤد:336

④ سنن أبی داؤد:338، صحیح البخاری:348، سنن الترمذی:124

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تیمّم کا طریقہ

- سیدنا عمارؓ بیان کرتے ہیں:... نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان پر پھونکا، پھر ان کے ساتھ اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کا مسح کیا پھر الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ کی پشت کا اور پھر سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ کی پشت کا مسح کیا۔[1]
- بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ مٹی پر ماریں۔
- ہاتھوں پر پھونک مار کر مٹی کو اڑائیں۔
- دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیریں۔
- بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

---

(1) صحیح مسلم:819,818

نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر نماز پڑھنے کی اہمیت

بندہ مومن خواہ کائنات کے کسی بھی کونے میں موجود ہو اس کی اولین ترجیح اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا ۝ ''البتہ تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے! جو بھی اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو''۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے''۔[2]

- جو بندہ مومن نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر نماز ادا کرے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہماری نماز کی طرح کی نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو یہ ہے وہ اصل مسلمان جس کا ذمہ اللہ نے لیا ہے! جس کا ذمہ اس کے رسول نے لیا ہے! پس تم اللہ کے ذمہ میں خیانت نہ کرو''۔[3]
- اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر چلنے والے مومن کی جنات اور انسانوں سے حفاظت کی جاتی ہے۔[4]
- رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز سکھانے کے لیے منبر جیسی نمایاں جگہ پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے بھی مشاہدہ کر لیا جو پہلی صف کے علاوہ تھے۔[5]

---

① الاحزاب :21 ②صحیح البخاری:6008 ③ صحیح البخاری:391

④ صحیح البخاری:391، اکمال المعلم بفوائد مسلم، ج:1، ص:327 ⑤ صحیح البخاری:917

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ اتباع کرنے والے صحابہ کرامؓ تھے۔[1]

- صحابہ کرامؓ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا طریقہ نماز اس قدر اہمیت کا حامل تھا کہ وہ سیکھنے کے لیے ایک دوسرے سے مذاکرہ کیا کرتے۔[2]
- صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کا طریقہ نماز خود سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بھی سکھایا کرتے۔ سیدنا ابو مالک اشعریؓ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا: اے گروہ اشعرین! خود بھی جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کو بھی جمع کر لو تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ جیسی نماز سکھا دوں جو آپ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی۔ چنانچہ وہ خود بھی جمع ہوئے، اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لیا۔ ابو مالک اشعریؓ نے وضو کیا تو ان سب کو دکھایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح وضو کیا، نبی کریم ﷺ کے وضو کی طرح وضو اور نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرح نماز ادا کر کے دکھائی۔ ابو مالک اشعریؓ نے نماز سے فارغ ہو کر اپنی قوم سے فرمایا کہ تکبیرات کو یاد رکھو! اور میرا رکوع و سجود سیکھ لو کیونکہ یہ وہی نماز ہے جو رسول اللہ ﷺ ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔[3]
- بندہ مومن پر یہ لازم ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز کو سیکھنے کا شوق رکھے۔ عہد نبوی ﷺ میں لوگ دور دور سے نماز کا طریقہ سیکھنے کے لیے آیا کرتے۔[4]

---

① سنن أبی داؤد:730 2 سنن أبی داؤد:730 ③ مسند احمد:22906،الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشّامل:2/457

④ صحیح التّرغیب والترھیب:115

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کا طریقہ

نیت: دل میں ارادہ کرنا

- نماز خواہ فرض ہو یا نفل، اس کی نیت ضروری ہے۔ نماز کے لیے نیت کے الفاظ بول کر ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں لہٰذا نیت دل میں کریں۔

تعدیلِ ارکان: ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا

- اطمینان نماز کے ہر رکن کی ادائیگی کا لازمی جزو ہے۔ لہٰذا تمام نماز اطمینان اور سکون کی حالت میں ادا کریں۔[1]

خشوع وخضوع: اللہ کا ڈر، عاجزی، توجہ، دھیان ہونا

- ''دل میں عاجزی وانکساری کا احساس لے کر اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہونا''۔ خشوع کہلاتا ہے۔[2]
- عمرو بن سعید بن العاص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے، پھر کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور اس میں خشیت کے ساتھ جھکے تو یہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا بشرطیکہ اس نے کوئی کبیرہ گناہ نہ کیا ہو اور یہ تمام زمانوں کے لیے ہے''۔[3]

---

① صحیح البخاری:757 ② مدارج السالکین، ج:1، ص:516 ③ صحیح مسلم:228

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

قیام: تکبیر تحریمہ سے قراءت مکمل ہونے تک ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا

- نماز میں طویل قیام کرنا افضل ہے۔[1]
- فرض نماز میں کھڑے ہونا لازم ہے جبکہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کی رخصت ہے۔[2]
- جو قیام کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اگر ایسا کیا تو اس کی نماز باطل ہو گی۔[3]
- انفرادی نمازوں میں طویل جبکہ با جماعت نماز میں مختصر قیام کرنا مسنون ہے۔[4]
- با جماعت نماز میں طویل قیام کروانے کی ممانعت ہے کیونکہ اس سے نمازیوں کے متنفر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔[5]
- جو کھڑا ہونے کی قدرت نہیں رکھتا وہ سہارا لے کر کھڑا ہو سکتا ہے۔[6]
- مریض کے لیے بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا افضل ہے جبکہ بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز ادا کرنے کی اجازت ہے البتہ بالترتیب اجر کم ہوتا جاتا ہے۔[7]
- بیٹھ کر نماز ادا کرنی ہو تو دائیں پہلو یا چار زانو بیٹھ کر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔[8]
- دنیا کے کام کھڑے ہو کر کرنے والا نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔[9]
- کشتی میں اگر ڈوبنے کا خدشہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کی جائے گی۔[10]

---

① صحیح مسلم:1804 ،صحیح البخاری:792 ② سنن النسائی:1655،سنن ابن ماجه:1227

③البقرة:238،صحیح البخاری:1117،اسلام سوال جواب للشیخ صالح المنجد ④صحیح البخاری:1130،702

⑤صحیح البخاری: 702 ⑥سنن أبی داؤد: 949 ⑦ صحیح البخاری :1115

⑧ سنن ابن ماجه:1224،سنن النسائی:1661 ⑨الشرح الکبیر لابن قدامة

⑩ صحیح الجامع الصغیر :3777، سنن الکبرٰی للبیهقی،صحیح البخاری قبل حدیث:380

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز میں نگاہیں:

- نماز میں نگاہیں سجدہ کی جگہ پر رہیں۔[1]
- نماز میں اِدھر اُدھر یا اوپر کی طرف دیکھنا ممنوع ہے چنانچہ ایسا کرنے سے بچیں۔[2]

تکبیر

- تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے۔[3]
- اللہ اکبر کہنے کے لیے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے ہاتھ کی انگلیاں بالکل سیدھی رکھی جائیں۔[4]
- ہاتھ اٹھاتے ہوئے انگلیوں کو بہت زیادہ کھولا جائے اور نہ بہت زیادہ ملایا جائے۔[5]
- ہاتھوں کو کندھوں تک بھی اٹھایا جاسکتا ہے اور کانوں تک بھی۔[6]
- تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانے کے تین طریقے سنت سے ثابت ہیں:

i اللہ اکبر کہتے ہوئے[7] ii اللہ اکبر کہنے سے پہلے[8] iii اللہ اکبر کہنے کے بعد[9]

- باجماعت نماز میں امام اتنی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ مقتدی سن لیں۔[10]
- جب امام تکبیر کہہ لے تو مقتدی آہستہ آواز سے تکبیر کہیں۔[11]
- تکبیرات کے بغیر نماز کامل نہیں ہوسکتی۔[12]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

---

(1) صفة صلاة النبی ﷺ للالبانی، ص:89

(2) صحیح مسلم:966، صفة صلاة النبی ﷺ للالبانی، سنن التّرمذی:2863، صحیح التّرغیب و التّرھیب:555، صحیح البخاری:750

(3) سنن ابن ماجه:862 (4) سنن أبی داؤد:753، صفة صلاةالنبی ﷺ الالبانیؒ (5) صحیح ابن خزیمة:459

(6) سنن أبی داؤد:721 7 سنن أبی داؤد:725 (8) سنن أبی داؤد:722، صحیح ابن خزیمة:905 (9) صحیح مسلم:890

(10) صحیح مسلم:955 (11) مسند احمد:11007، صحیح ابن خزیمة:1577 (12) سنن أبی داؤد:857

تکبیر تحریمہ

- نماز کی اول تکبیر کو تکبیر تحریمہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ نماز کی ابتدا ہوتے ہی نمازی پر بہت سی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ مثلاً کھانا پینا، باتیں کرنا، شوہر بیوی کا ازدواجی تعلق وغیرہ۔[1]

سینے پر ہاتھ باندھنا

- دورانِ قیام دونوں ہاتھ سینے پر باندھے رکھیں اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھیں۔[2]
- اگر کسی ایسے نمازی کو دیکھیں جو اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں پر رکھے ہوئے ہو تو اس کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیں۔[3]
- ہاتھ باندھنے کے تین طریقے سنت سے ثابت ہیں:

i دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت کو پکڑا جائے۔[4]

ii دائیں ہاتھ کے جوڑ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ پر اس طرح رکھا جائے کہ بیک وقت بائیں ہاتھ کی کلائی اور بازو پکڑا جائے۔[5]

iii دائیں ہاتھ سے بایاں بازو پکڑا جائے۔[6]

---

① شرح سنن أبی داؤد لعبدالمحسن العباد ② سنن أبی داؤد:759 ،صفة صلاة النبیﷺ للالبانی ،صحیح الجامع الصغیر: 2286

③ سنن أبی داؤد:755 ④ السلسلة الصحیحة:2247، سنن أبی داؤد:723

⑤ سنن أبی داؤد:727،مسند احمد:22017،احکام الجنائز للالبانیؒ ⑥ صحیح البخاری:740

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دعائے استفتاح پڑھنا (سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ یا اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی پڑھنا)

- سینے پر ہاتھ باندھ کر اللہ کے تعریفی کلمات کے ذریعے نماز کا افتتاح کریں۔[1]
- نماز کے افتتاح کے لیے دعائیہ کلمات بھی سکھائے گئے ہیں۔[2]
- سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں جب نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے تو کہتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ.[3]

- سیدنا ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں پڑھتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِی مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.[4]

☆ استفتاح کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① صحیح البخاری:744، سنن التّرمذی:243، صحیح مسلم:918,1385,1386,1848، السلسلة الصحیحة:2598، سنن النّسائی:896، مسند احمد:9608,22179، صفة صلاة النبی ﷺ للالبانیؒ ② صحیح البخاری:744

③ سنن الترمذی:243 ④ صحیح البخاری:744

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

قراءت سے پہلے سکوت

- قراءت سے کچھ پہلے خاموش رہیں اور اس خاموشی کے دوران اللہ سے اس کا فضل مانگیں۔[1]

تعوذ و تسمیہ

- قراءت سے پہلے تعوذ پڑھا جائے۔[2] سنّت سے مختلف تعوذات ثابت ہیں۔[3]
- تعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھی جائے۔[4]

سورۃ الفاتحہ پڑھنا

- سورۃ الفاتحہ نماز کا رکن ہے۔[5]
- بسم اللہ کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے کیونکہ اس کے بغیر نماز ناقص ہے۔[6]
- سورۃ الفاتحہ کی آیات کے مابین ہلکا سا وقفہ کر کے پڑھیں۔[7]
- وقت کی کمی کے پیش نظر قیام میں صرف سورۃ الفاتحہ بھی پڑھ لی جائے تو یہ کفایت کرے گی۔[8]
- باجماعت نماز میں مقتدی امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ (خاموشی سے) پڑھیں مگر فاتحہ کے بعد پڑھی جانے والی سورت یا آیات کی قراءت کی اجازت نہیں ہے۔[9]

نوٹ: نماز پڑھنے والا چاہے امام ہو یا مقتدی، اکیلا ہو یا جماعت کے ساتھ، نماز فرض ہو یا سنت، نفل ہو یا نماز جنازہ یا پھر عیدین کی نماز سورۃ الفاتحہ ضرور پڑھے گا۔

---

① مسند احمد:9608

② النّحل:98، صفة صلاة النبیﷺ للالبانی، الأوسط لابن المنذر

③ سنن أبی داؤد:775، الاوسط لابن المنذر، مسند احمد:22179 ④ صفة صلاة النبیﷺ للالبانیؒ

⑤ صحیح البخاری:756 ⑥ صحیح البخاری:756 ⑦ مسند احمد:26583، صحیح الجامع الصّغیر:5000

⑧ صحیح البخاری:772 ⑨ سنن أبی داؤد:821، مسند احمد:18070

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آمین کہنا

- جہری نماز میں سورۃ الفاتحہ کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہیں۔[1]
- امام کو چاہیے کہ وہ بلند آواز میں آمین کہے اور مقتدیوں کو آمین سے محروم نہ کرے کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے پچھلے سارے کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[2]

قراءت کرنا

- سورۃ الفاتحہ کے بعد جو سورت پڑھنا آسان ہو پڑھ لی جائے۔[3]
- فجر، مغرب اور عشاء میں قراءت بلند آواز میں جبکہ ظہر اور عصر میں سرّی قراءت کی جائے۔[4]
- قیام میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کچھ اور قرآن بھی پڑھ لیا جائے تو افضل ہے اور جسے کچھ بھی قرآن نہ آتا ہو اس کے لیے سورۃ الفاتحہ بھی کفایت کر لیتی ہے۔[5]
- نماز میں تین آیات کی قراءت کرنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں (کے ملنے) سے بہتر ہے۔[6]
- نماز میں دس آیات کی قراءت کرنے والے کے لیے اجر کا ایسا خزانہ لکھ دیا جاتا ہے جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں موجود ہے ان سب سے بہتر ہے۔[7]
- دس آیات کی قراءت کرنا غفلت سے نکلنے کا ذریعہ ہے۔[8]
- سو آیات کی قراءت کرنے والے کو فرماں برداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔[9]
- ہزار آیات کی تلاوت کرنے والے کو بے انتہا ثواب جمع کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔[10]

---

(1) صحیح البخاری: باب جهر الامام بالتامین (2) صحیح البخاری قبل الحدیث: 780 (3) مسند احمد: 10998
(4) صحیح البخاری: 774 (5) صحیح البخاری: 772 (6) صحیح مسلم: 1908 (7) المعجم الکبیر للطبرانی: 1253
(8) سنن أبی داؤد: 1398 (9) سنن أبی داؤد: 1398 (10) سنن أبی داؤد: 1398

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نمازِ فجر کی سنتوں میں مختصر قراءت کی جائے مثلاً سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکافرون جبکہ فرائض میں ساٹھ سے سو آیات کے قریب قراءت کرنا مسنون ہے۔[1]
- نماز ظہر اور عصر کی پہلی رکعت میں اتنی قراءت کی جائے کہ لوگ اِس کو پا سکیں جبکہ دوسری رکعت کی قراءت کو پہلی رکعت سے کم رکھا جائے۔[2]
- ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات کی مقدار کے برابر جبکہ دوسری دو رکعتوں میں پندرہ آیات کے برابر یا پندرہ آیات سے بھی آدھی مقدار کے برابر قراءت کی جائے۔[3]
- ہر فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا جبکہ دوسری دو رکعتوں کو نسبتاً چھوٹا ادا کیا جائے۔[4]
- قراءت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ اکبر کہا جائے۔[5]
- ظہر اور عصر کی فرض نماز کی دوسری دو رکعتوں میں قراءت کرنے اور نہ کرنے کا جواز سنت سے ملتا ہے۔[6]

رکوع:

- قراءت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کندھوں تک ہاتھ بلند کر کے رکوع میں جائیں۔[7]
  - دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں کے اوپر اس طرح رکھیں کہ گھٹنے پکڑے ہوئے ہوں جبکہ انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔[8]
  - رکوع میں کمر کو بچھا کر اس طرح برابر کیا جائے کہ اگر پشت پر پانی کا بھرا ہوا پیالہ رکھا جائے تو پانی نہ گرے۔[9]

---

① صحیح البخاری:1171،صحیح مسلم:1059,1496،سنن ابن ماجہ:1150 ② صحیح البخاری:776
③ صحیح مسلم:1043 ④ صحیح البخاری:755 ⑤ صحیح البخاری:735
⑥ صحیح البخاری: صحیح مسلم:1043 ⑦ صحیح البخاری:736 ،سنن الترمذی:304
⑧ صحیح البخاری:790،سنن أبی داؤد:731،734،مسند احمد:18995 ⑨ سنن أبی داؤد:855، سنن ابن ماجہ:872

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

- رکوع کرتے ہوئے ہاتھوں کو کمان کی طرح تانت کر پہلوؤں سے الگ رکھیں جبکہ سر کو نہ زیادہ جھکائیں اور نہ زیادہ بلند رکھیں بلکہ اعتدال کے ساتھ سر درمیان میں رکھیں۔[1]
- چہرے کو ادھر ادھر موڑنے سے اجتناب کریں۔[2]
- رکوع کو اسی قدر اطمینان سے کریں کہ اس کا دورانیہ قیام کے برابر ہو جائے۔[3]
- رکوع کی حالت میں تب تک رکے رہیں جب تک تمام اعضا اپنی جگہ پر ٹھہر نہ جائیں۔[4]
- رکوع میں اپنی کمر سیدھی نہ رکھنے والا نماز کا چور ہے۔[5]
- رکوع کرنے سے ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے جبکہ ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔[6]
- سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی.... آپ ﷺ نے رکوع کیا تو کہنے لگے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ.

''پاک ہے میرا رب عظمت والا''۔

یہاں تک کہ آپ ﷺ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہو گیا۔[7]

- سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں فرماتے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب نہایت پاک، انتہائی مقدس ہے''۔[8]

☆ رکوع کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① صحيح مسلم:1138، سنن أبى داؤد:734، سنن ابن ماجه:1061، سنن التّرمذى تحت الحديث:260

② سنن أبى داؤد:731، سنن ابن ماجه:872، مسند احمد:18995 ③ صحيح مسلم:1850، 988

④ سنن أبى داؤد:857، سنن النّسائى:1136، صحيح ابن حبان:1887 ⑤ مسند احمد:22642 ⑥ مسند احمد:21308

⑦ صحيح مسلم: 1814 ⑧ صحيح مسلم:1091

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

قومہ: رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا

- رکوع کے بعد سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا جائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہیں کیونکہ ہاتھ بلند کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں یعنی ہر انگلی کے بدلہ ایک نیکی۔[1]
- ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک بلند کریں۔[2]
- رکوع سے اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ ہر ہڈی اپنے اصل مقام پر آ جائے۔[3]
- اللہ بندے کی اس نماز کی طرف نہیں دیکھتا جس میں وہ اپنی پشت کو اپنے رکوع اور اپنے سجدے کے درمیان سیدھا نہیں کرتا۔[4]
- رکوع سے اٹھنے کے بعد خوب اطمینان سے کھڑے رہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد اس قدر طویل قیام کرتے کہ صحابہ کرامؓ گمان کرنے لگتے کہ شاید آپ ﷺ سجدہ میں جانا بھول گئے ہیں۔[5]
- رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے کے بعد رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ یا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہیں۔[6]
- جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ کہے تو مقتدی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[7]

---

① صحیح البخاری:735،739 ② صحیح البخاری:789، صحیح مسلم:1138، سنن أبی داؤد:730،722، مسند احمد:20535

③ صحیح التّرغیب والتّرھیب:527، صحیح الجامع :4185 ④ صحیح التّرغیب والتّرھیب: 527 ⑤ مسند احمد:12760

⑥ صحیح البخاری:735، صحیح مسلم:894 ⑦ صحیح البخاری:796

- امام کو چاہیے کہ وہ بھی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے۔[1]
- سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بعد کہے گئے مختلف کلمات سنت سے ثابت ہیں۔[2]
- جب تک کھڑے رہیں مسنون دعا دہراتے رہیں۔خصوصًا تہجد کی نماز میں۔[3]
- سیدنا رفاعہ بن رافع زُرَقیؓ سے روایت ہے، ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی'' ایک شخص نے پیچھے سے کہا

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ، حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ.

اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف''۔

آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: (یہ کلمات) کہنے والا کون ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے کہ ان کلمات کو ان میں سے پہلے کون لکھتا ہے''۔[4]

☆ قومہ کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① صحیح البخاری:795 ② صحیح البخاری:722،689،796،795،799،سنن أبی داؤد:874

③ سنن أبی داؤد:874،مرعاۃ المفاتیح: 372/4 ④ صحیح البخاری:799

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سجدہ:

- اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں، پہلے دونوں ہاتھوں کو اور پھر گھٹنوں کو زمین پر رکھیں۔[1]
- دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کی سیدھ میں زمین پر رکھیں۔[2]
- سجدہ کرتے ہوئے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی سمت ہو، جبکہ ہتھیلی کا نرم حصہ زمین سے لگا ہو۔[3]
- سجدہ کے لیے ہاتھ بچھاتے ہوئے انگلیوں کی بجائے ہتھیلیوں پر ٹیک لگی ہو۔[4]
- کلائیوں کو زمین پر نہ لگائیں بلکہ انہیں زمین سے الگ رکھیں۔[5]
- سجدوں میں اعتدال رکھیں۔ پیٹ رانوں سے الگ رکھیں اور دونوں کہنیاں (زمین سے اونچی کرکے) پہلوؤں سے دور رکھیں۔[6]
- بازوؤں کو بھی بچھانے سے گریز کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے کو کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دونوں بازو نہ تو زمین پر بچھائیں اور نہ ہی سمیٹ کر رکھیں۔[7]
- کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے اس قدر دور رکھتے کہ صحابہ کرامؓ کو آپ ﷺ کی یہ مشقت دیکھ کر ترس آنے لگتا۔[8]
- دونوں بازو پہلوؤں اور بغلوں سے الگ رکھیں۔[9]

---

① صحیح البخاری:803،سنن أبی داؤد:836،840،سنن أبی داؤد:840،:892،صحیح ابن خزیمة:627،
صحیح البخاری قبل الحدیث:803 ② مسند احمد:18858،سنن أبی داؤد:276,732، 726
③ سنن أبی داؤد:732،صحیح الجامع الصغیر: 4733, صحیح ابن حبان:1920، السلسلة الصحیحة:2966
④ صفة صلاة النبی ⑤ صحیح مسلم:1104،سنن أبی داؤد:732،سنن النّسائی:1105، مسند احمد:23599
⑥ صحیح مسلم:باب الاعتدال فی السجود:1102،صحیح البخا ری:390،صحیح مسلم:1132،1136
⑦ مسند احمد:13420، صفة صلاة النبی ⑧ سنن أبی داؤد:900 ⑨صحیح البخاری: 828

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- سجدے میں ناک، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں جما کر زمین پر لگائیں۔[1]
- سات اعضا (پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں) پر سجدہ کیا جائے۔[2]
- اگر نماز پڑھتے ہوئے ان سات اعضا میں سے کوئی ایک عُضو بھی سجدہ سے اٹھا لیا گیا تو سجدہ باطل ہو جائے گا اور سجدہ باطل ہوا تو نماز بھی باطل ہوگی۔[3]
- ناک کو پیشانی کے برابر ہی نیچے رکھا جائے، جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز نہیں ہوگی۔[4]
- پاؤں کی انگلیاں کھلی اور قبلہ رخ رکھیں۔[5]
- سجدہ کرتے ہوئے دونوں پاؤں کھڑے اور ایڑیاں ملا کر رکھیں۔[6]
- سجدہ میں کمر سیدھی رکھیں۔[7]
- سجدہ اس قدر اطمینان سے کیا جائے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جائے۔[8]
- سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور پڑھا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.

''پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے'' آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے برابر لمبا تھا''۔[9]

☆ سجدہ کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① صحیح البخاری:812، سنن التّرمذی:270، صحیح ابن خزیمة:638، صفة صلاة النبی، السلسلة الصحیحة:1644

② صحیح مسلم: 1128 ③ صحیح البخاری:812، صحیح مسلم:490، الشیخ محمدصالح العثیمین

④ الدار قطنی:1335 ⑤ صحیح البخاری:828، سنن أبی داؤد:730، صحیح البخاری:828، مسند احمد:23599، صفة صلاة النبی ﷺ للالبانیؒ ⑥ صحیح مسلم:1090، بحواله صحیح ابن خزیمة، ج:654,1، صفة صلاة النبی ﷺ

⑦ سنن أبی داؤد:855 ⑧ سنن أبی داؤد:863،859 ⑨ صحیح مسلم:1814

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جلسہ: (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

- اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھائیں اور سیدھا بیٹھ جائیں کیونکہ اللہ بندے کی ایسی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جس میں وہ اپنی پشت کو رکوع اور سجدہ کے درمیان سیدھا نہیں کرتا۔[1]
- سجدہ سے چہرہ اٹھانے کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں یا دونوں رانوں پر رکھ لیا جائے۔[2]
- دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے مختلف طریقے:

i دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے انگلیاں کھول کر قبلہ رخ کر لی جائیں اور بائیں پاؤں یا بائیں ران پر بیٹھا جائے۔[3]

ii اپنے قدموں کو کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔[4]

- دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کے بعد ہی دوسرا سجدہ کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں ماری جائیں۔[5]

- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو اس قدر لمبا کیا جائے کہ بیٹھنے کی مقدار سجدہ کی مقدار کے برابر ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے رہتے کہ صحابہ کرامؓ گمان کرتے کہ شاید آپ ﷺ سجدہ کرنا بھول گئے ہیں۔[6]

سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا...آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدے میں لگائی اور اس دوران میں کہتے تھے:

---

① صحیح البخاری:803، صحیح مسلم:1138، صحیح التّرغیب و التّرهیب:527

② سنن أبی داؤد: 892 ③ سنن أبی داؤد:859، سنن النّسائی:1158، صحیح ابن خزیمة، ج:677,1

④ السلسلة الصحیحة:383، صحیح مسلم:1198

⑤ صحیح البخاری:6667، سنن أبی داؤد:730، 783، 862 ⑥ صحیح البخاری: 821

رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ.

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے''۔[1]

- رکوع، سجدہ اور جلسہ ایک ہی جتنا لمبا کریں۔[2]
- اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کریں۔[3]

دوسرا سجدہ:

- دوسرا سجدہ بھی نہایت اطمینان سے کریں یہاں تک کہ ہر عُضو اپنی جگہ پر ٹھہر جائے۔[4]

جلسۂ استراحت: دوسرے سجدے کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے کچھ دیر بیٹھنا

- دوسرا سجدہ کرنے کے بعد جلسۂ استراحت کے لیے اس طرح بیٹھیں جیسا کہ آپ پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تھے۔[5]
- دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اس قدر اطمینان اور اعتدال سے بیٹھا جائے کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ پر واپس آ جائے۔[6]
- جلسۂ استراحت کے بعد دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں۔[7]

دوسری رکعت کے لیے اٹھنا:

- جب دوسری رکعت کے لیے اٹھیں تو ہاتھوں کا سہارا لے کر زمین پر ٹیک لگا کر اٹھا جائے۔[8]
- دوسری رکعت میں بغیر سکوت کیے بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ سے آغاز کریں۔[9]
- دوسری رکعت کو پہلی رکعت کی طرح ہی ادا کیا جائے گا۔[10]

---

(1) سنن أبی داؤد :874 (2) صحیح البخاری:820 (3) صحیح البخاری: 803

(4) صحیح البخاری:6251،مسند احمد:15371, سنن أبی داؤد:730 (5) صحیح البخاری:823,824

(6) صحیح مسلم: 1356 (7) صحیح البخاری: 824

(8) صحیح البخاری:824،السلسلة الصحیحة:2674 (9) صحیح مسلم:1384 (10) مسند احمد:23599

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پہلا تشہد: دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد تشہد کے لیے بیٹھنا

- تشہد میں بیٹھتے ہوئے اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھیں۔[1]
- دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں۔[2]
- دایاں ہاتھ دائیں ران یا دائیں گھٹنے پر جبکہ بایاں ہاتھ بائیں ران یا بائیں گھٹنے پر رکھا جائے۔[3]
- دائیں بازو کی کہنی کو دائیں ران سے علیحدہ اور اونچا کر کے اطمینان سے بیٹھیں۔[4]
- تشہد میں دعائیں آہستہ آواز میں پڑھی جائیں۔[5]
- تشہد میں دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے یا بائیں ہاتھ کا سہارا لے کر بیٹھنے پر ممانعت ہے۔[6]
- اگر نماز تین یا چار رکعت ہے تو دوسری رکعت کے بعد تشہد میں درود اور دعائیں پڑھنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔[7]
- صرف اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ تک پڑھ کر بھی تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو سکتے ہیں۔[8]
- کسی وجہ سے تشہد رہ جائے تو سجدہ سہو کیا جائے گا۔[9]
- سیدنا ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرا ہاتھ آپ ﷺ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھا (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

---

① صحيح البخاری:828 ② سنن أبی داؤد:731،734 ③ صحيح مسلم:1337
④ سنن أبی داؤد:860،726،سنن النسائی:890 ⑤ سنن أبی داؤد:988
⑥ صحيح مسلم:1138،سنن أبی داؤد:996،صحيح الجامع الصغير:6822 ⑦ سنن النسائی:1721
⑧ مسند احمد، ج:4382,7 ⑨ صحيح البخاری:829

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

”تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔[1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

”اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو بہت تعریف والا بہت بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت تعریف والا بہت بزرگی والا ہے“۔[2]

---

① صحیح البخاری: 6265 ② صحیح البخاری: 3370

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انگلی اٹھانے کا طریقہ:

تشہد کے لیے بیٹھیں اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں جس کے مختلف طریقے ہیں:[1]

i دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی کھڑی کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بنائیں اور ہاتھ کی باقی انگلیاں بند کر لیں۔[2]

ii دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیں اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کریں۔[3]

iii شہادت والی انگلی کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند رکھیں اور انگوٹھے کو موڑ کر شہادت والی انگلی کی جڑ میں رکھیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کریں۔[4]

iv تمام انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھ کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں۔[5]

- شہادت کی انگلی سے قبلے کی طرف اشارہ کریں اور اپنی نظر انگلی پر مرکوز رکھیں۔[6]
- شہادت کی انگلی کو سلام پھیرنے تک اوپر نیچے حرکت دینے کی بجائے قبلہ رخ کر کے ہلایا جائے۔[7]
- نماز اگر دو رکعت ہو تو تشہد، درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں۔[8]

---

① سنن النسائی:1266،سنن أبی داؤد:1501،سنن التّرمذی:3557 ② سنن النسائی:1266،سنن أبی داؤد:726

③ صحیح مسلم:1311، 1399 ④ صحیح مسلم:1308،1338 ⑤ صحیح مسلم:1336

⑥ سنن النسائی:1161 ⑦ سنن النسائی:890،ملتقٰی اھل الحدیث ⑧ سنن النسائی:1164،سنن أبی داؤد:976

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

تیسری رکعت کے لیے اٹھنا:

- تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائیں (یعنی رفع یدین کریں) اور سینے پر باندھ لیں۔[1]
- بسم اللہ اور سورت فاتحہ پڑھیں اور رکوع کریں۔[2]
- اگر سورت فاتحہ کے ساتھ مزید کوئی سورت یا طویل سورت کی چند آیات پڑھ لیں تو بھی درست ہے۔[3]
- آخری (تیسری یا چوتھی) رکعت مکمل کر کے تشہد کے لیے بیٹھ جائیں۔

چوتھی رکعت

- چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے چند لمحے اطمینان سے سیدھا ہو کر بیٹھیں۔[4]
- چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے ہوئے پھر تکبیر کہیں جبکہ رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔[5]
- چوتھی رکعت کو بھی باقی تین رکعات کی طرح ادا کیا جائے گا۔[6]

دوسرا تشہد:

دوسرے تشہد میں بیٹھنے کے مختلف طریقے:

i دایاں پاؤں قبلہ رخ کر کے کھڑا کر لیں، بائیں پاؤں کو داہنی پنڈلی کے نیچے سے نکالیں اور بایاں کولہا زمین پر رکھیں۔[7]

ii بایاں پاؤں دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیں اور دایاں پاؤں بچھا لیں۔[8]

iii بائیں ران کو زمین پر ٹکا دیں اور اپنے دونوں پاؤں ایک جانب نکال لیں۔[9]

---

① صحیح البخاری:739،سنن أبی داؤد: 744 ② صحیح البخاری:776 ③ صحیح مسلم:1014

④ صحیح البخاری: 823 ⑤ سنن النّسائی:1155 ⑥ صحیح البخاری:803

⑦ صحیح البخاری:828،سنن أبی داؤد:726،مسند احمد:23599 ⑧ صحیح مسلم:1307،1335

⑨ سنن أبی داؤد:731

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی بھی اٹھائیں۔[1] انگلی اٹھانے کا طریقہ پہلے تشہد کے طریقہ میں گزر چکا ہے۔
- آخری تشہد کی دعائیں اور درود پڑھنے کے بعد نمازی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی پسند کی جو دعا چاہے، مانگے۔[2]

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَّلَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَۃً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡ،اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ.

"اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی نہیں بخش سکتا پس تو مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بہت بخشنے والا انتہائی مہربان ہے"۔[3]

☆ تشہد کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① سنن النسائی:1266،بحوالہ صحیح مسلم:1311،بحوالہ صحیح مسلم:1308

② سنن النسائی:1164،سنن أبی داؤد:976 ،صحیح البخاری:835،834،832،صحیح مسلم:1848،1354،1361،

سنن النّسائی:5447،1305،1301،1300 ③صحیح البخاری:834

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سلام پھیرنا:

- اس کے بعد سر کو دائیں جانب گھما کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں اور اسی طرح بائیں جانب بھی سلام کہیں۔[1] سلام اونچی آواز میں کیا جائے۔[2]
- سلام پھیرنے کے لیے سر پہلے دائیں اور پھر بائیں کندھے کی طرف اتنا گھمائیں کہ پچھلے شخص کو آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آئے۔[3]
- سلام کہنے کے مختلف طریقے سنت سے ثابت ہیں:

i دائیں اور بائیں جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنا۔[4]

ii دائیں جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور بائیں جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہنا۔[5]

iii دائیں جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور بائیں جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنا۔[6]

- سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کرنا ممنوع ہے۔[7]
- دائیں جانب سلام پھیرنا فرض ہے جبکہ دونوں طرف سلام کرنا سنت ہے۔[8]
- ایک طرف سلام پھیرتے ہوئے آواز قدرے بلند جبکہ چہرے کو دائیں جانب ذرا سا جھکا کر سلام پھیرا جائے۔[9]
- سلام پھیرنے کے بعد امام اپنا رخ مقتدیوں کی طرف کر لے۔[10]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

---

① سنن أبی داؤد:996 ② صحیح مسلم:1773، سنن أبی داؤد:1346 ③ سنن أبی داؤد:996، سنن النّسائی:1325
④ سنن أبی داؤد:998 ⑤ سنن النّسائی:1321 ⑥ سنن أبی داؤد:999 ⑦ صحیح مسلم:998
⑧ السلسلة الصحیحةتحت رقم:316 ⑨ سنن التّرمذی:296، مسند احمد:25987 ⑩ صحیح البخاری:845

دیگر احکام

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز کا حسن، اطمینان اور خشوع

حسنِ نماز

دین معاملات و عبادات کو خوبصورتی اور توجہ سے ادا کرنے کا نام ہے اور یہ اسلوب ہمیں اللہ کے نبی محمد ﷺ نے سکھایا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے رخ پھیرا اور فرمایا: ''اے فُلاں! تو نے اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہ ادا کی؟ کیا نمازی کو دکھائی نہیں دیتا کہ جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو کیسی نماز ادا کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اپنے لیے ہی نماز ادا کرتا ہے''۔[1]

- نماز کا اجر بھی اس کے حسن و خوب صورتی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ نماز ادا کرنے کے بعد کوئی اپنی نماز کے اجر کا دسواں حصہ لے کر لوٹتا ہے تو کوئی نواں، کوئی آٹھواں تو کوئی ساتواں اسی طرح بالترتیب حتٰی کہ کوئی تہائی حصہ یا پھر اجر کا آدھا حصہ لے کر لوٹتا ہے۔[2]
- نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز کو خوب صورتی و عمدگی سے ادا کرے کیونکہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔[3]

تعدیلِ ارکان: اطمینانِ نماز، ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا

- اطمینان اور یکسوئی نماز کے ہر رکن کی ادائیگی کا لازمی جزو ہے۔ لہٰذا تمام نماز اطمینان اور سکون کی حالت میں ادا کرنا ہی اس کا اصل حسن ہے۔
- اطمینان نماز کا وہ رکن ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔[4]
- بغیر اطمینان کے نماز پڑھنے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور اگر اسی دوران میں موت آ جائے تو محمد ﷺ کے طریقے پر نہ ہونے کی حالت پر موت ہوگی۔[5]

---

① صحیح مسلم:957 ② سنن أبی داؤد:796 ③ صحیح الترغیب والترھیب:541 ④ صحیح البخاری:757
⑤ سنن النسائی:1313

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خشوع:

- دل میں عاجزی وانکساری کا احساس لے کر اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہونا ''خشوع'' کہلاتا ہے۔[1]
- جب نماز کا وقت ہو جائے، پھر کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور نماز میں خشیت کے ساتھ جھکے تو یہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا بشرطیکہ اس نے کوئی کبیرہ گناہ نہ کیا ہو اور یہ تمام زمانوں کے لیے ہے۔[2]
- نماز کی ادائیگی میں خشوع کا سب سے عظیم انعام جنت ہے۔[3]
- اگر اہل ایمان اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کریں تو ان سے کامیابی کا وعدہ ہے۔

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ ۝ [4]

- دل کا خشوع اختیار کر کے (پورے دھیان سے) اللہ کی یاد میں لگ جانا اہل ایمان کی نشانی جبکہ خشوع اختیار نہ کرنا نافرمانوں اور سخت دل والوں کی نشانی ہے۔[5]
- نماز میں خشوع اختیار کرنے والے سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں۔ اگر چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔[6]
- خشوع کو اپنی نماز کا لازمی جزو بنالیا جائے کیونکہ سب سے پہلی چیز جو اس امت سے اٹھا لی جائے گی وہ خشوع ہے۔[7]
- خشوع اختیار کرنے والے کو نماز بوجھ محسوس نہیں ہوتی۔[8]

---

① مدارج السالکین، ج:1، ص:516 ② صحیح مسلم:543 ③ سنن النّسائی:151 ④ المؤمنون:1-2
⑤ الحدید:16 ⑥ سنن أبی داؤد:425 ⑦ صحیح التّرغیب والتّرهیب:542 ⑧ البقرة:45

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• خشوع میں دخل انداز ہونے والے شیطان سے نجات ضروری ہے۔ سیدنا عثمان بن ابی العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہوتا ہے اور مجھے الجھن میں ڈالتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ تو جب تمہیں وہ محسوس ہو جائے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔۔۔۔''[1]

نماز میں خشوع پیدا کرنے کا طریقہ

• مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کو پاک صاف اور خوشبو سے معطّر کیا جائے۔[2]

• نماز میں خشوع برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ جب کھانا حاضر ہو یا قضائے حاجت در پیش ہو تو نماز نہ پڑھی جائے۔[3]

• اردگرد کے ماحول کو مشغول کرنے والی اور بے مقصد چیزوں سے پاک رکھا جائے مثلاً منقّش جائے نماز یا پردے، تصاویر اور مسجد میں زینت وغیرہ کا ہونا۔[4]

• اسی طرح نیند کا غلبہ ہو تو نماز پڑھنے سے اجتناب کیا جائے۔[5]

• دوران نماز نگاہوں کو سجدہ کی جگہ پر رکھا جائے کیونکہ اللہ عزوجل ایسے شخص کی نماز کی طرف مسلسل متوجہ رہتا ہے اور اپنے چہرہ کو اپنے بندہ کے چہرے کے مقابل کر لیتا ہے جو دائیں بائیں نہیں دیکھتا لیکن جب وہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو اللہ بھی اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے۔[6]

• دوران نماز ادھر ادھر دیکھنا دراصل شیطان کا ایک ایسا ہتھکنڈہ ہے جس کا مقصد خشوع کو اچک لینا ہے جو کہ اکثر اوقات وہ اچک بھی لیتا ہے۔[7]

---

① صحیح مسلم:5738 ② سنن أبی داؤد:455 ③ صحیح مسلم:1246 ④ صحیح البخاری:374
⑤ صحیح البخاری:212 ⑥ مسند احمد:21508 ⑦ صحیح البخاری:751

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• افراتفری سے نماز کے ارکان کو ادا کرنے کی بجائے اطمینان وسکون سے ہر رکن بجا لانا بھی نماز میں خشوع پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔[1]

شعوری کیفیت کو ملحوظ رکھنا

• نماز کو احسان کے درجہ پر ادا کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے''۔[2]

• اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے ہر نماز کو الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا جائے اور اس کی ادائیگی ایسے شخص کی مانند کی جائے جسے اس نماز کے بعد کبھی بھی نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔[3]

• نماز میں جب قرآنی آیات و دعائیں پڑھی جائیں تو ان کو تدبر سے پڑھا جائے۔[4]

• نماز میں دعائیں اور گریہ زاری کرتے ہوئے نمازی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے کیا مناجات کر رہا ہے۔[5]

• نماز میں قراءت کرتے ہوئے ہر آیت پر رُکا جائے۔[6] سورۃ الفاتحہ کی ہر آیت پڑھنے کے بعد اللہ کے جواب کو ذہن میں رکھا جائے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر آیت کا جواب دیتا ہے۔

• نماز میں قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر اور خوب صورت آواز میں پڑھا جائے۔ قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز والا وہ ہے جسے سن کر یہ گمان ہونے لگے کہ وہ اللہ کا خوف رکھتا ہے۔[7]

• نماز میں جب کوئی آیت آئے جس میں تسبیح ہو تو اس وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا جائے، جب کوئی سوال والی آیت آئے تو سوال کیا جائے اور جب تعوذ والی آیت آئے تو پناہ مانگی جائے۔[8]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

---

① صحیح التّرغیب والتّرھیب:528 ② صحیح البخاری:4777 ③ سنن ابن ماجہ:4171،السلسلۃ الصحیحۃ:1421
④ محمد:24 5 مسند احمد :6127 ⑥ سنن أبی داؤد4003 ⑦ سنن ابن ماجہ:1339 ⑧ صحیح مسلم:1814

- امام ابن قیمؒ کہتے ہیں: ''اللہ کے سامنے بندے کا کھڑا ہونا دو طرح کا ہے۔ اس کے سامنے نماز میں کھڑے ہونا اور اس سے ملاقات کے دن اس کے سامنے کھڑے ہونا۔ جو پہلے کھڑے ہونے کا حق ادا کرے گا اس کے لیے دوسرے کھڑے ہونے کے مقام پر کھڑا ہونا آسان ہو جائے گا اور جو اس کھڑے ہونے کو حقیر جانے گا اور اس کا حق ادا نہیں کرے گا تو اس پر وہ (دوسرا) کھڑا ہونا سخت کر دیا جائے گا''۔

خشوع کے فوائد

- خشوع دل کی سختی دور کرتا ہے۔
- نماز میں خشوع فلاح کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔
- خشوع اللہ عزوجل کے ڈر اور خوف کا وارث بنا دیتا ہے۔
- یہ ایمان اور حسن اسلام کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔
- انسان کی اصلاح اور اس کی استقامت کی دلیل ہے۔
- یہ اللہ کی عبودیت کا اعلان ہے ۔
- خشوع نظروں کی حفاظت اور پہلو جھکانے (یعنی لوگوں سے انکساری) کی طرف لے جاتا ہے
- اس سے گناہ کم ہو جاتے ہیں اور اجر بڑھ جاتا ہے۔
- عذاب اور برے انجام سے نجات کا باعث ہے۔
- جنت کے حصول میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- خشوع اپنے ساتھی کو قیامت کے دن درجات میں بلند کرے گا۔
- خشوع اختیار کرنے والے کے دل کے قریب شیطان نہیں آتا۔[1]

---

(1) نضرۃ النعیم، ج:5، ص:1837

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خشوع میں اضافہ کی دعائیں

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّایَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَدَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا ”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع کرنے والا نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر ہونے والا نہ ہو، ایسے علم سے جو نفع دینے والا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول ہونے والی نہ ہو“۔[1]

• رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَاتَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرْ ھُدَایَ اِلَیَّ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا لَکَ رَاھِبًا لَکَ مِطْوَاعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اَوْمُنِیْبًا. رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ. ”اے میرے رب! میری مدد فرما، میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، میری نصرت فرما، میرے خلاف کسی کی نصرت نہ کر۔ میرے حق میں تدبیر فرما، میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ میری رہنمائی فرما اور ہدایت کو میرے لیے آسان فرمادے۔ اور جو میرے خلاف بغاوت کرے اس کے مقابلے میں میری مدد فرما، اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، تجھی سے ڈرنے والا، شکر گزار یا بار بار پلٹ کر آنے والا بنادے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول کرلے، میری خطائیں دھو ڈال، میری دعا قبول فرما، میری حجت قائم فرمادے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو (حق دے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو (حق پر) مستقیم رکھ اور میرے دل سے میل کچیل (بغض، حسد اور کینہ وغیرہ) نکال دے“۔[2]

---

① مسند احمد:19308 ② سنن أبی داؤد:1510

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سُترہ

- سترہ ایسی چیز یا آڑ کو کہتے ہیں جسے نمازی نماز پڑھتے وقت اپنے آگے اس لیے رکھتا ہے کہ اگر کوئی شخص سامنے سے گزرنا چاہے یا انجانے میں گزر جائے تو وہ گزرنے والا بھی گناہ گار نہ ہو اور نمازی کی توجہ بھی نہ ہٹے۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیے کہ سترہ رکھ کر نماز پڑھے اور چاہیے کہ وہ اس کے قریب ہو''۔[1]
- مسجد ہو یا باہر کوئی بھی کھلی جگہ، جہاں بھی نمازی کو اندیشہ ہو کہ اس جگہ، اس کی نماز کے دوران کوئی سامنے سے گزر کر اس کی نماز میں خلل ڈالنے کا سبب بن سکتا ہے تو اسے لازماً سترہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ سترہ نظروں کو ارد گرد مشغول رکھنے سے روکتا ہے۔
- نماز کے لیے سترہ کا استعمال سنت مؤکدہ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کبھی سترہ استعمال کیا اور کبھی نہیں بھی کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کرتے ہوئے مختلف مواقع پر درج ذیل اشیا کو سترہ بنایا:

- درخت[2] • ستون[3] • انسان[4] • سواری (اونٹ)[5]
- عصا (چھڑی)[6] • حربہ (چھوٹا نیزہ یا برچھا)[7]
- عکازہ (ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل ہو)[8]
- عنزہ (ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو)[9]
- کجاوہ (پالان جو اونٹ پر بیٹھنے کے لیے باندھا جاتا ہے) کی لکڑی[10]

---

①سنن أبی داؤد:698 ② الجامع الصحیح للسنن والمسانید، ج:25،ص:135 ③ مسند احمد: 23820

④ صحیح البخاری:513 ⑤ صحیح البخاری:507،الجامع الصحیح للسنن والمسانید، ج:25،ص:138

⑥ الجامع الصحیح للسنن والمسانید، ج:25،ص:137 ⑦صحیح البخاری:494 ⑧صحیح البخاری:494

⑨ الجامع الصحیح للسنن والمسانید، ج:25،ص:132 ⑩الجامع الصحیح للسنن والمسانید، ج:25،ص:138

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نماز ادا کرتے ہوئے سترہ سامنے اور قریب رکھا جائے خواہ نماز کھلے میدان میں ہی کیوں نہ ادا کی جا رہی ہو۔ ایسا کرنے سے شیطان نمازی اور سترہ کے درمیان سے نہیں گزر سکے گا۔[1]
- اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور سامنے کوئی لیٹا یا بیٹھا ہو تو اس سے نماز میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوگا، الا یہ کہ کوئی گزرے۔ گزرنے یا بیٹھنے اور لیٹے ہونے میں بہت فرق ہے۔ لہٰذا نماز اسی وقت ٹوٹے گی جب تین چیزوں گدھا، سیاہ کتا (جسے شیطان کہا گیا) یا بالغ عورت میں سے کوئی آگے سے گزر جائے، یا سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرے۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہؓ کی حدیث میں کتے کا سیاہ رنگت کے بغیر بھی ذکر کیا گیا ہے۔

یہ بات بعید از فہم نہیں کہ مردوں کی فطرت میں مخالف جنس سے رغبت رکھی گئی ہے۔ نماز جیسی خالص عبادت میں مشغول بندے کی توجہ ہٹ جانے کے امکان کے پیش نظر سترہ سے بہتر علامت کوئی نہیں۔ جسے جماعت کے امام اور تنہا فرد کے آگے رکھے دیکھ کر گزرنے والے بھی محتاط رہتے ہیں۔

یاد رہے! گدھے کی اچانک بے ہنگم آواز نکالنے کے بارے میں ایک حدیث میں بتایا گیا کہ اسے شیطان نظر آتا ہے، چنانچہ تعوذ پڑھ کر اللہ سے پناہ طلب کی جائے۔[2]

- آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نماز میں سترہ رکھا کرو اگرچہ وہ تیر ہی ہو۔[3]
- کوشش کی جائے کہ کسی اوٹ یا آڑ کے پیچھے نماز ادا کی جائے خواہ وہ کوئی ستون ہو۔
- یزید بن ابی عبیدؒ نے بیان کیا کہ میں سلمہ بن اکوعؓ کے ساتھ (مسجد نبوی) میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ سلمہؓ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں مصحف رکھا رہتا تھا۔ میں

---

① السلسلة الصحيحة:1386 ② مصنف أبي شيبة:298071 ③ السلسلة الصحيحة:2783

نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔[1]

سترہ کی مقدار

- سترہ کی کم سے کم مقدار پالان کی لکڑی ہے جو بازو کی ہڈی جتنی ہوتی ہے۔[2]
- نماز ادا کرتے ہوئے نیزہ، سواری، انسان، ستون، دیوار اور دروازہ کو سترہ بنانا مسنون ہے۔[3]
- اگر سترہ کے طور پر رکھنے کے لیے کوئی چیز میسر نہ ہو تو کسی بھی چھوٹی چیز کو سترہ بنالیا جائے مثلاً ٹوپی۔[4]
- نمازی اپنے اور سترہ کے درمیان اتنا فاصلہ رکھے کہ وہاں سے بکری گزر سکے۔[5]
- باجماعت نماز میں امام کا سترہ رکھ لینا سب مقتدیوں کا سترہ شمار ہوگا۔[6]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

---

① صحيح البخاری:502 ② صحيح مسلم:1137 ،سنن أبی داؤد:686

③ صحيح البخاری:498،499،506،507،513 ④ سنن أبی داؤد:691 ⑤صحيح البخاری:496

⑥ صحيح البخاری:493

نمازی کے آگے سے گزرنے کی سزا

- نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی بجائے وہاں چالیس (دن یا مہینے یا سال) تک کھڑے رہنے کو پسند کرتا۔[1]
- اگر نمازی اور سترے کے درمیان سے کوئی جانور گزرنے لگے تو اس کو روکا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ دیوار کو سترہ بنا کر نماز ادا کر رہے تھے کہ بکری کا ایک بچہ آکر آپ ﷺ کے آگے سے گزرنے لگا۔ آپ ﷺ مسلسل اسے روکتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا پیٹ دیوار سے جا لگا اور بکری کا بچہ آپ ﷺ کے پیچھے سے گزر گیا۔[2]
- جب نمازی اپنے آگے سترہ رکھ چکا ہو تو پھر سترہ کے آگے سے گزرنے والوں کی پروا نہ کرے۔[3]
- جس نمازی نے سترہ نہ رکھا ہو تو اس کے آگے سے گزرنے کا طریقہ یہ ہے کہ گزرنے والا کسی لاٹھی کو گاڑ دے یا کوئی کرسی رکھ دے یا کسی شخص کو حکم دے کہ وہ نمازی کے آگے کھڑا ہو اور گزرنے والا اس شخص کے آگے سے گزر جائے۔
- جس نمازی نے سترہ نہ رکھا ہو اور کوئی ایسی چیز بھی نہ ہو جس کو سترہ بنایا جا سکے تو اس کے آگے سے گزرنے کا طریقہ یہ ہے کہ گزرنے والا شخص نمازی کے آگے سے اتنے فاصلہ سے گزرے کہ اس کے گزرنے سے نمازی کی نماز پر اثر نہ پڑے۔

---

① صحيح البخاری:510 ② سنن أبی داؤد: 708 ③ صحيح البخاری:495، صحيح مسلم:1111

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کو مکروہ کرنے والے کام

- نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ایک ناپسندیدہ کام ہے۔ سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک جھپٹا مارنا ہے جو شیطان بندہ کی نماز میں سے جھپٹا مارتا ہے''۔[1]
- نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ کام ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی مشابہت ہے۔ جب مجوسی آگ کی عبادت کرتے ہیں تو اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔
- قبلہ کی جانب یا دائیں جانب تھوکنا بھی مکروہ کام ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم اس حال میں دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بے شک جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے تو یقیناً اللہ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے! چنانچہ تم میں سے کوئی بھی نماز میں اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے''۔[2]
- دوران نماز اگر مجبورًا تھوکنا پڑ جائے تو بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا جائے۔[3]
- پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ کاموں میں سے ایک کام ہے کیونکہ یہ کیفیت صلیب سے مشابہ ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔[4]
- دوران نماز بائیں ہاتھ سے زمین کا سہارا لے کر بیٹھنا بھی مکروہ ہے کیونکہ اس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔[5]

---

① صحیح البخاری:751 ② سنن ابن ماجه:763 ③ صحیح البخاری:411 ④ صحیح مسلم:1246،سنن أبی داؤد:903
⑤ سنن أبی داؤد:994 ⑥ ارواء الغلیل:380

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- دوران نماز ہاتھوں کی انگلیوں کے پٹاخے نکالنا یا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا انتہائی ناپسندیدہ ہے کیونکہ یہ ان لوگوں کی نماز ہے جن پر غضب کیا گیا ہے۔[1]
- کھانے کی طلب یا پیشاب و پاخانہ کی غالب ضرورت پیش آنے پر نماز پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔[2]
- کپڑوں اور بالوں کو لپیٹ کر نماز پڑھنا بھی ناپسندیدہ کاموں میں شامل ہے۔ چاہے اپنے کپڑے نماز سے پہلے کسی اور مقصد کے لیے لپیٹے ہوں یا دوران نماز۔ لہٰذا سجدہ کرتے ہوئے اگر کپڑا یا بال نیچے لٹک رہے ہوں تو ان کو نہ سمیٹا جائے بلکہ انہیں اپنے ساتھ سجدہ کرنے دیا جائے۔[3]
- سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کے سر کے پیچھے جُوڑا بندھا ہوا ہے تو وہ (عباسؓ) اسے کھولنے لگے۔ پھر جب (عبداللہ) فارغ ہوئے تو ابن عباسؓ کے پاس آئے اور فرمایا تم نے میرا سر کیوں چھیڑا؟ تو ابن عباس کہنے لگے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی نماز پڑھے اور اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہوں''۔[3]
- نماز ادا کرتے ہوئے بالوں کا جوڑا بنا لینا جائز نہیں! بلکہ اگر کسی دوسرے کا بھی بندھا ہوا دیکھیں تو کھول دینے کی کوشش کریں کیونکہ جوڑا شیطان کی بیٹھک ہے۔[4]
- مرد اگر اپنا منہ ڈھانپ کر نماز ادا کرے تو یہ اس کے لیے جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں عربوں کی یہ عادت تھی کہ وہ عمامہ سے ہلکا سا منہ ڈھانپ لیتے تھے۔[5]

---

① صحیح مسلم:1274 ② صحیح البخاری:810 ③ صحیح مسلم:1101 ④ سنن أبی داؤد:646
⑤ سنن ابن ماجة:966

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- ایسے لباس میں نماز ادا کرنا جس میں نقش و نگار ہوں ایک مکروہ فعل ہے کیونکہ ایسا لباس نماز کی بجائے اپنی طرف توجہ مبذول کروا لیتا ہے۔[1]
- نمازی وسوسوں اور خیالوں میں رہنے کی بجائے اپنی توجہ اور دھیان اپنے رب سے مناجات کی طرف رکھے۔[2]
- بلا ضرورت حرکت کرنا نماز کے ناپسندیدہ کاموں میں شامل ہے۔[3]
- نماز ادا کرتے ہوئے اگر سجدہ کی جگہ سے کسی چیز کو ہٹانا پڑ جائے تو صرف ایک مرتبہ ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ سیدنا جابرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دراصل تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ کنکریوں (کو چھیڑنے) سے روک کر رکھے تو اس کے لیے سو ایسی اونٹنیوں سے بہتر ہے جن سب کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ ہوں۔ اگر تم میں سے کسی پر شیطان غالب آ ہی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صرف ایک مرتبہ کرے“۔[4]

---

① سنن النّسائی:771 ② مسند احمد:6127 ③ البقرة:238،صحیح البخاری:5996،صحیح مسلم:1212
④ سنن الترمذی:380،مسند احمد:14514

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کو باطل کرنے والے کام

- قہقہہ لگانا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔[1]
- نمازی کے آگے سے گدھا، عورت اور کتا گزر جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔[2]
- دوران نماز ہوا کے خارج ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ دھیان رہے کہ جب تک ہوا نکلنے کی آواز یا بو محسوس نہ ہو تب تک نماز باطل نہیں ہوگی۔[3]
- نماز میں کسی قسم کی بات کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ سیدنا معاویہ بن حکم سُلمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، اسی اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک لوگوں میں سے کوئی آدمی چھینکا تو میں نے یَرحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا۔ تو لوگ مجھے اپنی نظروں سے گھورنے لگے۔ میں نے سوچا میری ماں مجھے گم پائے تم سب کو کیا ہوا ہے کہ تم میری طرف دیکھنے لگ گئے ہو؟ پھر وہ سب اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنے لگ گئے۔ پھر جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ مجھے خاموش کروا رہے ہیں (تو مجھے عجیب لگا) لیکن میں خاموش رہا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی ایسا معلّم نہیں دیکھا جو آپ سے زیادہ اچھی طرح سکھا سکتا ہو۔ اللہ کی قسم! نہ انہوں نے مجھے ڈانٹا، نہ انہوں نے مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ نماز ہے! اس میں لوگوں کے کلام میں سے کچھ بھی جائز نہیں، یہ تو بس تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قراءت کرنا ہے“۔[4]

---

① ارواء الغلیل، ج:2، 114 ② السلسلة الصحيحة:3323 ③ صحيح البخاری:137، السلسلة الصحيحة:1414

④ صحيح مسلم:1199

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز میں جائز کام

- نماز ادا کرنے والے کو اگر کوئی سلام کرے تو وہ اپنی انگلی کے اشارے سے یا ہتھیلی کو نیچے اور پشت کو اوپر کی طرف کر کے سلام کا جواب دے سکتا ہے۔[1]
- ضرورتاً ہاتھ یا سر کے اشارہ سے کسی بات کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ سیدہ اسماءؓ سے روایت ہے، میں عائشہؓ کے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ اتنے میں لوگ کھڑے ہو گئے۔ عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ! میں نے کہا، کیا (سورج گرہن قیامت کی) نشانی ہے؟ چنانچہ عائشہؓ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں!۔[2]
- دورانِ نماز کسی کو ہاتھ لگا کر مطلع کیا جا سکتا ہے۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں، میں نے اپنے پاؤں نبی کریم ﷺ کے قبلہ کی طرف پھیلائے ہوتے۔ پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے مجھے کچوکا لگا دیتے تو میں انہیں اٹھا لیتی۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو میں (پھر) پھیلا لیتی۔[3]
- دورانِ نماز ضرورتاً ایک دو قدم چلنا پڑ جائیں تو چلنے کی اجازت ہے اور ایسا کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے جبکہ دروازہ بند تھا۔ میں آئی اور میں نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ ﷺ چلے اور میرے لیے (دروازہ) کھولا۔ پھر آپ ﷺ چل کر اپنے مصلے پر لوٹ آئے۔ (راوی) بتاتے ہیں کہ دروازہ قبلہ رخ میں تھا۔[4]

---

① سنن أبي داؤد:925 ② صحيح البخاری:86،688،صحيح مسلم:1205،سنن أبي داؤد:944

③ صحيح البخاری:1209 ④ سنن أبي داؤد:922

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اگر کوئی عذر درپیش ہو تو ستون وغیرہ کا سہارا لیا جا سکتا ہے کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور بدن اطہر کچھ بھاری ہو گیا تو اپنے اپنے مصلے کے پاس ایک ستون بنا لیا جس پر آپ سہارا لیا کرتے۔[1]

• نماز میں قراءت کرتے ہوئے امام اگر کوئی آیت بھول جائے یا کچھ آیات چھوڑ دے تو اسے لقمہ دیا جا سکتا ہے۔ سیدنا مسور بن یزید مالکیؓ روایت کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نماز میں قراءت فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ سے کچھ (آیات) چھوٹ گئیں جن کی قراءت آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ سے ایک آدمی نے کہا، یارسول اللہ! آپ نے یہ اور یہ آیت چھوڑ دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھے یہ (آیات) یاد کیوں نہ کروا دیں''۔[2]

• دورانِ نماز اگر سجدہ کی جگہ پر کپڑا بچھانے کی ضرورت پیش آجائے تو بچھایا جا سکتا ہے۔ سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ شدید گرمی میں نماز ادا کیا کرتے۔ پس جب ہم میں سے کسی ایک کو اس بات کی طاقت نہ ہوتی کہ وہ اپنا چہرہ زمین پر ٹکا سکے تو وہ اپنا کپڑا اپھیلا لیتا پھر اس پر سجدہ کر لیتا۔[3]

• اگر تھوکنے کی ضرورت درپیش ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے رگڑ دیا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دورانِ نماز اپنے کپڑے میں تھوکا تو اسے کپڑے سے رگڑ دیا۔[4]

• نماز میں پڑھے جانے والے اذکار کے علاوہ اگر کوئی کلمات کہہ لیے جائیں یا مجبوراً حرکت کرنا پڑ جائے تو ایسا کرنے سے نماز کی صحت (درستگی) پر اثر نہیں پڑے گا مثلاً اگر شیطان وسوسہ ڈال رہا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ یا اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰہِ کہنا۔[5]

---

① سنن أبی داؤد:494 ② سنن أبی داؤد:907 ③ صحیح البخاری:1208 ④ سنن ابن ماجه:1024

⑤صحیح مسلم:1211

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- جب چھینک آئے تو آہستہ آواز میں الحمد للہ کہنا جائز ہے کیونکہ الحمد للہ کہنا در حقیقت اللہ کی حمد ذکر کرنا ہے۔ البتہ جو اس کو سنے وہ چھینک کا جواب نہ دے۔ کیونکہ چھینک کا جواب دینا کلام ہے اور نماز میں کلام کرنا منع ہے۔
- باجماعت نماز میں اگر امام کو کسی بات پر مطلع کرنا ہو یا کوئی اور واقعہ پیش آجائے تو سبحان اللہ کہا جائے گا۔ البتہ اگر مطلع کرنے والی عورت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دائیں ہاتھ کی سے ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی الٹی طرف تالی بجائے۔[1]
- نماز میں قراءت کرتے ہوئے خشیت کی وجہ سے رونا آجائے تو ایسا کرنا مسنون ہے۔ مطرفؒ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے کوئی چکی چل رہی ہو۔[2]
- نماز پڑھتے پڑھتے اگر جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی کوشش کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ایمان والوں کو اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کو نماز میں جمائی آئے تو جتنا ہو سکے وہ اس کو روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے''۔[3]
- نماز ادا کرتے ہوئے بچے کو اٹھانا پڑ جائے تو اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ سیدنا ابو قتادہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ امامہ بنت ابی عاصؓ آپ ﷺ کے کندھے پر تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو (امامہ) کو رکھ دیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو اس کو بھی اٹھالیا۔[4]

---

① شرح سنن أبی داؤدلعبد المحسن العباد 2 سنن أبی داؤد:904 ③ صحیح مسلم:7493

④ صحیح البخاری:5996،صحیح مسلم:1212

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

- کوئی زہریلا جانور نماز میں قریب آجائے خاص طور پر سانپ اور بچھو، تو اسے مارنا نہ صرف جائز ہے بلکہ نمازیوں کو اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز پڑھتے ہوئے بھی تم دو کالے جانوروں کو قتل کرو! سانپ اور بچھو''۔[1]
- چور اگر چوری کرنے لگے اور نمازی اپنی نماز میں مصروف ہو تو اسے چاہیے کہ نماز کو چھوڑ کر چور کا پیچھا کرے۔ سیدنا قتادہؒ کہتے ہیں، اگر کسی کا کپڑا ابھی (اچک) لیا جائے تو نماز ترک کر دی جائے اور چور کا پیچھا کیا جائے۔[2]
- اگر جانور یا سواری کے بھاگ جانے یا بھگا لے جانے کا خوف ہو تو نمازی کو چاہیے وہ ان کو تھام کر رکھے۔ یہ اجازت اس لیے دی گئی ہے تا کہ نمازی کو گم ہونے اور ڈھونڈنے کی تکلیف سے بچایا جا سکے۔[3]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

---

① سنن أبی داؤد:921 ② صحیح البخاری قبل الحدیث:1211 ③ صحیح البخاری:1211

نماز پڑھنے کی ممنوع جگہیں

- اگر جگہ نجس ہو مثلاً فرش، چٹائی یا اسی طرح کی کوئی بھی جگہ تو جس نے اس نجس جگہ پر نماز ادا کی، اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔
- نمازی کو چاہیے کہ وہ قبرستان میں نماز ادا کرنے سے باز رہے۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے وہ کبھی نہ اٹھ سکے: ’’اللہ یہود پر لعنت کرے! جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد بنالیا‘‘۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ آپ ﷺ کی قبر کو مسجد بنالیا جائے گا تو وہ ضرور ظاہر کر دی جاتی۔[1]
- حمام میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حمام اور مقبرہ کے سوا پوری زمین کو مسجد بنادیا گیا ہے‘‘۔[2]
- اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو! کیونکہ وہ شیاطین میں سے ہیں‘‘۔ پھر آپ ﷺ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اس میں نماز پڑھو کیونکہ وہ بابرکت ہیں‘‘۔[3]

---

① صحیح البخاری:4441　② سنن أبی داؤد:492　③ سنن أبی داؤد:493

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اوقات نماز

نماز فجر کا وقت

- فجر کا وقت طلوع سحر سے طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔
- فجر کی دو قسمیں ہیں: فجر کاذب اور فجر صادق۔

فجر کاذب یا فجر اول: یہ فجر کا وہ وقت ہے جب روشنی مشرق سے مغرب کی طرف پھیلتی ہے۔ اس وقت روشنی تھوڑی مدت کے لیے ہوتی ہے پھر اندھیرا چھا جاتا ہے۔[1]

فجر صادق یا فجر ثانی: فجر کا وہ وقت جب روشنی لمبائی میں پھیلنے کی بجائے چوڑائی میں پھیلتی ہے یعنی روشنی شمال سے جنوب کی طرف پھیلتی ہے۔ یہ تاریک نہیں ہوتی بلکہ روشنی اور چمک بڑھ چکی ہوتی ہے۔[2]

فجر کا اول وقت وہ ہے کہ ابھی اندھیرا باقی ہو تو نماز فجر ادا کر لی جائے۔ سیدنا ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے اور ہم میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کو پہچان جاتا اور آپ ﷺ اس میں ساٹھ سے سو (آیات کی) قراءت کرتے۔ اسی طرح سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مومن عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز میں اپنی چادر میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتیں۔ پھر جب وہ اپنی نماز پوری کر چکی ہوتیں اور وہ اپنے گھروں کی طرف لوٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے ان کو کوئی بھی نہ پہچان سکتا۔[3]

فجر کا درمیانہ وقت طلوع فجر سے صبح روشن ہونے کے درمیان ہے۔ سیدنا انسؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ سے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے (ایک دن) جب نماز پڑھائی تو فجر طلوع ہو گئی۔ پھر (ایک اور دن جب صبح) خوب

---

① طه:130، صحیح مسلم:1386 ② السلسلة الصحيحة: 2002، انظر الشرح الممتع، ج:2، ص:113

③ صحیح البخاری:541,578

روشن ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہاں ہے صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا؟ وہ (وقت) ان دونوں (اوقات) کے درمیان ہے''۔[1]

فجر کا آخری وقت وہ ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔[2]

- نماز فجر کو خوب روشن کر کے پڑھنے سے اجر میں اضافہ ہوتا ہے۔[3]
- نماز فجر کو روشن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی اپنی نماز کے قیام، قراءت، رکوع اور سجود کو اس قدر طویل کرے کہ پڑھتے پڑھتے صبح خوب سفید ہو جائے۔
- نماز فجر کو خوب روشن کر کے پڑھنا افضل ہے۔ سیدنا محمود بن لبیدؓ اپنی انصار قوم کے کچھ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم فجر کو جتنا روشن کرو گے یقیناً وہ اجر کو اتنا ہی بڑھانے کا باعث بنے گا''۔[4]
- نماز فجر کو خوب روشن کر کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ نمازی اس بات کا خیال رکھے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے نماز فجر مکمل کر لے۔[5]
- فجر کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کا پہلا کنارہ نہ نکلے یعنی جب تک سورج طلوع نہ ہو۔
- جس نے نماز میں تاخیر کر دی اور صرف اتنا وقت پایا جس میں ایک رکعت ادا کی جا سکتی ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ نماز ادا کرے کیونکہ جس نے ایک رکعت پا لی گویا اس نے نماز پا لی۔[6]
- نمازِ فجر کو وقت سے پہلے پڑھنا حرام ہے لہٰذا وقت داخل ہونے سے پہلے نمازِ فجر پڑھنے سے اجتناب کیا جائے۔ سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ فجر جس میں کھانا حرام ہو جاتا ہے جبکہ نماز حلال ہو جاتی ہے اور ایک وہ فجر جس میں نماز حرام ہوتی ہے جبکہ اس میں کھانا حلال ہوتا ہے''۔[7]

---

(1) السلسلة الصحيحة:1115 (2) صحيح مسلم:1386 (3) سنن النّسائی:549 (4) سنن النّسائی:549

(5) صحيح مسلم:1388،1389 (6) السلسلةالصحيحة:66 (7) السلسلة الصحيحة:693

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمازظہر

- نمازِ ظہر کا وقت زوالِ شمس کے وقت ہوتا ہے اور تب تک رہتا ہے جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے۔[1]
- نمازِ ظہر کا اول وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے۔[2]
- نمازِ ظہر کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جائے۔[3]
- نمازِ ظہر کو اول وقت پر اور جلد ادا کرنا مستحب ہے۔ اسی پر سب کا اتفاق ہے۔[4]
- نماز ظہر کو ہر حال میں جلدی ادا کیا جائے خواہ سخت گرمی ہو کیونکہ یہی نماز ظہر کا اول وقت ہے۔[5]
- نماز ظہر اگر سخت گرمی میں ادا کی جا رہی ہو تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا جا سکتا ہے۔[6]
- نماز ظہر کو اگرچہ اول وقت میں اور جلد ادا کرنے کی بھرپور تاکید کی گئی ہے خواہ سخت گرمی کا موسم ہو لیکن اسی گرمی سے بچانے کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔[7]
- نماز ظہر کو شدید گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کی تاکید بھی ملتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ اور سیدنا عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے''۔[8]
- نمازی پر لازم ہے کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہو جہاں ایئر کنڈیشنز اور اسی طرح کی دیگر سہولیات موجود ہوں تو پھر نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا انتظار نہ کرے۔

---

(1) مسند احمد، ج:11، 7077 (2) صحیح البخاری:540 (3) صحیح مسلم:1385 (4) صحیح مسلم:1404
(5) سنن أبی داؤد:397 (6) صحیح البخاری:542 (7) سنن أبی داؤد:394 (8) صحیح البخاری:534

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز عصر

- نماز عصر کا وقت ظہر کے آخری وقت سے سورج کے زرد ہونے تک ہے۔[1]
- نماز عصر کا اوّل وقت وہ ہے جب سورج بلند اور روشنی کے اعتبار سے بغیر کمی والا ہو۔[2]
- نماز عصر کا درمیانہ وقت سورج کے سفید اور اونچا ہونے سے لے کر سورج کے زرد ہونے کے درمیان کا وقت ہے۔[3]
- نماز عصر کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔[4]
- اگر نمازی سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا ایک سجدہ بھی پا لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز جاری رکھتے ہوئے مکمل کرے۔[5]
- نماز عصر کو اوّل وقت پر ادا کرنا افضل ہے۔[6]
- سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول ﷺ کے ساتھ عصر پڑھتے پھر اونٹ ذبح کیا جاتا پھر اسے پکایا جاتا اور ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اچھی طرح پکا ہوا گوشت کھا لیتے۔[7]
- نماز عصر کو لازمًا پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے عمل ضائع ہو گئے''۔[8]
- عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنے والا درحقیقت منافق ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ منافقین کی نماز ہے، یہ منافقین کی نماز ہے، یہ منافقین کی نماز ہے! ان میں سے ایک بیٹھا رہتا ہے حتیٰ کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان یا دو سینگوں کے اوپر ہوتا ہے۔ تب وہ اٹھتا ہے پھر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں بہت ہی کم اللہ کا ذکر کرتا ہے''۔[9]

---

① صحيح مسلم:1386 ② صحيح مسلم:1388 ③ سنن أبي داؤد:395 ④ صحيح مسلم:1488
⑤ السلسلة الصحيحة:66 ⑥ صحيح مسلم:1408 ⑦ صحيح مسلم :1414 ⑧ صحيح البخاري:553
⑨ سنن أبي داؤد:413

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- سیّدنا رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں اطلاع نہ دوں؟ یہ کہ وہ نماز میں تاخیر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج گائے کی انتڑیوں کی طرح بکھرا ہوا ہوتا ہے تو وہ اسے پڑھتا ہے‘‘۔[1]
- جس کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔[2]
- نماز عصر کو وقت پر ادا کرنے کی اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ نماز عصر فوت ہو جانے پر آپ ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ سیّدنا علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب احزاب کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ ان کی قبور اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں روکا اور ہمیں مشغول رکھا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا‘‘۔[3]

نماز مغرب

- سورج غروب ہوتے ہی مغرب کا وقت ہو جاتا ہے۔[4]
- نماز مغرب کا آخری وقت وہ ہے کہ اگر تیر چلایا جائے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھا جا سکے۔[5]
- نماز مغرب کا آخری وقت سورج کی سرخی رہنے تک ہے۔[6]
- نماز مغرب کو جلد پڑھنے سے نمازی خیر پر رہے گا۔ سیدنا ابو ایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک وہ مغرب کو اس وقت تک مؤخر نہ کرے کہ ستارے نکل آئیں‘‘۔[7]

---

① السلسلة الصحيحة:1745 ② صحيح البخارى:594 ③ صحيح مسلم:1420 ④ السلسلة الصحيحة:2245
⑤ سنن النسائى:521 ⑥ صحيح مسلم:1386 ⑦ سنن أبى داؤد:418

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

عشاء

- نماز عشاء کا دوسرا نام عتمہ اور تیسرا نام عشاءِ اخرٰی ہے۔[1]
- نماز عشاء کا وقت سورج کی سرخی کے غائب ہونے سے شروع اور نصف رات تک ختم ہوتا ہے۔[2]
- نماز عشاء کا آخری وقت وہ ہے سورج کی سرخی غائب ہوجائے اور خوب اندھیرا چھا جائے۔

جہینیہ قبیلہ کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات پوری وادی کے پیٹ کو اندھیرے سے بھر دے''۔[3]

- نماز عشاء کا آخری وقت آدھی رات تک ہے۔[4]
- نماز عشاء کو جلدی بھی پڑھا جا سکتا ہے اور مؤخر کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔[5]
- نماز عشاء کو مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔
- نماز عشاء کو مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔سیّدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ (خطرہ) نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں ضرور انہیں عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا''۔[6]
- اگرچہ نماز عشاء کو مؤخر کر کے ادا کرنا پسندیدہ ہے لیکن اس کے باوجود اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نماز عشاء آدھی رات سے زیادہ مؤخر نہ ہو کیونکہ نماز عشاء کا آخری وقت تہائی سے نصف رات تک ہے۔

---

① سنن النسائی:530،528،سنن أبی داؤد:4175 ② صحیح البخاری:569،صحیح مسلم:1419

③ السلسلة الصحیحة:1520 ④ صحیح مسلم:1385 ⑤ سنن أبی داؤد:397 ⑥ سنن النسائی:534،530

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور نمازِ عشاء کے بعد باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے۔[1]

• ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں بغیر کسی خوف یا بارش کے جمع کی جا سکتی ہیں۔ سیدنا ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کا کیا مقصد تھا؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ چاہتے تھے کہ ان کی امت مشکل میں نہ پڑ جائے۔[2]

• جو شخص نماز کے وقت سو یا رہ جائے یا اسے نماز پڑھنا بھول جائے تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو تو وہ نماز ادا کر لے۔ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے جس میں وہ سب ایسے سوئے کہ سورج طلوع ہو گیا اور وہ بیدار نہ ہو سکے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم مردہ تھے، اللہ نے (اب) تمہاری روحیں لوٹا دی ہیں پس جو کوئی نماز سے سو جائے تو اسے چاہیے کہ جب اسے یاد آئے ادا کر لے''۔[3]

• اگر کوئی نماز قضاء ہو جائے تو نمازی پر لازم ہے کہ وہ پہلے قضا اور پھر حاضر نماز پڑھے۔ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اور سیدنا عمرؓ کی نمازِ عصر قضا ہوئی تو آپ ﷺ نے پہلے عصر ادا کی، اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔[4]

• جس شخص کی نماز فوت ہو جائے اسے چاہیے کہ جیسے ہی اُسے موقع ملے وہ اس نماز کو ادا کر لے۔ درحقیقت یہی اس کا کفارہ ہے۔[5]

---

① الصحيح البخاری:568 ② سنن أبی داؤد:1211 ③ السلسلة الصحيحة:396 ④ صحيح البخاری:596
⑤ صحيح البخاری:597

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کے ممنوع اوقات

- سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ البتہ جب سورج مکمل طور پر طلوع اور غروب ہو جائے تو نماز ادا کی جا سکتی ہے۔[1]
- زوال کے وقت یعنی جب سورج سر پر نیزے کی طرح کُندا ہو جائے تو نماز پڑھنا ممنوع ہے کیونکہ یہ ایسا وقت ہے جب جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔[2]
- عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ سیدنا ابو بصرہ غفاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (مقام) مُخَمّص پر نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ نماز ان پر بھی پیش کی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے مگر انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ جو اس کی حفاظت کرے گا اس کے لیے اس کا اجر دو گنا ہو گا۔ ہاں اس کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں یہاں تک شاہد طلوع ہو جائے اور شاہد ایک ستارہ ہے''۔[3]

نوٹ: اگرچہ عصر کے بعد نوافل پڑھنے کی ممانعت آئی ہے، لیکن اگر سورج خوب بلند ہو تو نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں۔[4]

① السلسلة الصحيحة:3966 ② السلسلة الصحيحة:1371 ③ سنن النّسائی:521 ④ سنن أبی داؤد:1274

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رکعات

فجر کی رکعات کی تعداد

- نماز فجر کی فرض رکعات دو، جبکہ سنتیں بھی دو ہیں۔[1]
- کسی عذر کی بناء پر فجر کی دو سنتیں نہ ادا کی جاسکیں تو فجر کی دو رکعات کے بعد یہ دو سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں۔[2] نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنتیں نہایت پابندی سے ادا کرتے، آپ ﷺ کو یہ دو سنتیں اس قدر محبوب تھیں کہ آپ ﷺ ان کو کسی حال میں بھی نہ چھوڑتے خواہ آپ ﷺ صحت مند ہوتے یا مریض، سفر میں ہوتے یا مقیم۔
- فجر کی دو سنتیں ادا کرنا پوری دنیا اور دنیا میں موجود ہر چیز سے بہتر ہیں۔ سیدہ عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں''۔[3]
- فجر کی دو سنتوں کو ہلکا پھلکا ادا کیا جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔[4]
- فجر کی دو سنتوں کے بعد دائیں جانب لیٹ جانا مسنون ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے''۔[5]
- فجر کی دو سنتیں رہ جائیں اور جماعت کھڑی ہو جائے تو نمازی پر لازم ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے اور ان دو سنتوں کو فجر کی جماعت کے بعد ادا کر لے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ''جس نے فجر کی دو رکعت ادا نہ کی تو اسے چاہیے کہ وہ ان دونوں کو سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کر لے''۔[6]

---

① سنن أبی داؤد:1269 صحیح البخاری:1181 ② سنن أبی داؤد:1269 ③ صحیح مسلم:1688
④ صحیح البخاری:1170 ⑤ سنن أبی داؤد:1263 ⑥ السلسلة الصحیحة:2361، سنن ابن ماجه:1155

© ALHUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ظہر کی رکعات کی تعداد

- ظہر کی فرض نماز چار رکعت جبکہ سنت چار رکعت ہیں جو کہ چار فرائض سے پہلے ادا کی جائیں گی۔[1]
- ظہر کی چار سنتیں زوال کے فوری بعد ادا کرنا افضل ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے اور فرماتے: ''بے شک آسمان کے دروازے اس وقت کھول دیے جاتے ہیں، پس میں چاہتا ہوں کہ میں اس (وقت) میں کوئی نیک عمل آگے بھیجوں''۔[2]
- نماز ظہر کی چار سنتیں پڑھنا سحری کے وقت کی نماز کے برابر ہو جاتی ہیں۔[3]
- نماز ظہر کی چار سنتیں اور نماز چاشت کی چار رکعتیں پڑھنے والے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔[4]
- جو ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد کی چار رکعات کی پابندی کرے گا اس پر آگ حرام کر دی جائے گی۔[5]
- ظہر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت ادا کرنا زیادہ کامل اور افضل ہے البتہ اگر ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور ظہر کے بعد کی دو رکعات کی حفاظت کرنے والا درحقیقت سنت مؤکدہ کو ادا کرنے والا ہے۔[6]
- نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعت ادا کی جا سکتی ہیں۔[7]
- نماز ظہر کی چار سنتوں کو دو دو کر کے بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔[8]
- نماز ظہر سے پہلے کی سنتوں میں قیام لمبا اور رکوع و سجود اچھے انداز میں کیے جائیں گے۔[9]

---

① صحیح البخاری:1089،1182 ② مسند احمد: 15396 ③ السلسلة الصحيحة:1431
④ السلسلة الصحيحة:2349 ⑤ سنن أبی داؤد:1269 ⑥ شرح سنن أبی داؤد للعباد، ج:156،ص:20
⑦ الصحیح البخاری:1165 ⑧ سنن أبی داؤد:1297 ⑨ السلسلة الصحيحة:2705

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

عصر کی رکعات کی تعداد

- نماز عصر کی چار رکعات ہیں۔[1]
- جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔[2]
- عصر کی چار رکعات کے بعد قضا نماز ادا کی جا سکتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کی چھٹی ہوئی دو سنتیں ادا کیں۔[3]

مغرب کی رکعات کی تعداد

- نماز مغرب کی تین رکعت ہے۔[4]
- نماز مغرب سے پہلے دو سنت ادا کی جاتی ہیں جن کے ادا کرنے میں اختیار دیا گیا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ، رسول اللہ کے زمانہ میں مؤذن اذان دیتا تو لوگ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کے لیے اس کثرت سے کھڑے ہو جاتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ اقامت ہو چکی ہے۔[5]
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز مغرب سے پہلے کی دو سنت سے اس قدر رغبت رکھتے کہ جب مؤذن مغرب کے لیے اذان دیتا تو وہ ستونوں کی طرف لپکتے اور دو دو رکعتیں ادا کرتے۔ حتیٰ کہ اگر ایک مسافر مسجد میں آتا تو ان رکعات کے پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز ہو چکی ہے۔[6]
- نماز مغرب ادا کر لینے کے بعد دو رکعت سنتیں گھر میں ادا کی جائیں گی۔ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ (قبیلہ) بنو عبدالاشہل میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہماری مسجد میں ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر فرمایا: ''یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو!''۔[7]

---

① السلسلة الصحيحة تحت الحديث:2814 ② سنن أبي داؤد:1273 ③ سنن أبي داؤد:1273

④صحيح مسلم:3111 ⑤ سنن ابن ماجة:1163 ⑥صحيح مسلم:1939 ⑦ سنن ابن ماجة:1165،سنن ابن ماجة:1164

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نمازِ مغرب کے بعد کی دو سنتوں میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قراءت کرنا مسنون ہے۔[1]

عشاء کی رکعات کی تعداد

- باقی نمازوں کی طرح عشاء کی نماز کی بھی اوّل دور میں دو رکعات ہوا کرتی تھیں لیکن پھر اللہ نے ان دو رکعات کو چار رکعات سے بدل دیا۔[2]
- نمازِ عشاء کی چار رکعات ادا کی جاتی ہیں۔[3]
- نمازِ عشاء کے بعد دو رکعات سنتیں پڑھی جائیں گی۔ ان دو رکعات کو گھر میں ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔[4]

نوافل

- نفل نمازیں ادا کرنا مسنون ہے۔ اس طرح سے کہ فجر کی نماز کے بعد جب سورج مغرب کی طرف بلند ہو جاتا ہے تو دو رکعات ادا کرنا۔
- جب سورج مشرق کی طرف اتنا بلند ہو جائے جتنا ظہر کے وقت تو چار رکعات ادا کرنا۔
- جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعات ادا کرنا۔
- ظہر کے چار فرائض کے بعد دو رکعات ادا کرنا۔
- عصر کے چار فرائض سے پہلے چار رکعات ادا کرنا۔
- ہر اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز پڑھنا نمازی کے اختیار میں دیا گیا ہے۔[5]
- صحابہ کرامؓ مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز پڑھا کرتے۔[6]

---

①سنن ابن ماجة:1166 ② مسند احمد:26338 ③ مسند احمد:26338 ④ صحيح البخاري:1172

⑤سنن ابن ماجة:1162 ⑥ سنن أبي داؤد: 1322

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمازِ وتر

وتر کے لغوی معنی ہیں طاق عدد، اصطلاح میں ایسی نماز جو نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ادا کی جائے وہ نماز وتر کہلاتی ہے۔ اس نماز کا یہ نام اس لیے ہے کیونکہ اس کو طاق عدد میں ادا کیا جاتا ہے۔[1]

- وتر پڑھنا ہر مسلمان پر حق ہے۔ سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔ بلاشبہ اللہ عزوجل وتر (اکیلا) ہے، وتر کو پسند کرتا ہے“۔[2]
- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”رات کو اپنی آخری نماز وتر بناؤ“۔[3]
- نبی کریم ﷺ نے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے۔[4]
- نماز وتر فرض نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔[5]
- ایک مومن پر لازم ہے کہ وہ خود وتر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی وتر کے لیے بیدار کرے۔[6]
- نماز وتر چھوڑنے والا گناہ گار نہیں ہوتا لیکن اس کا چھوڑنا ناپسندیدہ ہے۔[7]
- جس نے کسی دن وتر پڑھا اور کسی دن چھوڑ دیا اس کا مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا۔[8]
- وتر کو بالکل ترک کرنے سے بہتر ہے کہ صرف ایک رکعت وتر ادا کر لیا جائے۔[9]

---

① صحیح فقه السنةوادلته و توضیح مذاهب الامة، ج:1، ص:381 ② سنن أبی داؤد:1418 ③ صحیح البخاری:998
④ صحیح البخاری:1178 ⑤ سنن أبی داؤد:1422 ⑥ صحیح البخاری:997 ⑦ فتاویٰ اللجنة الدائمة، ج:6، 54
⑧ فتاویٰ اللجنة الدائمة، ج:7، 172 ⑨ السلسلة الصحیحة:2208

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وتر کا وقت

• سیدنا خارجہ بن حُذافہ عدویؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ’’بے شک اللہ نے ایک مزید نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمادی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ ہے وتر جس کا وقت اللہ نے تمہارے لیے نماز عشاء سے لے کر فجر طلوع ہونے تک رکھا ہے‘‘۔[1]

• نمازِ وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے۔[2]

• وتر کا افضل وقت رات کا آخری حصہ ہے۔[3] سیدنا ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے جس کو ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو سکے گا تو اسے چاہیے کہ وہ رات کے پہلے حصہ میں ہی وتر پڑھ لے اور جس کو امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کھڑا ہو گا تو اسے چاہیے کہ وہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرے...‘‘۔[4]

• نماز وتر رات میں کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے۔ مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کس وقت وتر پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے سب ہی اوقات میں وتر پڑھے ہیں۔ رات کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں بھی لیکن زندگی کے آخری حصہ میں آپ ﷺ سحر کے وقت وتر ادا کرنے لگے تھے۔[5]

• فجر سے پہلے پہلے نماز وتر ادا کی جاسکتی ہے۔[6]

• جب فجر طلوع ہو جائے تو نمازِ وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔[7]

---

① سنن ابن ماجه:1168 ② سنن الترمذی: 468 ③ سنن ابن ماجه:1187 ④ سنن الترمذی:455
⑤ سنن أبی داود:1437 ⑥ صحیح مسلم:1800 ⑦ سنن الترمذی:469

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- رات کے اوّل حصہ میں نمازِ وتر ادا کرنا احتیاط کو اختیار کرنا ہے جبکہ رات کے آخری حصہ میں ادا کرنا عزم وقوت کو اختیار کرنا ہے۔[1]
- وتر رات کو سونے سے پہلے بھی ادا کیے جا سکتے ہیں۔سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز عشاء رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں پڑھا کرتے پھر ایک وتر ادا کرلیا کرتے اور اس سے زیادہ (وتر کی رکعات) ادا نہ کرتے تو ان سے کہا جاتا ابو اسحاق! آپ وتر ایک ہی (رکعت) ادا کرتے ہیں اس سے زیادہ نہیں پڑھتے؟ وہ کہتے، جی ہاں! بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "عقل مند وہ ہے جو سونے سے پہلے وتر ادا کر کے سوتا ہے"۔[2]

رکعات کی تعداد

- ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعات تک نماز وتر ادا کی جا سکتی ہے۔[3]
- سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان پر حق ہے، چنانچہ جو پانچ وتر پڑھنا چاہے، تو (پانچ) پڑھ لے اور جو تین وتر پڑھنا چاہے، تو (تین) پڑھ لے اور جو ایک وتر پڑھنا چاہے، تو وہ ایک پڑھ لے۔[4]

---

① سنن أبی داؤد:1436 ② السلسلة الصحيحة:2208

③ مسند احمد، ج:9،5126،صحیح مسلم:1739،سنن ابن ماجه:1192،1171

④ سنن أبی داؤد:1422

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طریقہ

- نمازِ وتر کو نمازِ مغرب کی طرح دو تشہد کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا بلکہ اگر تین وتر پڑھنے ہوں تو صرف آخر میں ایک تشہد اور سلام ہوگا یا پھر دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام ہوگا اور ایک وتر اکیلا پڑھا جائے گا۔[1]
- ایک وتر کو ایک ہی تشہد کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔[2]
- پانچ اور سات وتر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف پانچویں یا ساتویں رکعت میں بیٹھا جائے اور تشہد کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔[3]
- نو رکعات وتر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ساتویں رکعت میں بیٹھ کر تشہد کے بعد سلام پھیر دیا جائے پھر دو رکعات پڑھ لی جائیں اس طرح نو رکعات وتر ہو جائیں گے۔[4]
- گیارہ رکعات وتر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے سات رکعات ادا کر کے آٹھویں رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھا جائے پھر اللہ کی حمد و ذکر اور دعائیں پڑھ کر بغیر سلام پھیرے اُٹھ کھڑے ہوں اور نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ذکر اور دعائیں پڑھ اس طرح سلام پھیریں کہ وہاں موجود شخص کو سنائی دے پھر دو رکعات مزید ادا کی جائیں۔[5]

---

(1) سنن الدارقطني، ج:2، 1650، مسند احمد:5461 ،صحیح ابن حبان:2429 (2) سنن ابن ماجة:1177
(3) مسند احمد:24357،سنن ابن ماجة:1192 (4) سنن النسائی:1721 (5) سنن النّسائی:1721

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وتر میں قراءت

- تین رکعات وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون جبکہ تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔[1]
- ایک روایت میں ہے کہ تین رکعات کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکافرون جبکہ تیسری میں سورۃ الاخلاص اور معوّذتین پڑھنا مسنون ہے۔[2]
- ایک رکعت میں سورۃ النّساء کی سو آیات پڑھنا بھی مسنون ہے۔[3]
- آخری رکعت میں رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد درج ذیل دعاءِ قنوت پڑھی جائے گی:[4]

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَاِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ.

”اے اللہ! جنہیں تو نے ہدایت دی ہے مجھے بھی ان کے ساتھ ہدایت دے اور جنہیں تو نے عافیت دی ہے مجھے بھی ان کے ساتھ عافیت دے اور جن کی تُو نے سرپرستی فرمائی ہے ان میں میرا بھی سرپرست بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت فرما اور تو نے جو فیصلے فرمائے ہیں ان کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔ بے شک تُو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا اور بے شک جس کا تو دوست ہو جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس سے تو دشمنی کرے وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا تو بہت بابرکت ہے اے ہمارے رب اور تو بلند شان والا ہے“۔[5]

---

① سنن النسائی:1699،سنن ابن ماجه:1171 ② سنن ابن ماجة:1173 ③ سنن النّسائی:1729 4 سنن ابن ماجه:1184

⑤ سنن النسائی:1700،سنن ابن ماجه:1182،سنن أبی داؤد:1425 1182

• وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھی جائے گی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

''اے اللہ! بے شک میں تیری ناراضگی سے تیری رضا مندی کی اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں اور میں تجھ سے (ڈر کر) تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسا ہی ہے جیسے کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''۔[1]

وتر کے بعد کی دعا

• سیدنا ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی نماز کو) تین رکعات کے ساتھ وتر کرتے تھے (وتر کی) پہلی رکعت میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی''، دوسری رکعت میں ''قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ'' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' تلاوت فرماتے اور رکوع سے قبل (دعائے) قنوت پڑھتے۔ پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار یہ کہتے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ.

''پاک ہے بادشاہ نہایت پاک'' اور آخری بار (اس کو کہنے میں) طول دیتے۔[2]

---

① المستدرک للحاکم، ج:1، 1150 ② سنن النّسائی:1700

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وتر کے دیگر احکام

- ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ادا کیے جا سکتے۔قیس بن طلق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طلق بن علیؓ رمضان میں ایک دن ہمارے ہاں آئے اور ہمارے ہی پاس شام کی اور افطار کیا۔پھر ہمیں اس رات نماز پڑھائی اور ہمیں وتر بھی پڑھائے ، پھر اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور وہاں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جب وتر باقی رہ گئے تو ایک شخص کو آگے کر دیا اور کہا: اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھاؤ ، بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے،آپ ﷺ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں (یعنی دوبار وتر نہیں پڑھے جائیں گے)۔[1]
- اگر سونے سے پہلے وتر ادا کر لیے ہوں پھر رات کے آخری پہر قیام کرنا نصیب ہو جائے تو دو دو رکعات کر کے قیام اللیل کیا جائے لیکن وتر ادا نہ کیے جائیں۔[2]
- کسی وجہ سے وتر رہ جائیں تو دن میں اس وتر کے ساتھ مزید ایک رکعت ملا کر رات کا وتر ادا کیا جائے گا۔مثلاً اگر کوئی مسلمان رات کو تین وتر پڑھنے کا عادی ہے تو وہ دن میں چار رکعت پڑھے گا اور جو پانچ وتر پڑھتا ہے وہ دن میں چھ رکعت پڑھے گا۔[3]
- نماز وتر سفر میں سواری پر ادا کی جا سکتی ہے۔[4]
- اگرچہ وتر کو رات کی آخری نماز بنانا مسنون ہے لیکن اگر کوئی وتر کے بعد بھی دو رکعات ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔[5]
- وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنے والا اگر رات کے قیام کے لیے اُٹھ گیا تو ٹھیک ورنہ یہی دو رکعات اسے کفایت کر جائیں گی۔[6]

---

① سنن أبی داؤد:1441 ② مجموع الفتاوٰی ابن باز،ج:11،311 ③ صحیح مسلم:1743 ④ صحیح البخاری:1000
⑤ اللجنة الدائمة:6/57 ⑥ السلسلة الصحیحة،ج:4،1993

سجدہ سہو

سجدہ سہو سے مراد ''وہ دو سجدے ہیں جو کہ نمازی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کرتا ہے جو نماز میں بھولنے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے''۔ اکثر مسلمان سجدہ سہو کے احکام سے ناواقف ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں جہاں سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے وہ اس جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور جہاں نہیں کرنا ہوتا اس جگہ کر دیتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ سجدہ سہو کے احکام کا علم حاصل کیا جائے۔[1]

درحقیقت یہ سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدوں کا نام مُرْغِمَتَيْنِ (شیطان کو ذلیل وخوار کرنے والی دو چیزیں) رکھا''۔[2]

- جو نمازی اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ بیٹھ کر دو سجدے کرے[3]
- نماز میں ہر طرح کی بھول ہو جانے پر سہو کے دو سجدے کافی ہو جاتے ہیں۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر (طرح کے) سہو کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو ہی سجدے ہیں''۔[4]
- سجدہ سہو اسی صورت میں ہوگا جب نماز میں شک، زیادتی یا کوئی کمی واقع ہوئی ہو۔[5]
- مستحبات کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو نہیں کیا جاتا مثلاً اگر جہری قراءت والی نماز کو سری آواز میں پڑھ لیا یا پھر سری قراءت والی نمازوں کو جہری آواز میں پڑھ لیا یا پھر دعائے استفتاح پڑھنا بھول گیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو نہیں کیا جائے گا۔[6]
- رکعات کی تعداد میں شک ہونے، واجب میں کوئی کمی رہ جانے یا تشہد اولیٰ پڑھنا بھول

---

① رسالة في سجود السهو للعثيمين ② سنن أبي داؤد:1025 ③ مسند احمد، ج:28، 16915 ④ سنن أبي داؤد:1038
⑤ شرح سنن أبي داؤد، ج:131، ص:9 ⑥ شرح سنن أبي داؤد، ج:131، ص:9

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جانے پر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا۔[1]

- رکعات زیادہ یا کم پڑھ لینے اور ایک روایت کے مطابق تشہد اولیٰ پڑھنا بھول جانے پر سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔[2]
- نماز پڑھنے والے کو اگر رکعات کی تعداد میں شک ہو جائے کہ تین ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ جتنی رکعات کا یقین ہو اس کے مطابق نماز پڑھ کر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اسی طرح اگر اس نے پانچ رکعات پڑھی ہوں گی تو ان دو سجدوں کی وجہ سے نمازی کی نماز جفت ہو جائے گی اور اگر پوری چار رکعات پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بن جائیں گے۔[3]
- اگر کسی واجب میں کوئی کمی رہ جائے تو سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا مثلاً اگر نمازی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا بھول گیا اور پھر سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آیا تو نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز جاری رکھے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے تشہد ترک کیا تو آپ ﷺ نے اپنی نماز جاری رکھی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا۔[4]
- جو تشہد اولیٰ پڑھنا بھول گیا اسے چاہیے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے ہی اللہ اکبر کہہ کر سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھول کر تشہد اولیٰ چھوڑا تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا۔[5]
- مومن کو چاہیے کہ وہ کوشش کر کے نماز میں بھولنے سے بچے۔ سیدنا زید بن خالد جُہنیؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو رکعتوں کو اس طرح پڑھا کہ ان دونوں میں کچھ بھی نہ بھولا تو اللہ اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا''۔[6]

---

① صحیح البخاری:1224 ② صحیح البخاری:1226، مسند احمد، ج:30، 18163 ③ سنن أبی داؤد:1027
4 صحیح البخاری:1224 ⑤ صحیح البخاری:1224 ⑥ مسند احمد، ج:36، 21691

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• نماز میں سہو (بھولنے) سے بچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ سیدنا عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول! بے شک میں نے نماز ادا کی ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ میں نے جفت رکعات پڑھی ہیں یا طاق؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات سے بچو کہ شیطان تمہاری نماز میں تمہارے ساتھ کھیلے! تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے پھر وہ یہ نہ جانتا ہو کہ جفت پڑھی یا طاق تو اُسے چاہیے کہ وہ دو سجدے کرے کیونکہ یہ دونوں سجدے اس کی نماز کو مکمل کر دیں گے''۔[1]

• بھول کر نماز کے کسی رکن کو زیادہ پڑھ لینے پر سجدہ سہو کیا جائے گا لیکن اگر کسی نے جان بوجھ کر قیام، قعدہ، رکوع یا سجدہ کو زائد کر لیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔[2]

• اگر کسی نے چار رکعات کی بجائے پانچ رکعات ادا کر لیں تو سجدہ سہو کیا جائے گا۔ سیدنا عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' کہا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔[3]

• اگر کسی رکعت میں کمی کر دی تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سلام پھیر کر تکبیر کہی جائے پھر ایک لمبا سجدہ کیا جائے۔ اب پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوبارہ تکبیر کہی جائے اور دوسرا سجدہ کیا جائے جو پہلے سجدہ سے نسبتاً لمبا ہو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیا جائے۔[4]

---

① مسند احمد، ج:1، 450 ② رسالۃ فی سجود السھو للعثیمین ③ صحیح البخاری:1226، رسالۃ فی سجود السھو للعثیمین

④ سنن أبی داؤد:1008

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- جس نے بھول کر کوئی رکن (سجدہ یا رکوع وغیرہ) چھوڑا پھر دوران نماز ہی کسی رکعت میں اسے یاد آ گیا تو ایسے نمازی کی وہ رکعت باطل ہو جائے گی جس میں اس نے کوئی رکن چھوڑا اور جو رکعت نمازی پڑھ رہا ہے وہ اس کی جگہ لے لے گی۔ یاد رہے اگر یہ نماز دو رکعت ہوگی تو دوسری رکعت پہلی شمار ہوگی کیونکہ پہلے ادا کی جانے والی رکعت تو باطل ہو چکی ہے۔
- جس نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا اور وضو بھی باقی تھا اور اسے یاد آیا کہ اس نے آخری رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا ہے تو وہ نمازی پوری رکعت ادا کرے گا لیکن اگر نماز مکمل کیے زیادہ وقت گزر چکا ہو اور وضو بھی ٹوٹ جائے تو اس کی پوری کی پوری نماز باطل ہو جائے گی اور پوری نماز دوبارہ ادا کرنا ہوگی۔
- تشہد اولیٰ چھوٹ جائے تو سلام پھیرنے کے بعد بھی سجدہ سہو کرنا مسنون ہے۔[1]
- جو تشہد اولیٰ پڑھنا بھول گیا پھر دوسری رکعت کے لیے صحیح اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے ہی اسے یاد آ گیا تو اسے چاہیے کہ وہ تشہد اولیٰ پڑھنے بیٹھ جائے اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہو چکا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سہو کے دو سجدے کرے۔[2]
- جس کو رکعات کی تعداد میں شک ہوا اور اس کو رکعات کے کم یا زیادہ ہونے میں سے کسی پر یقین نہیں تو ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ کم رکعات پر یقین کر کے نماز کی بنیاد بنائے اور سلام سے پہلے پہلے سہو کے دو سجدے کرے۔ مثلاً اگر کسی نے ظہر کی نماز شروع کی پھر تیسری رکعت میں اسے شک ہوا کہ آیا وہ دوسری رکعت میں ہے یا چوتھی میں؟ پس وہ تیسری رکعت پر یقین کرتے ہوئے مزید ایک رکعت ادا کرے اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے۔
- جسے یہ یاد نہ رہے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو؟ تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ایک شمار کرے! جسے دو اور تین میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دو سمجھے! اور سلام

---

(1) مسند احمد، ج30، 18163 (2) سنن أبی داؤد: 1038

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پھیرنے سے پہلے پہلے سہو کے دو سجدے کر لے۔[1]

- نماز پڑھتے پڑھتے رکعات کی تعداد میں سے کوئی ایک پہلو زیادہ راجح ہو گا چنانچہ جو پہلو معلوم ہو اسی بناء پر نماز مکمل کی جائے گی۔ سلام پھیر لینے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔[2]
- شک کو دور کر کے یقین پر بنیاد رکھتے ہوئے نماز مکمل کی جائے گی۔[3]

سجدہ سہو کے دیگر احکام

- سجدہ سہو نماز کے سجدہ کی طرح کیا جائے گا۔ مسنون یہ ہے بائیں پاؤں کے اوپر بیٹھ کر تورک کیا جائے اور سلام پھیر دیا جائے۔[4]
- سجدہ سہو کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں، اس کا حکم بھی نماز کے سجدوں جیسا ہے۔ جو دعائیں نماز کے سجدہ میں پڑھی جاتی ہیں وہ سہو کے سجدہ میں بھی پڑھی جائیں گی۔
- سجدہ سہو نماز کے سجدہ سے نسبتاً طویل کیا جائے گا۔[5]
- خواہ فرض نماز میں کچھ بھول جائے یا نفل نماز میں، سجدہ سہو ضرور کیا جائے گا۔[6]
- جو نماز میں کچھ بھول جانے کے بعد نماز والی جگہ سے بغیر سجدہ کیے اٹھ کھڑا ہوا تو اس نمازی پر لازم ہے کہ وہ واپس آ کر سجدہ سہو کرے۔[7]
- جس نے نماز میں کچھ بھول جانے کے باوجود سلام پھیر دیا اور بات چیت میں مشغول ہو گیا پھر بعد میں اسے سجدہ کرنا یاد آ گیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ سہو کے دو سجدے کرے۔[8]

---

① مسند احمد، ج:3، 1656 ② صحیح البخاری:401 ③ سنن النّسائی:1238 ④ المجموع:4/72
⑤ صحیح البخاری:1228 ⑥ صحیح البخاری:1232 ⑦ صحیح مسلم:1293 ⑧ صحیح مسلم:1286

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں چند مقامات پر ایسی آیات ہیں جن کی تلاوت کے بعد سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سجدہ کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ سجدہ تلاوت کرنا مسنون ہے آیتِ سجدہ خواہ نماز میں تلاوت کی جائے یا تلاوت قرآن کے دوران آجائے لیکن اگر کوئی نہ کر سکے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔[1]

سجدہ تلاوت سنت اور صحابہ کرامؓ کا طریقہ ہے۔ سلف صالحین سجدہ تلاوت کو بھی پورے اذکار وتسبیحات کے ساتھ کرنا پسند کرتے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے کہ جب وہ آیتِ سجدہ پر پہنچیں تو وہ سجدہ کیے بغیر اس پر سے گزر جائیں۔

- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس آدم کے بیٹے کو سجدوں کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا چنانچہ اس کے لیے جنت ہے جبکہ مجھے بھی حکم دیا گیا تھا لیکن میں نے انکار کیا چنانچہ میرے لیے آگ ہے''۔[2]
- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ قرآن کی تلاوت کیا کرتے۔ پھر اگر آپ ﷺ ایسی سورت کے قراءت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ ﷺ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک ہم میں سے کچھ تو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتے۔[3]
- سورۃ النّجم کے سجدہ تلاوت پر جب نبی کریم ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے ہمراہ تمام مسلمانوں، مشرکوں، جن وانس اور دوات وقلم نے بھی سجدہ کیا لیکن ایک شخص ایسا تھا جس

---

① صحیح البخاری:755،1075،شرح سنن أبی داؤد ② سنن ابن ماجہ:1052،صحیح مسلم:254

③ صحیح البخاری:1078،صحیح مسلم:1323

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نے زمین پر سجدہ کرنیکی بجائے اپنے ہاتھ پر ہی کنکریاں اٹھا کر ان پر سر رکھ دیا اور کہنے لگا میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ بالآخر وہ اس حال میں قتل کیا گیا کہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا تھا۔[1]

- تلاوت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ سجدہ والی آیات سے سجدہ کیے بغیر نہ گزرے۔ سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کیا سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں! اور جو کوئی ان دو سجدوں کو نہ کرنا چاہے تو وہ ان دونوں (آیات) کی قراءت بھی نہ کرے''۔[2]
- قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے پر سجدہ کرنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

طریقہ

- سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط نہیں کیونکہ انسان جنابت کے علاوہ تمام حالات میں قرآن پڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی آیت سجدہ آجائے تو سجدہ کیا جائے گا۔[3]
- سجدہ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا شرط نہیں لیکن اگر حالتِ نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرتے ہوئے تکبیر کہی جائے گی۔[4]
- نماز میں سجدہ تلاوت میں جانے اور اٹھنے کے لیے تکبیر کہی جائے گی۔
- اگر سورت کے آخر میں سجدہ ہو اور مزید تلاوت نہ کرنی ہو تو پھر بھی سجدہ تلاوت کے لیے تکبیر کہی جائے۔ سجدہ تلاوت کر لینے کے بعد پھر تکبیر کہہ کر اٹھا جائے اور رکوع کے لیے تکبیر کہہ کر رکوع ادا کیا جائے۔

---

① صحیح البخاری:3853 ② سنن أبی داؤد:1404 ③ مجموع فتاویٰ ورسائل العثیمین، ج: 11، ص:215

④ صحیح البخاری:1071، سنن أبی داؤد:836

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• سجدہ تلاوت کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں البتہ اگر ممکن ہو تو اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیا جائے۔

• اگر کوئی سواری پر ہو تو جس سمت سواری کا رخ ہو سجدہ تلاوت کر لیا جائے۔[1]

• حالتِ قیام میں سجدہ کرنا ہو تو قبلہ رخ ہونا لازم ہے۔[2]

• قاری چاہے سجدہ تلاوت والی ایک آیت پڑھے یا متعدد آیات سجدہ تلاوت ایک بار ہی کیا جائے گا۔

• اگر ایک آیت کو ایک نشست میں بار بار پڑھا جائے تو بھی ایک بار ہی سجدہ تلاوت کرنا ہو گا۔

سجدہ تلاوت کی دعا

• سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! رات جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے خود کو خواب میں دیکھا (گویا) میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا، میں نے سنا وہ پڑھ رہا تھا **اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ ...عَبْدِکَ دَاوٗدَ**. سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کو سجدے میں یہ دعا کہتے سنا جو اس شخص نے درخت کی (دعا) بتائی تھی۔[3]

---

① صحیح البخاری قبل الحدیث:1077 ② صحیح البخاری قبل الحدیث:1077 ③ سنن الترمذی:579

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا، وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا، وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ.

''اے اللہ! میرے لیے اس (سجدے) کے عوض اپنے پاس اجر لکھ لے اور اس کی بدولت میرے گناہوں کا بوجھ اتار دے اور اس کو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا دے اور اس کو مجھ سے قبول کر لے جیسے تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا''۔[1]

- جو دعائیں نماز کے سجدہ میں پڑھی جاتی ہیں وہی دعائیں سجدہ تلاوت میں پڑھ لینا مسنون ہیں۔

☆ سجدہ تلاوت کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

(1) سنن الترمذی:579

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سجدہ شکر

سجدہ شکر ان عظیم عبادات میں سے ایک عبادت ہے جس کے ذریعہ انسان اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتا ہے۔ بندہ مومن کو جب کوئی نعمت ملے یا کسی مصیبت و تکلیف سے نجات حاصل ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس نعمت کا شکر ادا کرے کیونکہ انسان اپنے رب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔[1]

سیدنا ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی خوشی والی بات پیش آتی یا آپ کو کسی بات کی خوش خبری سنائی جاتی تو آپ فوراً اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑتے۔[2]

سیدنا عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا تو ایک طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے سمجھ لیا کہ اللہ عزوجل نے اس (سجدہ) میں ہی آپ ﷺ کی روح کو قبض فرما لیا ہے۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے قریب ہوا پھر میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''کون ہے؟'' میں نے کہا عبد الرحمٰن! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس کام سے آئے ہو؟'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا سجدہ کیا کہ میں ڈر گیا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی جان قبض کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جبریلؑ میرے پاس آئے اور مجھے خوش خبری دی! (جبریلؑ) نے کہا بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے جس نے آپ ﷺ پر درود پڑھا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جس نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا تو میں اس پر سلامتی بھیجوں گا (یہ سن کر) میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا''۔[3]

---

(1) صحیح مسلم: 482 (2) سنن أبی داؤد: 2776 (3) مسند احمد، ج:3، 1664

طریقہ

- سجدہ شکر کے لیے باوضو ہونا اور تکبیر کہنا شرط نہیں۔[1]
- نعمت یا خوش خبری ملتے ہی سجدہ کیا جائے گا۔[2]
- خاص موقعوں پر طویل سجدہ کرنا مسنون ہے۔[3]
- سجدہ شکر کے تمام احکام سجدہ تلاوت والے ہیں۔[4]
- شکر کے لیے سجدہ میں کوئی مخصوص ذکر نہیں البتہ سجدہ شکر ادا کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ سجدہ میں موقع محل کے مطابق اللہ کی حمد و شکر، اللہ سے دعا اور استغفار وغیرہ میں سے کچھ بھی کہہ لے۔

نوٹ: شکرانے کے نفل پڑھنا مسنون عمل نہیں۔ سنت میں کوئی بھی نماز صلاۃ الشکر (شکر کی نماز یا نمازِ شکر) نام سے موجود نہیں البتہ ایک سجدہ کا ذکر ہے جسے سجدہ شکر کہتے ہیں۔

① سنن أبی داؤد:2774 ② سنن أبی داؤد:2774 ③ مسند احمد، ج:3، 1664 ④ المغنی لابن قدامة:2/362

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دیگر نمازیں

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نمازِ تہجد

- لفظ تہجد الھجود سے مشتق ہے۔ جس کا معنی رات میں نماز پڑھنے والا ہے۔ اس لیے رات کی نماز کو تہجد کہا جاتا ہے جبکہ قیام اللیل کا معنی ہے رات کا ایک بڑا حصہ اللہ کی اطاعت میں مشغول ہو کر گزارنا۔[1]
- یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مومن خواہ ایک گھڑی قرآن پڑھے یا حدیث سنے یا تسبیح کرے یا نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے، یہ سب قیام اللیل کہلاتا ہے۔ جہاں تک نماز تراویح کا تعلق ہے۔ تو علماء کے نزدیک یہ رمضان کی راتوں کے اول حصہ میں کیے جانے والے قیام ہے جس کو قیام اللیل بھی کہا جاتا ہے۔ جس میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ نماز لمبی نہ کی جائے بلکہ ہلکی پڑھائی جائے۔
- اسلام کے ابتدائی دور میں نماز تہجد نبی کریم ﷺ اور تمام ایمان والوں پر فرض قرار دی گئی تھی لیکن بعد میں اسے نفل میں تبدیل کر دیا گیا۔ سعد بن ہشام بن عامر کہتے ہیں، میں نے (عائشہؓ) سے کہا... مجھے رسول اللہ ﷺ کے قیام کے بارے میں خبر دیجیے۔ تو وہ کہنے لگیں کیا تم نے ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُزَّمِّلُ﴾ نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں! کہنے لگیں بے شک اللہ عزوجل نے اس سورت کے شروع میں رات کا قیام فرض قرار دیا تھا تو اللہ کے نبی ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے پورا ایک سال قیام کیا۔ پھر اللہ نے بارہ ماہ تک اس سورت کی آخری آیات کو روک کر رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل فرما دیا۔ چنانچہ رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل میں تبدیل ہو گیا۔[2]
- جب اللہ نے تہجد کو فرض کے درجہ سے ہٹا کر نفل بنایا تو نبی کریم ﷺ نے اس تخفیف کو جاری رکھا۔[3]

---

(1) مراقی الفلاح شرح نورر الایضاح، ج:1، ص:151 (2) صحیح مسلم:1773 (3) صحیح مسلم:1820

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''...فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے''۔[1]
- سیدنا ابو امامہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے۔ یہ تمہارے رب کے قرب کا ذریعہ، برائیوں کے لیے بطورِ کفارہ اور گناہ سے آڑ کا ہے...''۔[2]
- نبی کریم ﷺ تہجد کا خوب اہتمام اس طرح کرتے کہ قیام کرتے کرتے آپ ﷺ کے قدم یا پنڈلیوں مبارک پر ورم آ جاتا۔ پھر آپ ﷺ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو آپ ﷺ فرمایا کرتے: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''۔
- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر رات ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو وہ فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس (کے گناہوں) کو بخش دوں''۔[3]
- آپ ﷺ کو نماز تہجد کے لیے کھڑے ہونا ہر چیز سے بڑھ کر محبوب تھا۔ سیدہ عائشہؓ سے عبداللہ بن عمیر نے کہا، رسول اللہ ﷺ کا کوئی تعجب انگیز عمل آپ نے دیکھا ہو وہ ہم سے بیان کریں! تو آپ (عائشہؓ) رو پڑیں اور کہنے لگیں، آپ ﷺ راتوں میں سے ایک رات کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے چھوڑ دو! کہ میں اپنے رب کے لیے عبادت کر سکوں''۔ کہتی ہیں، میں نے کہا، اللہ کی قسم! بے شک مجھے آپ کی قربت بے حد پسند ہے اور

---

(1) سنن النسائی: 1613 (2) سنن الترمذی: 3549 (3) صحیح البخاری: 1145

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مجھے یہ بھی پسند ہے جس سے آپ خوش ہوں، کہتی ہیں، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ مسلسل روئے، یہاں تک کہ آپ کی گود بھیگ گئی، پھر روئے اور روتے رہے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی...۔[1]

• جب نبی کریم ﷺ کوئی نماز پڑھتے تو آپ پسند فرماتے کہ اس پر قائم رہیں اور جب آپ ﷺ پر نیند یا بیماری غالب آجاتی اور آپ قیام اللیل نہ کر سکتے تو دن میں بارہ رکعات پڑھ لیتے۔[2]

• ایک مومن کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ وہ نماز تہجد کے لیے خود بیدار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرے۔[3]

• عورتوں کو خاص طور پر نماز تہجد کے لیے بیدار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ آج کی رات کیسے کیسے فتنے اتارے گئے! کیا کیا خزانے اتارے گئے! حجرہ میں سونے والیوں کو کون بیدار کرے گا؟ دنیا میں بہت سے لباس پہننے والیاں آخرت میں ننگی / برہنہ ہوں گی''۔[4]

• سلف صالحین نوجوانوں کو تہجد کے لیے بیدار کیا کرتے۔ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ ہمیں رات کو قیام کرواتے اور کہتے: اے نوجوانو! قیام کرو! جب تک تم جوان ہو نماز پڑھتے رہو! اگر تم آج نماز نہیں پڑھو گے تو پھر کب پڑھو گے؟۔[5]

• عشاء کے بعد سے فجر تک نماز تہجد ادا کی جا سکتی ہے۔[6]

---

① السلسلة الصحيحة، ج:1، 68 ② صحيح مسلم:1739 ③ سنن النّسائی:1612 ④صحيح البخاری:1126
⑤ درر من اقوال السلف فی اللیل و قیامه ⑥ صحيح مسلم:1699، صحيح البخاری:1140, 1139

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نمازِ تہجد کا افضل وقت رات کا آخری حصہ ہے کیونکہ اس وقت فرشتوں کو حاضر کیا جاتا ہے۔[1]
- نماز تہجد با جماعت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔[2]
- نماز تہجد دو، چار، چھ، آٹھ، اور دس رکعات تک پڑھی جاسکتی ہے۔ مومن پر یہ لازم ہے کہ وہ مقررہ تعداد سے تجاوز نہ کرے۔[3]

طریقہ

- نمازِ تہجد دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔[4]
- نماز تہجد میں طویل قیام اور قرأت کرنا سنت ہے۔[5]
- سری اور جہری دونوں طریقوں سے قرأت کی جاسکتی ہے۔[6]
- نماز تہجد میں سجدہ کو تقریباً 50 آیات کی تلاوت کے برابر طویل کیا جاسکتا ہے۔[7]
- جس قدر ممکن ہو اس قدر نمازِ تہجد کو احسن اور طویل کیا جائے۔[8]

نماز تہجد کے لیے دعائے استفتاح

- سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کہتے تھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (تین بار) **ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.**

’’اللہ سب سے بڑا ہے، کامل ملکیت والا، غلبہ والا، بڑائی اور عظمت والا‘‘ پھر آپ ﷺ نے ثنا پڑھی پھر سورۃ البقرۃ کی قراءت کی۔[9]

---

① صحیح مسلم:1766 ② صحیح البخاری:859

③ صحیح مسلم:1726,1717، سنن أبی داؤد:1362 ④ صحیح البخاری:1137، صحیح البخاری:990

⑤ صحیح مسلم:1768,1814 ⑥ سنن أبی داؤد:1437 ⑦ صحیح مسلم:2552 ⑧ صحیح البخاری:1147

⑨ سنن أبی داؤد:874

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قیام فرماتے تو تکبیر کے بعد یوں کہتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (ایک بار)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (تین بار) **اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا** (تین بار)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَ نَفْخِہٖ وَ نَفْثِہٖ.

”اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بہت ہی بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند وبرتر ہے، تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، میں بہت سننے بہت جاننے والے اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود کی اکساہٹ، اس کی پھونک اور اس کے وسوسہ سے“۔ اس کے بعد آپ ﷺ قراءت فرماتے۔[1]

نماز تہجد پڑھنے کے فوائد

• امام ابن قیمؒ کہتے ہیں: قیام اللیل حفظان صحت کے اسباب میں سب سے زیادہ نفع مند سبب ہے۔ یہ بہت سے لاعلاج امراض کو روکنے والے امور میں سب سے زیادہ روکنے والا ہے اور جسم، روح اور دل کو بہت چاک وچوبند رکھنے والا ہے۔[2]

• انہی (امام ابن قیمؒ) کے مطابق چار چیزیں رزق کو کھینچ لاتی ہیں:

1. قیام اللیل
2. سحری کے وقت استغفار کی کثرت کرنا

---

(1) سنن أبي داؤد: 775 (2) زاد المعاد فی خیر العباد، ج: 4، ص: 227

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3. صدقہ (کرنے) کا خیال کرتے رہنا

4. دن کے شروع و آخر میں ذکر کرنا [1]

- دنیا کے عظیم فتنوں سے بچنے کا ذریعہ نماز تہجد ادا کرنا ہے۔[2]

نماز تہجد کے لیے بیدار ہونے میں معاون اسباب

- رب تعالیٰ سے اس مقصد کے لیے خوب دعا کی جائے: رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ''اے میرے رب اپنا ذکر، اپنا شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما''۔[3]
- گناہ کو چھوڑنا
- دن میں قیلولہ کرنا
- کم کھانا
- عشاء کے بعد گفتگو نہ کرنا
- عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سونا
- زیادہ آرام دہ بستر استعمال نہ کرنا [4]
- حالت طہارت میں سونا [5]
- دائیں کروٹ پر سونا [6]
- نفس سے مجاہدہ کرنا (تاکہ نیند کے غلبے سے نکلا جائے)
- امام ابن قیمؒ کہتے ہیں: بندہ کی نیت، اس کا عزم، اس کی مراد اور اس کی دلچسپی کی مقدار کے مطابق ہی اللہ اس کو توفیق اور مدد عطا کرتا ہے۔[7]

---

① زاد المعاد فی خیر العباد، ج:4، ص:378 ② صحیح البخاری:1126 ③ سنن النّسائی:1304 4 صحیح البخاری:6456

⑤ صحیح التّرغیب و التّرھیب:599 ⑥ سنن أبی داؤد:5050 ⑦ الفوائد لابن القیم، ج:1، ص:97

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز چاشت

- اشراق کا مطلب ہے سورج کا مشرق سے طلوع ہونا جبکہ ضحیٰ کے معنی ہیں دن کا چڑھنا یا سورج کا بلند ہونا۔ طلوع آفتاب کے بعد اور زوال آفتاب سے قبل پڑھی جانے والی نماز کو صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں۔ اوقات کے فرق کی وجہ سے اس کو نماز اشراق، نماز چاشت اور نماز اوّابین بھی کہتے ہیں۔

نماز اشراق اور نماز ضحٰی میں فرق

- اشراق کی نماز اول وقت میں ادا کرنا ہی اصل میں ضحٰی یعنی چاشت کی نماز ہے۔
- یہ دو مختلف نمازیں نہیں ہیں۔ اس کا نام اشراق اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ سورج نکلنے اور بلند ہونے کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے۔
- شیخ ابن عثیمینؒ سے نماز اشراق اور نمازِ ضحٰی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اشراق کے نوافل ہی نمازِ ضحٰی کے نوافل ہیں۔ اگر انہیں جلد ادا کر لیا جائے یعنی سورج کے ایک نیزے کے برابر بلند ہونے پر تو اشراق کہلائے گی۔ زوال سے پہلے ادا کریں تو ضحٰی کہلائے گی۔ بہرحال ہر دو صورت میں یہ نمازِ ضحٰی ہے۔[1]

نمازِ ضحٰی کا وقت

- نمازِ ضحٰی کا وقت سورج کے نیزے کے برابر طلوع ہونے سے لے کر زوال سے کچھ پہلے تک ہوتا ہے۔
- شیخ ابن عثیمینؒ تاکید فرماتے کہ اس نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ منٹ بعد سے لے کر نمازِ ظہر سے تقریباً دس منٹ پہلے تک ہے۔[2]

---

① الشرح الممتع علی زادالمستقنع، ج:4، ص:88-87 ② الشرح الممتع علی زادالمستقنع، ج:4، ص:88

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- سیدنا زید بن ارقمؓ نے جب کچھ لوگوں کو ضحٰی کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کاش! یہ جان لیتے کہ (ضحٰی کی) نماز اس وقت کے علاوہ کسی اور گھڑی میں افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اوّابین کی نماز اس وقت ہے جب (شدت گرمی) سے اونٹ کے چھوٹے بچوّں کے پاؤں جلنے لگیں''۔[1]
- سعید بن نافعؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو بشیر انصاریؓ نے اس حال میں دیکھا کہ میں اس وقت صلاۃ الضحٰی پڑھ رہا تھا جب سورج طلوع ہو رہا تھا تو انہوں نے میرے اس عمل کو معیوب قرار دیا اور مجھے منع کر دیا۔ پھر کہنے لگے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تب تک نماز نہ پڑھو جب تک سورج خوب بلند نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے''۔[2]

اہمیت وفضیلت

- سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضحٰی کی نماز پڑھا کرتے تھے۔[3]
- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، مجھے میرے خلیل (محمد ﷺ) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی میں ان کو کبھی نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ مجھے موت آجائے: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ ''ہر ماہ کے تین روزے، نمازِ ضحٰی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا''۔[4]
- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضحٰی کی نماز کی حفاظت وہی کرتا ہے جو اوّاب ہو اور یہی صلاۃ الاوّابین ہے''۔[5]
- سیدنا ابو ذرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح ہوتی ہے تو

---

① صحیح مسلم: 1746,1747 ② السلسلة الصحيحة، ج:7، 3041 ③ مسند احمد، ج:2، 682 ④ صحيح البخاری: 1178
⑤ السلسلة الصحيحة، ج:2، 703

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ابن آدم کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہو چکا ہوتا ہے۔ جس سے ملاقات ہوا سے سلام کرنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اس کے لیے صدقہ ہے، برائی سے روکنا اس کے لیے صدقہ ہے، راستے سے اذیت والی چیز کا ہٹا دینا اس کے لیے صدقہ ہے۔ اپنی بیوی سے ہم بستری کرنا اس کے لیے صدقہ ہے اور ان سب سے ضحٰی کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں‘‘۔[1]

- سیدنا ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’...جو صلاۃ الضحٰی کے لیے نکلا اور اس تھکن کی غرض صرف یہی (نماز) ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے‘‘۔[2]

- سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا تو انہوں نے مالِ غنیمت حاصل کیا اور وہ جلد ہی واپس لوٹ آئے۔ لوگ ان کے قریبی علاقے میں جہاد کرنے، کثرت سے مالِ غنیمت لانے اور ان کے جلد واپس لوٹنے کے متعلق باتیں کرنے لگے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ قریبی غزوہ، بکثرت مالِ غنیمت اور جلد واپس آنے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو وضو کرتا ہے پھر وہ صلاۃ الضحٰی کے لیے مسجد کی طرف روانہ ہو جاتا ہے تو وہ زیادہ قریبی غزوہ کرنے والا، بکثرت مالِ غنیمت لانے والا اور جلد واپس آنے والا ہے‘‘۔[3]

- سیدنا ابو موسٰیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ’’جس نے چار رکعت صلاۃ الضحٰی اور چار رکعت ظہر سے پہلے پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا‘‘۔[4]

- سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص فجر کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے اور وہیں بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتا ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے اور پھر وہ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے‘‘ (راوی انسؓ) کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کامل! کامل! کامل!‘‘۔[5]

---

(1) سنن أبي داؤد: 1287 (2) سنن أبي داؤد: 558 (3) مسند احمد، ج: 11، 6638 (4) السلسلة الصحيحة، ج: 5، 2349
(5) سنن الترمذی: 586

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس اجر کو پانے کی تین شرائط ہیں:

- نماز فجر با جماعت ادا کی جائے۔ • سورج طلوع ہونے تک وہیں بیٹھا جائے۔
- سورج کے کچھ بلند ہو جانے کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں۔[1]

نوٹ: عذر کی صورت میں مصلیٰ سے اٹھا جا سکتا ہے۔

رکعات کی تعداد

- نماز ضحیٰ کی رکعات کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ کی تعداد مقرر نہیں۔[2]
- چھ، آٹھ، دس، بارہ یا اس سے کم یا اس سے زیادہ پڑھ لی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔[3]
- ان رکعات کو دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے۔[4]

قراءت کی مقدار

- نماز چاشت میں مختصر سورتوں کی تلاوت کرنی چاہیے۔[5]
- ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہمیں ام ہانیؓ کے سوا کسی اور نے نہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا! وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں غسل فرمایا پھر آٹھ رکعات پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ کو کبھی اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ ﷺ رکوع و سجود مکمل کرتے تھے۔[6]

نماز چاشت کے بعد کا ذکر

- سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحی کی نماز ادا کی پھر سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ کہا۔[7]

---

① المجیب الشیخ /عبد الرحمٰن بن عبد اللہ السحیم الداعیةفی وزارةا لشؤون الاسلامیة فی الریاض

② صحیح مسلم:1663،مجموع فتاوٰی ابن باز،ج:11،ص:398

③ مجموع فتاوٰی ابن باز،ج:11،ص:400،صحیح الجامع الصغیر وزیادته،ج:2،4960

④ سنن النسائی:1666 ⑤ صحیح البخاری:1176 ⑥ صحیح البخاری:1103 ⑦ الادب المفرد:619

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز استخارہ

استخارہ کے لفظی معنی ہیں ''خیر طلب کرنا''۔ اصطلاح میں استخارہ سے مراد نماز اور دعا کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کام کی طرف پھرنا اور اس کو طلب کرنا جو اللہ کے نزدیک بہتر اور اولیٰ ہے۔ یعنی کسی بھی اہم معاملہ کا فیصلہ کرنے سے قبل دو رکعات نفل نماز پڑھنے کے بعد مخصوص دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنے کو استخارہ کہتے ہیں۔ استخارہ بھلائی کے ہر جائز فیصلہ طلب کام جس میں تردد ہو رہا ہو، میں صحیح فیصلہ کرنے کے لیے کرنا چاہیے مثلاً: کاروبار، شادی یا سفر وغیرہ۔

- استخارہ کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا جائے اور بشری طاقت و قدرت سے نکل کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف التجا کی جائے کہ وہ دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی جمع کر دے۔ سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا" مجھے تو مومن پر تعجب ہوتا ہے کہ بے شک اللہ اس کے لیے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے۔[1]
- استخارہ، اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کا نام ہے جس میں انسان اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتا ہے۔ استخارہ کے بعد اگر وہ کام بہتر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دیں گے اور اگر اس کے حق میں برا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس سے پھیر دیں گے۔
- علماء کا اجماع ہے کہ نماز استخارہ سنت ہے۔

اہمیت

- سیدنا جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ کرنے

---

(1) مسند احمد، ج:19، 12160

کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے‘‘۔[1]

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالی سے خیر طلب کرے، مخلوق سے مشورہ کرے اور اپنے کام میں ثابت قدمی اختیار کرے اسے کبھی بھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔[2]

• سیدنا انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب زینبؓ کی عدت ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زیدؓ سے فرمایا: اسے میری طرف سے (نکاح کا) پیغام دو۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے زینب! خوش ہو جاؤ، مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس (نکاح کا پیغام) دے کر بھیجا ہے وہ کہنے لگیں: میں کوئی فیصلہ نہیں کروں گی حتیٰ کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں۔ وہ اپنی نماز گاہ کی طرف اٹھیں (اور نماز استخارہ شروع کر دی) اور قرآن (میں حکم) اتر آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اجازت کے بغیر ان کے پاس داخل ہو گئے۔[3]

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ جو کسی کام کا ارادہ کرے۔ اس کے لیے نماز استخارہ پڑھنا مستحب ہے خواہ وہ کام بظاہر خیر خواہی کا ہی کیوں نہ معلوم ہو رہا ہو۔[4]

طریقہ

• استخارہ کی نماز دو رکعات ہے۔[5]

• دل میں نیت کر کے دو رکعات نماز پڑھ لی جائے۔[6]

• دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھیں پھر قرآن میں سے جو بھی (پڑھنا) آسان ہو (پڑھ لیں)۔

---

① صحیح البخاری:1162 ② الکلم الطیب، ج:1، ص:56 ③ سنن النسائی:3253

④ کشف الستارة عن صلاة الاستخارہ ⑤ صحیح البخاری:1162 ⑥ صحیح البخاری:1162

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- دعائے استخارہ میں مشروع یہی ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد دعا کی جائے یہ جمہور علما کا مؤقف ہے۔
- جس کے لیے نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نماز کے بغیر صرف دعا پڑھ کر ہی استخارہ کرلے۔[1]

استخارہ سے متعلق دیگر احکام

کسی بندے کو دنیا کے کاموں میں کسی کام کے لیے اس وقت تک پیش قدمی نہیں کرنی چاہیے جب تک کہ وہ اللہ سے اس کام میں خیر کا سوال نہ کرلے (یعنی اسے چاہیے) کہ نماز استخارہ کی دو رکعات ادا کرلیا کرے۔[2]

بعض حکمانے کہا: جسے چار چیزیں عطا کردی گئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں کیا جاتا۔

1۔ جسے شکر گزاری کی توفیق دے دی گئی اسے مزید ملنے سے محروم نہیں کیا جاتا۔

2۔ جسے توبہ کی توفیق دے دی گئی اسے (اس کی) قبولیت سے محروم نہیں کیا جاتا۔

3۔ جسے استخارہ کرنے کی توفیق دے دی گئی اسے بہتری سے محروم نہیں کیا جاتا۔

4۔ جسے مشورہ کرنے کی توفیق دی گئی ہو وہ درست بات سے محروم نہیں کیا جاتا۔

- فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں استخارہ نہیں ہے۔ مثلاً: زکوۃ ادا کی جائے یا نہیں۔
- حرام کاموں کو کرنے یا چھوڑنے میں بھی استخارہ نہیں ہے مثلاً چوری کی جائے یا نہیں۔
- استخارہ جائز کاموں اور مستحب چیزوں میں تعارض پیش آنے پر کیا جاتا ہے۔
- استخارہ ان کاموں میں کیا جاتا ہے جن کے بارے میں بندے کو (ان کے) درست ہونے اور نفع مند ہونے کا پتہ نہ ہو۔
- جب آپ مختلف چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے کرنے کا پختہ ارادہ کرلیں تو (ارادہ

① كشف الستاره عن صلاة الاستخارة ② القرطبی، ج:16، ص:308

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کرنے کے ساتھ ہی) استخارہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔[1]

- ممنوعہ اوقات میں نماز استخارہ نہ ادا کی جائے الا ٓیہ کہ اشد ضرورت ہو۔[2]
- استخارہ کے نتیجے میں خواب کا آنا ضروری نہیں۔ بالفرض استخارہ کے بعد کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہو تو یہ بار بار بھی کیا جا سکتا ہے۔
- ہر مسلمان کو خود استخارہ کرنا چاہیے البتہ ناسمجھ، غیر عاقل، مجنون یا بے ہوش انسان کی طرف سے مجبوراً استخارہ کیا جا سکتا ہے۔
- استخارہ کروانے کے لیے خاص طور پر کسی کاہن، نجومی یا عالم کے پاس نہ جایا جائے۔

استخارہ کرنے کے بعد کیا کیا جائے؟

- اللہ کے مقدر کیے ہوئے فیصلے پر اس بات کا یقین اور بھروسہ کہ:
- دعا کی قبولیت کے بعد معاملے میں آسانی اور بہتری کی طرف پیش قدمی اللہ عزوجل کی جانب سے ہے۔
- اس کام میں رکاوٹ اور معاملے میں آسانی پیدا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے سے اس کام کو دور کر دیا ہے۔
- جب بھی آپ کسی کام کے لیے استخارہ کریں تو اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسے جاری رکھیں۔ شرح صدر کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ شرح صدر کا کوئی ضابطہ نہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ استخارے سے پہلے ہی نفس کی خواہش کے لیے دل کھل جاتا ہے اور شرح صدر ہو جاتا ہے۔[3]
- اپنی خواہشات اور نفس کی پیروی نہ کریں بلکہ ان سب چیزوں کو اتار پھینکیں پھر استخارہ کریں۔[4]

---

(1) كشف الستارة عن صلاة الاستخاره (2) كشف الستارة عن صلاة الاستخاره (3) كشف الستارة عن صلاة الاستخاره

(4) كشف الستارة عن صلاة الاستخاره

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز استخارہ کی دعا

- استخارہ کی نیت سے دو رکعات نماز پڑھنے کے بعد درج ذیل دعا مانگی جائے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ،فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ،اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ،فَاقۡدُرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ،ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ،فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِہٖ.

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے سبب خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلب گار ہوں کہ بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں، علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جارہا ہے) تیرے علم کے مطابق میرے دین، میرے معاش اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر کردے اور اسے میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا کردے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میرے معاش اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے بھی اس سے دور کردے اور جہاں بھی خیر ہو اسے میرا مقدر بنادے پھر مجھے اس پر راضی کردے“۔[1]

- دعا کرتے ہوئے جب ھٰذَا الۡاَمۡرَ کے الفاظ پر آئیں تو اپنی حاجت کا نام لے لیا جائے۔[2]

---

(1) صحیح البخاری:1162 (2) صحیح البخاری:638

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمازِ توبہ

توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا، پلٹ آنا۔ نماز توبہ کے ذریعے انسان اپنے گناہوں پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بخشش کی طرف لوٹ آتا ہے۔ بے شک اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔[1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝[2]

"کہہ دیجیے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہ ہی تو بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے"۔

- سیدنا ابوبکرؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو بندہ بھی گناہ کرتا ہے، پھر وہ خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرتا ہے اور اللہ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ اس کو بخش دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ "اور وہ لوگ جب کسی فحش عمل کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر وہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں! اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے..."۔[3]

رکعات کی تعداد

- نماز توبہ دو رکعات ہے۔[4] ممنوعہ اوقات کے علاوہ کسی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

---

(1) سنن الترمذی:3537 (2) الزمر:53 (3) ال عمران:135، سنن الترمذی:406 (4) سنن الترمذی:406

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نمازِ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ... ٥

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو!...“۔[1]

- جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ فرض ہے سوائے چار طرح کے لوگوں کے، غلام، عورت، بچہ یا مریض۔[2]
- مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔[3]
- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کا ثواب لکھتے رہتے ہیں جلد آنے والے کو اونٹ کی قربانی دینے والے کے برابر، اس کے بعد گائے قربان کرنے والے کے برابر، پھر مینڈھا پھر مرغی پھر انڈا اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ جب امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے صحیفے لپیٹ کر ذکر سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں“۔[4]
- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر کی سیڑھیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے“۔[5]

---

① الجمعة:9 ② سنن أبی داؤد:1067 ③ صحيح الجامع الصغير:1742 ④ صحيح البخاری:929

⑤ صحيح مسلم:2002

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں، فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں (جا کر) ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں''۔[1]

• سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (ہفتہ کے) دنوں کو ان کی (مخصوص) شکل میں اٹھائے گا، جمعہ کا دن حسین اور چمکتا دمکتا ہوگا، اہلِ جمعہ اس کو ایسے گھیر لیں گے جیسے دلہن کو دولہا کی طرف رخصت کرتے وقت گھیر لیا جاتا ہے، جمعہ کا دن اپنے اہل کے لیے روشنی کرے گا اور وہ اس کی روشنی میں چل رہے ہوں گے، ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہک رہی ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھسے ہوئے ہوں گے، جن وانس انہیں دیکھ رہے ہوں گے اور وہ تعجب کی وجہ سے نگاہ نیچی نہیں کریں گے کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ثواب کی امید سے اذان دینے والوں کے علاوہ کوئی بھی ان کے اس مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔[2]

• سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا۔ سو جو جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے اور اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم ہے۔[3]

---

① صحیح مسلم:1485 ② السلسلة الصحيحة:706 ③ سنن ابن ماجه:1098

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

امام کے فرائض

- نبی کریم ﷺ منبر پہ چڑھتے تو (حاضرین کو) سلام کرتے۔1
- امام منبر پر خطبہ دے گا۔2
- امام کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو کر خطبہ دے۔3
- جمعہ کی نماز دو رکعات ہے جس سے پہلے دو خطبے دیے جاتے ہیں۔
- امام کو چاہیے کہ وہ دو خطبے پڑھے اور دونوں کے درمیان بیٹھے۔4
- جمعہ کا خطبہ مختصر جبکہ نماز لمبی ہوتی ہے۔5
- نبی کریم ﷺ جمعہ کے خطبہ میں سورۃ قٓ پڑھا کرتے تھے۔6
- جمعہ کی نماز میں رسول اللہ ﷺ "**سبح اسم ربک الاعلیٰ**" اور "**ھل اتٰک حدیث الغاشیہ**" تلاوت کرتے تھے۔7
- رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون کی تلاوت بھی فرمایا کرتے تھے۔8

طریقہ

- نمازِ جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کی نماز کا وقت ہے۔
- نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔9
- صحابہ کرامؓ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس لوٹتے تو دیواروں کا سایہ اتنا نہیں ہوتا۔

---

①سنن أبی ماجه: 1109 ② صحیح البخاری:917 ③ صحیح البخاری:920 ④ صحیح البخاری:928
⑤صحیح مسلم:2009 ⑥ صحیح مسلم:2014 ⑦ سنن النسائی:1424 ⑧ مسند احمد، ج:3160,5
⑨صحیح البخاری:904

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تھا کہ ان سے اپنے آپ کو سایہ مہیا کیا جا سکے۔[1]

- نبی کریم ﷺ جب سردی زیادہ ہوتی تو نماز جلدی پڑھ لیتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو آپ ﷺ کچھ ٹھنڈک ہونے پر نماز پڑھتے تھے یعنی جمعہ (کی نماز)۔
- جمعہ کے دن جب نماز کے لیے پکارا جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت سے منع کیا ہے۔
- نبی کریم ﷺ نے نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے اور مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا۔[2]
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " ٹیک لگا کر نہ کھاؤ، چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھاؤ، مسجد میں کوئی جگہ مقرر نہ کرو کہ تم اسی میں نماز پڑھو اور جمعہ کے دن لوگوں گردنیں نہ پھلانگو ورنہ اللہ روز قیامت تمہیں لوگوں کے لیے پل بنا دے گا۔[3]
- خطبہ سننے کے لیے آنے والے کو چاہیے کہ وہ پہلے دو ہلکی رکعت تحیۃ المسجد پڑھے پھر خطبہ سنے۔[4]
- نمازی کو لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگنی چاہئیں، جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے۔[5]
- خطبہ سننے والے کو چاہیے کہ خطبہ سنتے ہوئے گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر نہ بیٹھے۔[6]
- مقتدی اس قدر خاموشی سے بیٹھ کر خطبہ سنے کہ اگر کوئی بول رہا ہو تو اس کو چپ کروانے کے لیے بھی نہ بولے کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً اس نے لغو کام کیا۔[7]
- اگر جمعہ کے دن کسی کو مسجد میں نیند آنے لگے تو وہ اپنی اس جگہ کو بدل لے۔[8]

---

① سنن النسائی: 1391 ② سنن النسائی: 715 ③ السلسلة الصحيحة: 3122 ④ صحيح البخاری: 931
⑤ سنن أبی داؤد: 1118 ⑥ سنن أبی داؤد: 1110 ⑦ سنن أبی داؤد: 1112 ⑧ السلسلة الصحيحة: 468

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• جب تم میں سے کوئی آدمی جمعہ (کی نماز فرض کے بعد) پڑھے تو اس کے بعد (اس وقت تک) کوئی نماز ادا نہ کرے جب تک کسی سے کلام نہ کرے یا اس (جگہ) سے نکل نہ جائے۔[1]

• جس نے نمازِ جمعہ یا کسی اور (نماز) کی ایک رکعت بھی پالی تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔[2]

• جمعہ کے دن تین طرح کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: اول قسم کے وہ جو لغو (بے کار، بے فائدہ) کام کرتے ہیں۔ ان کا اسی کے مطابق حصہ ہے۔ (دوسرے) وہ جو دعا کے لیے آتے ہیں، وہ اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں۔ اللہ چاہے تو وہ عطا فرمائے اور چاہے تو محروم رکھے۔ (تیسرے) وہ جو خاموشی سے سنتے اور سکوت اختیار کرتے ہیں، نہ کسی مسلمان کی گردن پھلانگتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں تو ان کا یہ عمل اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک اور مزید تین دن کے لیے کفارہ ہے۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: جو شخص ایک نیکی لاتا ہے اس کے لیے اس کا دس گنا ثواب ہے۔[3]

نمازِ جمعہ کے بعد کی سنتیں

• جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات سنت پڑھی جائیں۔[4]

• نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعات نماز مسجد میں اور دو رکعات گھر میں پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے۔[5]

• جمعہ کی نماز کے بعد صحابہ کرامؓ قیلولہ کرتے تھے۔[6]

---

① السلسلة الصحيحة: 1329 ② سنن النسائی: 557 ③ سنن أبی داؤد: 1113 ④ صحیح مسلم: 2036
⑤ صحیح البخاری: 937 ⑥ صحیح البخاری: 905

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمازِ جنازہ

- سیدنا سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے... آپ ﷺ نے فرمایا: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ... ''اپنے ساتھی پر نماز (جنازہ) پڑھو!''۔[1]
- سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ ''جو جنازہ میں حاضر ہوا پھر نماز جنازہ پڑھ لی تو اسے ایک قیراط (ثواب) ہے اور وہ حاضر ہی رہا یہاں تک کہ وہ (میت) دفنا دی گئی تو اس کے لیے دو قیراط ہیں!'' پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر''۔[2]
- سیدنا عمرو بن حزم ؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن اپنے بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے تو اللہ اسے قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائے گا''۔[3]

جنازہ لے کر جانے کے آداب

- **جلدی لے کر جانا۔** سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کو جلدی لے کر چلو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو''۔[4]
- **جنازے کے ساتھ چلنا۔** سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوار آدمی جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل لوگ اس کے پیچھے، آگے، دائیں اور اس کے بائیں قریب قریب چلیں''۔[5]
- **عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا۔** سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو

---

① صحیح البخاری:2289 ② صحیح البخاری:1325 ③ صحیح الترغیب والترھیب، ج:3، 3508
④ صحیح البخاری:1315 ⑤ سنن أبی داؤد:3180

جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ان عورتوں کے لیے اس کام میں کوئی اجر نہیں۔[1]

• **خاموشی سے جنازہ لے کر جانا۔** آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ جنازے کے پاس آواز بلند کرنا ناپسند کرتے تھے۔[2]

احکامات

- نمازِ جنازہ کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔
- نماز جنازہ مسجد یا کھلے میدان میں ادا کی جا سکتی ہے۔[3]
- نماز جنازہ کی ادائیگی کے لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔
- نمازِ جنازہ کے لیے بھی دیگر نمازوں کی طرح صف بنائی جائے گی۔[4]
- میت امام کے سامنے رکھی جائے۔
- امام، مرد میت کے سر کے برابر کھڑا ہوتا ہے۔[5]
- امام، عورت میت کے وسط کے مقابل کھڑا ہوتا ہے۔[6]
- نبی کریم ﷺ نے قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔[7]

نماز جنازہ کے ممنوع اوقات

- سیدنا عقبہ بن عامر جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا ان میں اپنی میتوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ ایک جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ خوب روشن ہو جائے۔ دوسرا عین دوپہر (زوال) کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرا جب سورج ڈھل جائے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔[8]

---

① السلسلة الصحيحة، ج:7، 3012 ② السنن الکبری للبیهقی، ج:4، 7182

③ صحیح البخاری:1245، سنن أبی داؤد: 3189 ④ صحیح البخاری:6329 ⑤ سنن أبی داؤد:3194

⑥ مسند احمد، ج: 20، 13114 ⑦ المعجم الاوسط للطبرانی، ج:6، 5627 ⑧ صحیح مسلم:1929

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

طریقہ

- نماز جنازہ کے لیے چار تکبیرات کہی جائیں گی۔[1]

پہلی تکبیر

- تکبیر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھے جائیں۔[2]
- تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے۔[3]
- سورۃ الفاتحہ کے بعد کسی بھی سورت کی قراءت کی جائے۔[4]
- سرّی و جہری دونوں طرح کی قراءت سنت سے ثابت ہے۔[5]

دوسری تکبیر

- پھر دوسری تکبیر کہہ کر درود پڑھا جائے۔[6]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بہت بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا، بہت بزرگی والا ہے۔[7]

---

(1) صحیح البخاری:1328 (2) سنن الترمذی:1077 (3) سنن النسائی:1991 (4) سنن النسائی:1989
(5) سنن النسائی:1991، 1989 (6) احکام الجنائز للالبانی، ص:155 (7) صحیح البخاری:3370

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تیسری تکبیر

• پھر تیسری تکبیر کہہ کر میّت کی مغفرت کے لیے مسنون دعائیں مانگی جائیں۔[1]

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم کسی میت کا جنازہ پڑھو تو اس کے لیے اخلاص سے دعا کیا کرو''۔[2]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِسْلَامِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ.

''اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہمارے موجود لوگوں کو اور جو موجود نہیں ہیں (انہیں بھی بخش دے)۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے اسلام پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ بھی نہ کر دینا''۔[3]

☆ میت کی بخشش کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① السنن الکبرٰی للبیهقی، ج:4، 6959 ②سنن أبی داؤد: 3199 ③سنن أبی داؤد: 3201

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

میّت بچے کے لیے دعائیں

اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [1]

''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچا''۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا [2]

''اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے لیے ہم سے پہلے آگے جا کر انتظام کرنے والا بنا دے اور اجر کا باعث بنا دے''۔

☆ میت کی بخشش کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

چوتھی تکبیر

- پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیا جائے۔[3]

مشترکہ اور غائبانہ نماز جنازہ

- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جس دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی وفات ہوئی تو اسی روز رسول ﷺ نے ہمیں اس کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ آپ ﷺ نماز کی جگہ پر گئے، ان کی صف بندی کی اور اس کی نماز جنازہ میں آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔[4]
- نافعؒ سے روایت ہے ابن عمرؓ نے نو جنازوں کی نماز ایک ہی دفعہ پڑھائی جس میں مرد میتوں کو امام کے قریب کیا اور عورتوں کو قبلہ کی طرف اور ان سب کی ایک صف بنائی۔[5]

---

(1) مؤطا لامام مالك، كتاب الجنائز:18 (2) صحيح البخاری، قبل حديث:1335 (3) السنن الكبرى للبيهقی، ج:4، 6959
(4) صحيح البخاری:1333 (5) سنن النسائی:1980

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نمازِ قصر

قصر سے مراد ہے کسی چیز کو کم کر کے اس پر قناعت کرنا۔ سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار فرض رکعتوں کو دو دو رکعات کر کے پڑھنا قصر کہلاتا ہے اور اس نماز کو نمازِ قصر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ○** ’’اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کچھ کم کر لو اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے۔ بے شک کافر ہمیشہ سے تمہارے کھلے دشمن ہیں‘‘۔[1]

- یعلیٰ بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمرؓ بن خطاب سے آیت: **لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا...○** کے بارے میں پوچھا کہ آج تو لوگ امن میں ہیں (پھر قصر کیوں کریں؟) سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے بھی یہی تعجب تھا جس طرح تمہیں تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ صدقہ ہے اللہ نے تم پر یہ صدقہ کیا ہے پس اس کا صدقہ قبول کرو‘‘۔[2]
- جب تک انسان مسافر رہے گا قصر نماز پڑھے گا۔[3] لیکن فجر اور مغرب میں قصر نہیں۔
- سفر میں سنتیں اور نوافل معاف ہیں مگر فجر کی سنتیں اور عشاء کے وتر سفر میں بھی پڑھنے چاہئیں۔[4]
- سفر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس میں قصر کرنے کی رخصت ہے۔[5]
- خواہ کتنے دن کا سفر ہی کیوں نہ ہو نماز قصر کر کے ادا کی جائے گی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہر سفر میں نماز کو قصر کر کے ادا کیا۔[6]

---

① النساء:101 ② النساء:101، صحیح مسلم:1573 ③ مسند احمد، ج:1852,3

④ السلسلة الصحيحة:2816، صحیح مسلم:1580 ⑤ صحیح مسلم:1616 ⑥ مسند احمد، ج:1852,3

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طریقہ

- قبلہ رخ ہونا[1]
- اگر قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو سکے تو اندازے سے رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔[2]
- کسی ایسی سواری پر ہوں جس پر قبلہ رخ ہونا ممکن نہ ہو تو نماز کسی بھی رخ پر ادا کی جاسکتی ہے۔[3]
- ایک سے زیادہ مسافر ہونے کی صورت میں نماز قصر اذان اور اقامت کے ساتھ باجماعت ادا کی جائے گی۔[4]
- نمازِ قصر کے وقت بارش آجائے تو جماعت کے بغیر نماز پڑھنے کی رخصت موجود ہے۔[5]
- مسافر، مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرے گا۔[6]
- مسافر امام، نمازِ قصر پڑھائے تو مقیم مقتدی بعد میں اپنی بقیہ نماز مکمل کرے۔[7]
- اگر کشتی اور جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو تو قصر نماز کھڑے ہو کر ہی پڑھی جائے اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے۔[8]
- نمازِ قصر پڑھنے کے ساتھ ساتھ سفر میں نمازوں کو جمع بھی کیا جاسکتا ہے۔[9]
- نمازِ قصر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر کے اعتبار سے نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔[10]

جمع تقدیم: نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر اور نماز مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنا۔[11]

جمع تاخیر: نماز عصر کے ساتھ نماز ظہر اور نماز عشاء کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنا۔[12]

- جمع تقدیم و تاخیر کی صورت میں اذان ایک جبکہ اقامتیں دو کہی جائیں گی۔[13]

---

① صحیح البخاری:1099 ② سنن ابن ماجة:1020 ③ البقرة: 115، سنن ابن ماجة:1020

④ سنن أبی داؤد:1205، صحیح مسلم:2950 ⑤ صحیح البخاری:630، مسند احمد، ج:22، 14347

⑥ السلسلة الصحیحة، ج: 6، 2676 ⑦ مسند احمد، ج: 33، 19865 ⑧ صحیح البخاری، باب الصلاة علی الحصیر

⑨ صحیح مسلم:2950 ⑩ سنن أبی داؤد:1220، مسند احمد، ج:10، 6375 ⑪ سنن أبی داؤد:1220

⑫ مسند احمد، ج:10، 6375 ⑬ صحیح مسلم:2950

نمازِ عیدین

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، ان (لوگوں) کے ہاں دو دن تھے جن میں وہ کھیلتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے کہا ہم جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے بہتر دن دیے ہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر''۔[1]

طریقہ

- نمازِ عید اس وقت پڑھی جائے گی جب سورج خوب روشن ہو جائے۔ نمازِ ضحیٰ کا وقت ہی نمازِ عید کا وقت ہے۔[2]
- نمازِ عید کے لیے نہ ہی اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔[3]
- یہ نماز وسیع میدان میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے گی۔[4]
- نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے۔[5]
- عید کی نماز کی دو رکعات ہیں۔ پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیرات پڑھی جائیں۔[6]
- نمازِ عید میں سورۃ الاعلیٰ و سورۃ الغاشیہ یا سورۃ ق و سورۃ القمر کی قراءت کی جاتی ہے۔[7]
- دو رکعات پڑھنے کے بعد امام خطبہ دیتا ہے۔[8]
- خطبہ کے لیے منبر کا ہونا ضروری نہیں۔[9]
- جمعہ کے دن عید ہونے کی صورت میں عام دستور کے مطابق نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔[10]

نوٹ: اگر کسی مجبوری کے تحت نماز عید کی جماعت نہ مل سکے تو دو رکعات نماز ادا کر لی جائے۔[11]

---

(1) سنن أبی داؤد:1134 (2) سنن أبی داؤد:1135 (3) صحیح البخاری:960، المصنف لعبد الرزاق، ج:3، 5627
(4) صحیح البخاری:956 (5) صحیح البخاری:989 (6) سنن أبی داؤد:1151 (7) سنن أبی داؤد:1154
(8) صحیح مسلم:2052 (9) صحیح البخاری:956 (10) سنن أبی داؤد: 1073 (11) صحیح البخاری قبل حدیث: 987

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز استسقاء

- استسقاء کے معنی ہیں ''پانی طلب کرنا''۔ قحط سالی میں اللہ عزوجل سے بارش طلب کرنے کے لیے وسیع میدان میں جو نماز ادا کی جائے وہ نمازِ استسقاء کہلاتی ہے۔
- سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے منبر رکھنے کا حکم دیا۔ وہ عیدگاہ میں رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں سے ایک ایسے دن کا وعدہ لیا جس میں وہ سب عیدگاہ کی طرف نکلیں۔ عائشہ ؓ کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اس وقت تشریف لے گئے جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ منبر پر بیٹھے، تکبیر کہی اور اللہ عزوجل کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا: ''بے شک تم نے اپنے علاقوں کے خشک ہونے اور بارش کی آمد کے زمانے میں تاخیر کی شکایت کی ہے۔ بالکل! اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو! اور اس نے تم سے وعدہ کیا ہے وہ تمہاری دعا قبول کرے گا''۔ پھر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ... اِلٰى حِيْنٍ .[1]

طریقہ

- نمازِ استسقاء دو رکعات ہے۔[2]
- نمازِ استسقاء بغیر اقامت اور بغیر اذان کے پڑھی جائے گی۔[3]
- نمازِ استسقاء کھلے میدان میں طلوعِ آفتاب کے بعد ادا کی جائے۔[4]
- یہ نماز مکروہ اوقات کے سوا کسی بھی وقت ادا کر سکتے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد بھی دعائے نمازِ استسقاء ثابت ہے۔[5]

---

① سنن أبي داؤد:1173 ② سنن الترمذی:558 ③ صحیح البخاری:1022 ④ سنن أبي داؤد:1177
⑤ صحیح البخاری:1016

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نمازِ استسقاء کے لیے سادہ اور پرانے لباس میں عاجزی کے ساتھ نکلا جائے۔[1]
- نمازِ استسقاء کے لیے منبر رکھا جائے۔ منبر پر امام خطبہ دے۔ خطبہ میں وہ اللہ کی بڑائی اور حمد و ثناء بیان کرے نیز اپنی کمزوری اور بے بسی کا اعتراف کرے۔[2]
- حمد و ثناء کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اس قدر بلند کیے جائیں کہ بغلیں نظر آنے لگیں لیکن ہاتھوں کو سر سے بلند نہ کیا جائے۔[3]
- ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی جائے۔[4]
- پھر امام لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کرلے۔[5]
- اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر امام اپنی چادر کو اس حال میں پلٹائے کہ اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھے ہوئے ہوں۔[6]
- امام کے ساتھ ساتھ لوگ بھی اپنی چادر پلٹائیں۔[7]
- چادر پلٹتے وقت چادر کا اندر کا حصہ باہر کیا جائے اور دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈالا جائے۔[8]
- پھر امام لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر منبر سے اتر جائے اور لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائے۔[9]
- نمازِ استسقاء کی دو رکعتوں میں جہری قراءت کی جائے۔[10]

---

① سنن أبی داؤد:1165 ② سنن أبی داؤد:1173 ③ صحیح البخاری:1031، سنن أبی داؤد:1168
④ صحیح مسلم:2075 ⑤ سنن أبی داؤد:1173 ⑥ سنن أبی داؤد:1173 ⑦ مسند احمد، ج:26، 16465
⑧ سنن أبی داؤد:1163 ⑨ سنن أبی داؤد:1173 ⑩ صحیح البخاری:1024

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز استسقاء کی دعائیں

• ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے درج ذیل دعائیں مانگی جائیں:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا.

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا! اے اللہ ہم پر بارش برسا''۔[1]

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ.

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا ایسی بارش جو ہماری تشنگی مٹا دے، ہلکی پھوار بن کر غلہ اُگانے والی، نفع دینے والی نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو، جلد آنے والی نہ کہ دیر سے آنے والی ہو''۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ.

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا ربّ ہے، بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، قیامت کے دن کا بادشاہ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی اور ہم محتاج ہیں، ہم پر بارش برسا اور جو تو برسائے اسے ایک مدت تک ہمارے لیے قوت اور مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا''۔[3]

☆ نماز استسقاء کی مزید دعائیں کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

---

① صحيح البخاری:1013 ② سنن أبی داؤد:1169 ③سنن أبی داؤد:1173

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کسوف و خسوف

• سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کو نماز کسوف یا نماز خسوف کہتے ہیں۔

• سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو عظیم نشانیاں ہیں۔ اللہ کے بنائے ہوئے نظام کے تحت اور اسی کے حکم سے بعض اوقات انہیں گرہن لگ جاتا ہے۔ ان عظیم نشانیوں کے بارے میں آج کی سائنس واضح کرتی ہے کہ ''زمین اور چاند تاریک کُرّے ہیں اور یہ دونوں سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ زمین، سورج کے گرد ایک مدار پر گھومتی ہے اور چاند، زمین کے گرد اپنے مدار پر گھومتا ہے۔ یہ سال میں دو مرتبہ ایک دوسرے کے سامنے آجاتے ہیں جس سے ایک کا سایہ دوسرے پر پڑتا ہے۔ چاند پر سایہ پڑتا ہے تو چاند گرہن اور سورج پر پڑتا ہے تو سورج گرہن کہلاتا ہے''۔[1]

قرآن مجید نے اس عمل کو یوں بیان کیا ہے: وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ''اور (اللہ) وہ ذات ہے جس نے رات اور دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا، ہر ایک اپنے مدار میں تیر رہا ہے''۔[2]

• نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن اور چاند گرہن کو خالصتاً اللہ کا حکم (فیصلہ) قرار دیا اور واضح کیا کہ ان کا تعلق نہ کسی انسان کی زندگی اور موت سے ہے اور نہ ان سے کسی کو نفع یا نقصان پہنچ سکتا ہے۔[3]

---

(1) آزاد دائرۃ المعارف، چاند گرہن (2) الانبیآء:33 (3) صحیح البخاری: 1059

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کسوف کا حکم

نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں..آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر جب تم اس (گرہن) کو دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو...''۔[1]

- نماز کسوف باجماعت ادا کی جاتی ہے۔اس کے لیے اذان یا اقامت ثابت نہیں۔[2]
- دو رکعت نماز چار قیام اور چار رکوع اور جہری قرأت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔[3]

طریقہ

- نماز کسوف ادا کرنے کے لیے لوگوں کو مسجد میں جمع کیا جائے گا۔عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کے عہد میں جب سورج گرہن ہوا تو یوں اعلان کیا گیا یقیناً نماز جمع کرنے والی ہے۔[4]
- سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، آپؓ نے فرمایا نبی ﷺ کی حیات میں سورج بے نور ہوا تو آپ ﷺ مسجد تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنالیں پھر آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی۔[5]
- مردوں کے علاوہ عورتیں بھی اس نماز میں شامل ہو سکتی ہیں۔[6]

پہلی رکعت

- پہلی رکعت میں دو مرتبہ قیام وقرات اور دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔وہ اس طرح کہ پہلے لمبا قیام کیا جائے گا اس کے بعد رکوع کیا جائے گا اور رکوع سے اٹھنے کے بعد پھر قیام کیا جائے گا اور پھر دوسری بار رکوع کیا جائے گا۔دوسرا قیام پہلے قیام سے اور دوسرا رکوع پہلے

---

① صحیح البخاری:1046 ② صحیح البخاری:1045 ③ صحیح البخاری: 1052,1066 ④ صحیح البخاری:1045
⑤ صحیح البخاری:1046 ⑥ صحیح البخاری:1053

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رکوع سے چھوٹا ہو گا جبکہ سجدے طویل ہوں گے۔[1]

دوسری رکعت

- دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح طویل سجود کے ساتھ دو مرتبہ قیام وقرات اور دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔[2]
- سلام پھیرنے کے بعد امام خطبہ دے گا۔[3]

آپ ﷺ نے سورج یا چاند گرہن ہونے کے وقت مندرجہ ذیل کاموں کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے:

- صلاۃ کسوف یا خسوف ادا کرنا[4]
- نماز میں جہری قرأت کرنا[5]
- کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا[6]
- اللہ کی تعریف و بڑائی بیان کرنا[7]
- استغفار کرنا اور دعائیں مانگنا[8]
- قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا[9]
- صدقہ وخیرات کرنا[10]
- غلام آزاد کرنا[11]

---

(1) صحیح البخاری:1052 (2) صحیح البخاری:1052 (3) صحیح البخاری:1046 (4) صحیح البخاری:1046
(5) صحیح البخاری:1066 (6) صحیح مسلم:2117 (7) صحیح البخاری: 1052,1061 (8) سنن أبی داؤد:1194
(9) صحیح البخاری:1055,1056 (10) سنن أبی داؤد:1191 (11) سنن أبی داؤد:1192

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز کی دعائیں

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اذان کا جواب اور بعد کی دعا

1. سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے''۔[1]

2. سیدنا عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو''۔[2]

3. سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم مؤذن (کی اذان) سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لیے ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو کوئی میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی''۔[3]

4. عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہؓ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ میں تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! (ہم) آپ (یعنی) اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ پس بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو!

---

① صحیح البخاری:611 ② صحیح مسلم:850 ③ صحیح مسلم: 849

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت تعریف والا اور بہت بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت تعریف والا اور بہت بزرگی والا ہے''۔[1]

5. سیدنا جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اذان سن کر یہ کہا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ، وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ.

''اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم رہنے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے''۔

تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی''۔[2]

6. سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مؤذن (کی اذان) کو سن کر یہ کہا:

---

① صحیح البخاری: 3370　② صحیح البخاری: 614

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا.

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں“ تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے“۔[1]

7. سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی“۔[2]

①صحیح مسلم:851 ② سنن الترمذی:212

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں

- مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھیں۔[1]

1. سیدنا ابو اسیدؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔[2]

2. سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ .

”میں شیطان مردود (کے شر سے) اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو انتہائی عظمت والا ہے، میں اس کے انتہائی محترم چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کے سلطانِ قدیم کی پناہ لیتا ہوں“۔

...انسان جب یہ کہہ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج سارے دن کے لیے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا“۔[3]

3. سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوا کرتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللّٰہِ، وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول پر سلام۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔[4]

---

① المستدرك للحاكم، ج:791، السلسلة الصحيحة، ج:2478 ② صحيح مسلم:1652 ③ سنن أبي داؤد:466
④ سنن ابن ماجه:771

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مسجد سے نکلنے کی دعائیں

1. سیدنا ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو اپنا بایاں پاؤں مسجد سے باہر رکھے[1] اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ.

’’اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں‘‘۔[2]

2. سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی شخص جب مسجد سے باہر نکلے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ اعۡصِمۡنِیۡ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ.

’’اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ‘‘۔[3]

3. سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں،... جب رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکلتے تو کہتے:

بِسۡمِ اللّٰہِ، وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ فَضۡلِکَ.

’’اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول پر سلام۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے‘‘۔[4]

---

① المستدرک للحاکم، ج:791، السلسلة الصحیحة، ج:2478 ② صحیح مسلم:1652 ③ سنن ابن ماجه:773

④ سنن ابن ماجه:771

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وضو کے بعد کی دعائیں

1. سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو خوب اچھی طرح وضو کرے پھر کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ (یوں) کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے''۔[1]

2. سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا پھر کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے''۔[2]

---

① صحیح مسلم: 553، 554 ② سنن الترمذی: 55

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3. سیدنا ابو سعیدؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا پھر کہا

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

تو یہ ایک رجسٹر میں لکھ دیا جاتا ہے پھر ایک مہر لگانے والا اس پر مہر لگا دیتا ہے جو قیامت کے دن تک نہیں توڑی جاسکتی۔[1]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

① السنن الکبریٰ للنّسائی، ج:9،9829

دعائے استفتاح

سورۃ الفاتحۃ سے پہلے

1. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں جب نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے تو کہتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ.

”اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بڑا ہی بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔[1]

2. سیدنا ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں پڑھتا ہوں

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دُوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے، اے اللہ! مجھے خطاؤں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال“۔[2]

① سنن الترمذی:243 ② صحیح البخاری:744

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3. سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے، اس دوران لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا.

''اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ (تعریف)، اور صبح وشام اللہ ہی کی پاکی (بیان کرنا) ہے''۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا میں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس پر تعجب ہے کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سن تو کبھی ان کلمات کو نہ چھوڑا۔[1]

4. سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا، اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ

---

① صحیح مسلم:1358

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِیْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے (تمام) گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں پس میرے لیے میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا اور اچھے اخلاق کی طرف میری راہ نمائی فرما۔ تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف کوئی بھی راہ نمائی نہیں کر سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے، برے اخلاق کو تیرے سوا مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ میں حاضر ہوں اور فرماں بردار ہوں اور بھلائی ساری کی ساری تیرے ہاتھ میں ہے اور کسی شر کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ میں تیرا ہی (بندہ) ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ تو بہت با برکت اور بہت بلند ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری جانب توبہ کرتا ہوں“۔[1]

---

① صحیح مسلم:1812

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

5. سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہو گیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا اس نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ.

''تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف''۔

رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے (نماز میں) یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟۔ لوگ خاموش رہے، آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ کیونکہ اس نے کوئی غلط بات نہیں کہی تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے یہ کلمات کہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ جو جھپٹ رہے تھے کہ کون ان میں سے ان (کلمات) کو اوپر لے کر جائے گا۔[1]

6. سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قراءت سے پہلے یہ کہا کرتے تھے:

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

''میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں''۔[2]

7. سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ.

''اے اللہ! بے شک میں شیطان مردود سے، اس کی اکساہٹ، اس کی پھونک اور اس کے وسوسہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔[3]

---

① صحیح مسلم:1357 ② المصنف لعبدالرزاق، ج:2،2589 ③ سنن ابن ماجہ:808

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز کی مسنون قراءت

نماز فجر میں قراءت

- سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر میں سورۃ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ پڑھتے تھے، پھر بعد (کی عمر) میں آپ کی نماز ہلکی ہوگئی تھی (یعنی آپ نے قراءت کم کردی تھی)۔[1]
- سیدنا عبداللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (فتح مکہ کے بعد) ہمیں مکہ میں فجر کی نماز پڑھائی، تو سورۃ مؤمنون شروع کی یہاں تک کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ یا عیسیٰؑ کا ذکر آیا تو نبی کریم ﷺ کو کھانسی آگئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔[2]
- سیدنا عمرو بن حریثؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز فجر میں وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ (سورۃ تکویر) پڑھتے سنا۔[3]
- سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائی۔[4]
- معاذ بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کے ایک شخص نے انہیں خبر دی، انہوں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز فجر میں دونوں رکعتوں میں اِذَا زُلْزِلَتِ تلاوت فرمائی۔[5]
- سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنتوں میں نہایت ہلکی قراءت فرماتے یہاں تک کہ مجھے شبہ گزرتا کہ کیا ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) پڑھی ہے؟۔[6]

---

① صحیح مسلم:1027 ② صحیح مسلم:1022 ③ صحیح مسلم:1023 ④ سنن النسائی: 5436
⑤ سنن أبی داؤد: 816 ⑥ صحیح البخاری:1165

• سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔[1]

جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت

• سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السجدة اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ پڑھتے تھے۔[2]

ظہر وعصر کی نماز میں قراءت

• عبداللہ بن ابو قتادہؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) اور دو سورتیں پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) پڑھتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت (بلند آواز سے پڑھ کر) سنا دیتے تھے۔ اور پہلی رکعت میں قراءت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نماز میں بھی آپ کا یہی معمول تھا۔[3]

• سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر میں وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى پڑھتے تھے اور عصر میں (بھی) اس کی مانند (کوئی سورۃ) پڑھتے تھے اور فجر میں لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔[4]

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے۔[5]

• سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور انہیں کی طرح کی سورتیں تلاوت فرماتے۔[6]

---

① صحیح مسلم:169 ② صحیح البخاری:891 ③ صحیح البخاری:776 ④ صحیح مسلم:1029

⑤ صحیح مسلم:1030 ⑥ سنن أبی داؤد:805

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نماز مغرب میں قراءت

• محمد بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا۔[1]

• سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ام فضلؓ نے انہیں وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر کہا کہ اے بیٹے! تم نے اس سورۃ کی تلاوت کر کے مجھے یاد دلا دیا۔ میں آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں یہی سورۃ پڑھتے ہوئے سنتی تھی۔[2]

• سیدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ مغرب میں سورۃ اعراف دونوں رکعتوں میں تقسیم کر کے پڑھی۔[3]

نماز عشاء میں قراءت

• سیدنا براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نمازِ عشاء میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے نبی کریم ﷺ سے زیادہ خوش آواز یا (عمدہ) قراءت والا کسی کو نہیں سنا۔[4]

• سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص پانی اٹھانے والے دو اونٹ لیے ہوئے آیا، رات تاریک ہو چکی تھی۔ اس نے معاذ کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اس لیے اپنے اونٹوں کو بٹھا کر (نماز میں شریک ہونے کے لیے) معاذؓ کی طرف بڑھا۔ معاذؓ نے نماز میں سورۃ بقرہ یا سورۃ نساء شروع کی۔ چنانچہ وہ شخص (نماز توڑ کر) چل دیا پھر اسے معلوم ہوا کہ معاذؓ نے انہیں برا بھلا کہا ہے۔ اس لیے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذؓ کی شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا:

---

(1) صحیح البخاری:765 (2) صحیح البخاری:763 (3) سنن النسائی:992 (4) صحیح البخاری:769

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

''معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فَتَّانٌ یا فَاتِنٌ فرمایا: تم نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی سورتیں کیوں نہ پڑھیں، کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند نماز پڑھتے ہیں''۔[1]

نماز جمعہ اور عیدین میں قراءت:

- سیدنا نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں عیدوں اور جمعہ (کی نمازوں) میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھتے تھے۔ سیدنا نعمان بن بشیرؓ نے کہا: جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوتے تو پھر بھی نبی کریم ﷺ یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے۔[2]
- عبید اللہ بن ابی رافعؒ سے روایت ہے کہ مروان نے جب سیدنا ابو ہریرہؓ کو مدینے کا گورنر مقرر کیا۔ تو انہوں نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ منافقون پڑھی... پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سورتوں کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔[3]
- ابو واقد لیثیؒ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے مجھ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ عید کے دن کیا تلاوت فرماتے تھے؟ میں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ عید کے دن قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھتے تھے۔[4]

---

① صحیح البخاری:705 ② صحیح مسلم:2028 ③ صحیح مسلم :2027 ④ صحیح مسلم:2060

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رکوع کی دعائیں

1. سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ شروع کر دی اور میں نے (دل میں) کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں اس (پوری سورت) کو پڑھیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے، پھر میں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (سورت کے اتمام) پر رکوع کریں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے النساء شروع کر دی اور اس کو بھی (مکمل) پڑھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلِ عمران شروع کر دی اور اس کو بھی (مکمل) پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تسبیح والی آیت سے گزرتے تو سبحان اللہ کہتے اور جب کسی سوال کی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب کسی تعوذ کی آیت سے گزرتے تو پناہ مانگتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو کہنے لگے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ.

''پاک ہے میرا رب عظمت والا'' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع بھی قیام کے برابر ہو گیا۔[1]

2. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں فرماتے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب نہایت پاک، انتہائی مقدس ہے''۔[2]

3. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی

---

(1) صحیح مسلم: 1814 (2) صحیح مسلم: 1091

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہ شاید آپ ﷺ کسی اور بیوی کے پاس گئے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو ڈھونڈا پھر لوٹی تو آپ ﷺ رکوع یا سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے:

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

"پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں" میں نے کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں کس خیال میں تھی اور آپ ﷺ کس کام میں ہیں۔[1]

4. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سے سورۃ "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ" اتری آپ ﷺ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے یا اس (نماز) میں فرماتے:

سُبْحَانَکَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.

"پاک ہے تو، اے میرے رب! اور تیری ہی تعریف ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے"۔[2]

5. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.

"پاک ہے تو، اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیری ہی تعریف ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے"۔ فرمایا کرتے تھے۔[3]

6. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے:

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

"پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں"۔

---

① صحیح مسلم:1089 ② صحیح مسلم:1087 ③ صحیح البخاری:794

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کیا ہیں میں دیکھتی ہوں کہ آپ نے ان کو کہنا شروع کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے میری امت میں ایک علامت مقرر کی گئی ہے کہ جب میں اس کو دیکھ لوں تو یہ کہوں، اور وہ ہے اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ سورۃ کے آخر تک''۔[1]

7. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ فرماتے تھے:

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ.

''پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔ کہتی ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتی ہوں کہ آپ کثرت کے ساتھ ''سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ'' کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب میں اس نشانی کو دیکھوں تو میں ''سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ'' کی کثرت کروں تو تحقیق میں نے اس (علامت) کو دیکھ لیا ہے۔ (وہ نشانی یہ ہے) ''اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ'' یعنی فتح مکہ ''وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا، فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا''۔[2]

8. سیدنا عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا، آپ ﷺ نے قیام میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرمائی۔ آپ ﷺ جس کسی آیتِ رحمت سے گزرتے تو وہاں رکتے اور دعا کرتے اور جب بھی کسی آیتِ عذاب سے گزرتے تو وہاں رکتے اور پناہ مانگتے۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اس قدر لمبا جتنا کہ آپ ﷺ کا قیام تھا۔ آپ ﷺ اپنے رکوع میں یہ کہتے تھے:

① صحیح مسلم: 1086 ② صحیح مسلم: 1088

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ.

''پاک ہے وہ ذات جو غلبہ و قوت، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والی ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا، اس قدر لمبا جتنا کہ آپ ﷺ کا قیام تھا اور آپ ﷺ اپنے سجدے میں بھی وہی دعا پڑھتے رہے، پھر کھڑے ہوئے اور آلِ عمران کی قراءت فرمائی پھر ایک سورت پڑھی اور پھر ایک اور سورت پڑھی۔[1]

9. سیدنا علیؓ بن ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پڑھتے ''وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ... اور جب رکوع کرتے تو پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ.

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے سامنے سرِ تسلیم خم کیا، میری سماعت، بصارت، دماغ، ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے سامنے عاجزی ظاہر کرتے ہیں''۔[2]

10. سیدنا جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب رکوع کرتے تو یوں کہتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

---

① سنن أبی داؤد:873 ② صحیح مسلم:1812

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ہی ایمان لایا، میں نے تیرے سامنے سر تسلیم خم کیا اور میں نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اللہ کے سامنے عاجزی ظاہر کرتے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''۔[1]

11. سیدنا علیؓ بن ابو طالب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب رکوع کرتے تو یوں کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

''اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا فرماں بردار ہوا، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، اور میری آنکھیں، اور میرا دماغ اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے سامنے جھکے ہوئے ہیں اور میرے قدم بھی اللہ رب العالمین کی خاطر اٹھتے ہیں''۔[2]

---

① سنن النسائی:1052 ② مسند احمد، ج:2، 960

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قومہ کی دعائیں

(رکوع سے اٹھتے ہوئے)

1. سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو (تکبیر تحریمہ کے وقت) آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور اسی طرح جب آپ رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو (رفع یدین) کرتے اور (البتہ) سجدہ میں آپ ﷺ یہ (رفع یدین) نہیں کرتے تھے، آپ کہتے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی''۔[1]

2. سالم بن عبداللہؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اسی طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور (رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے) کہتے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ.

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب! اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے''۔

اور آپ ﷺ سجود میں ایسا (رفع یدین) نہیں کرتے تھے۔[2]

① صحیح البخاری: 736 ② صحیح البخاری: 735

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3. سیدنا رفاعہ بن رافع زُرَقیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی''۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.

''اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔ بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف''۔

آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''(یہ کلمات) کہنے والا کون ہے؟'' اس شخص نے جواب دیا کہ میں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے کہ ان کلمات کو ان میں سے پہلے کون لکھتا ہے''۔[1]

4. سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کہتے تھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ (تین بار) ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ '' پھر آپ ﷺ نے ثنا پڑھی، پھر سورۃ البقرۃ کی قراءت کی۔ پھر رکوع کیا اور آپ کا رکوع آپ کے قیام جیسا تھا، آپ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پھر رکوع سے سر اٹھایا۔ آپ کا یہ قیام پہلے قیام کی طرح (لمبا) تھا۔ (اسی قیام میں) آپ ﷺ پڑھتے تھے:

لِرَبِّيَ الْحَمْدُ.

''میرے رب کے لیے ہی تمام تعریف ہے''۔[2]

---

(1) صحيح البخاري: 799 (2) سنن أبي داؤد: 874

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

5. سیدنا ابن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی کمر رکوع سے اٹھاتے تو یہ پڑھتے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ،اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔اے اللہ!اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جس سے کہ آسمان بھر جائیں، زمین بھر جائے اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے“۔[1]

6. سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ،مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ،اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ،وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ،وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

”اے اللہ!اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے کہ جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (بھر جائیں) اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز جسے تو چاہے بھر جائے۔اے تعریف اور بزرگی کے لائق! جسے تُو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی“۔[2]

7. سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع

---

① صحیح مسلم:1067 ② صحیح مسلم:1072

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سے سر اٹھاتے تو کہتے:

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔ جس سے کہ آسمان بھر جائیں، زمین بھر جائے اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز جسے تو چاہے بھر جائے۔ اے تعریف اور بزرگی کے لائق، (تیرے) بندے نے جو تعریف کی تو اس کا زیادہ حقدار ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی''۔[1]

8. سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہا کرتے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ.

''اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے۔ جس سے کہ آسمان بھر جائیں، زمین بھر جائے اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز جسے تو چاہے بھر جائے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے''۔[2]

① صحیح مسلم: 1071 ② صحیح مسلم: 1069، مستخرج لابی عوانہ، ج: 1، 1848،1849

سجدے کی دعائیں

1. سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور پڑھا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى.

"پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے"۔ آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے برابر لمبا تھا۔[1]

2. سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو تین بار کہتے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهِ. (تین بار)

"میرا بلند و برتر رب پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے"۔[2]

3. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سونے کی جگہ نہ پایا تو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگ گئی مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ اپنی کسی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کو لگا تو آپ ﷺ اس وقت سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ.

"اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کردے جو میں نے چھپ کر کیے اور میں نے جو اعلانیہ کیے"۔[3]

4. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں فرماتے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.

"فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب نہایت پاک، انتہائی مقدس ہے"۔[4]

---

① صحيح مسلم: 1814 ② سنن أبي داؤد: 870 ③ سنن النسائي: 1125 ④ صحيح مسلم: 1091

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

5. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی کہ شاید آپ ﷺ کسی اور بیوی کے پاس گئے ہیں اور میں نے آپ ﷺ کو ڈھونڈا پھر لوٹی تو آپ ﷺ رکوع یا سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے:

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

''پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں کس خیال میں تھی اور آپ ﷺ کس کام میں ہیں۔[1]

6. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سے سورۃ ''اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ'' اتری آپ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اس میں فرماتے:

سُبْحَانَکَ رَبِّی وَبِحَمْدِکَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ.

''پاک ہے تو اے میرے رب! تیری ہی تعریف ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے''۔[2]

7. سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.

''پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے''۔ پڑھا کرتے تھے۔[3]

---

(1) صحیح مسلم:1089 (2) صحیح مسلم:1087 (3) صحیح البخاری:794

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

8. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر فرمایا کرتے:

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

''پاک ہے تو اپنے تعریف کے ساتھ، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کیا ہیں میں دیکھتی ہوں کہ آپ نے ان کو کہنا شروع کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے میری امت میں ایک علامت مقرر کی گئی ہے کہ جب میں اس کو دیکھ لوں تو یہ کہوں، (اور وہ ہے) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ سورۃ کے آخر تک۔[1]

9. سیدنا عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا، آپ ﷺ نے قیام میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرمائی۔ آپ ﷺ جس کسی آیتِ رحمت سے گزرتے تو وہاں رکتے اور دعا کرتے اور جس کسی آیتِ عذاب سے گزرتے تو وہاں رکتے اور پناہ مانگتے۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اس قدر لمبا جتنا کہ آپ ﷺ کا قیام تھا۔ آپ ﷺ اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ.

''پاک ہے وہ ذات جو غلبہ وقوت، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والی ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا، اس قدر لمبا جتنا کہ آپ ﷺ کا قیام تھا اور آپ ﷺ اپنے سجدے میں بھی وہی (دعا) فرماتے رہے پھر کھڑے ہوئے اور آلِ عمران کی قراءت فرمائی پھر ایک سورۃ پڑھی اور پھر ایک اور سورت پڑھی۔[2]

---

① صحیح مسلم :1086 ② سنن أبی داؤد:873

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

10. سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے سجدوں میں یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

''اے اللہ! میرے لیے میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر و پوشیدہ سارے گناہ بخش دے''۔[1]

11. سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا آپ اپنی نماز گاہ میں تھے اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں کے تلوے پر جا پڑا اس حال میں کہ آپ ﷺ کے پاؤں گڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

''اے اللہ! بے شک میں تیری ناراضگی سے تیری رضا مندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری پکڑ سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور میں تجھ سے (ڈر کر) تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ میں پوری طرح تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسا ہی ہے جیسے کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''۔[2]

---

(1) صحیح مسلم:1084 (2) صحیح مسلم:1090

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

12. سیدنا علی بن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے ...اور جب سجدہ کرتے تو یوں کہتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہُ وَصَوَّرَہُ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَہُ وَشَقَّ سَمْعَہُ وَبَصَرَہُ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا، میں تجھی پر ایمان لایا، میں تیرا فرماں بردار ہوں۔ میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی، پھر اسے بہترین صورت بخشی اور اس کے کان اور آنکھیں بنائیں اور بہت با برکت ہے اللہ جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے''۔[1]

13. سیدنا علی بن ابو طالب ؓ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یہ فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہُ وَصَوَّرَہُ وَشَقَّ سَمْعَہُ وَبَصَرَہُ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرا فرماں بردار ہوں، میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی، اس کے کان اور آنکھیں بنائیں۔ بہت با برکت ہے اللہ جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے''۔[2]

---

(1) سنن أبی داؤد:760 (2) صحیح مسلم:1812

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

14. سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر ایک رات گزاری تو میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کو دیکھنے کے لیے جاگتا رہا، کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر آپ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر مشکیزے کی طرف گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا اور اس کا پانی ایک بڑے پیالے میں ڈالا پھر اس سے اپنے ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور بہت اچھے طریقے سے وضو فرمایا، دونوں دفعہ وضو میں (ایک، ایک یا تین، تین کی بجائے دو، دو مرتبہ دھویا)، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آیا اور آپ ﷺ کے بائیں پہلو کی طرف کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تیرہ رکعتیں نماز مکمل پڑھی پھر آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ خراٹے لینے لگے اور ہم پہچانتے تھے کہ آپ ﷺ جب سوتے ہیں تو خراٹے لیتے ہیں پھر آپ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لائے اور اپنی نمازوں یا اپنے سجدوں میں دعا مانگتے ہوئے یہ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا.

”اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری سماعت میں نور اور میری بصارت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے لیے نور بنا دے“۔[1]

(1) صحیح مسلم:1794

جلسہ کی دعا

(دو سجدوں کے درمیان)

سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا.. آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور سجدوں کے درمیان بیٹھے اتنی دیر جتنی کہ سجدے میں لگائی اور اس دوران میں کہتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ.

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے''۔[1]

نوٹ: طویل جلسہ کے لیے اس دعا کو ایک سے زائد مرتبہ اپنے گناہوں کی مغفرت کی طلب کی غرض سے پڑھیں۔

تشہد

(دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا)

سیدنا ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرا ہاتھ آپ ﷺ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھا (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

① سنن أبی داؤد: 874

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں‘‘۔ آپ ﷺ اس وقت ہمارے درمیان تھے۔ جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم (مخاطب کے صیغہ کی بجائے اس طرح) پڑھنے لگے۔ ’’اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ‘‘ ’’نبی کریم ﷺ پر سلام ہو‘‘۔[1]

درود شریف

1. عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ سیدنا کعب بن عجرہؓ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ (یعنی) اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ پس بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ ہم کیسے آپ پر سلام بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

---

(1) صحیح البخاری: 6265

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو بہت تعریف والا بہت بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد (ﷺ) او ر آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت تعریف والا بہت بزرگی والا ہے‘‘۔[1]

2. سیدنا ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم (یوں) کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

’’اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد (ﷺ) اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت تعریف والا بہت بزرگی والا ہے‘‘۔[2]

---

① صحیح البخاری: 3370 ② صحیح البخاری: 3369

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تشہد و درود کے بعد کی دعائیں

1. سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

"اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی نہیں بخش سکتا پس تو مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بہت بخشنے والا انتہائی مہربان ہے"۔[1]

2. سیدنا علی بن ابوطالبؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ (نماز کے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ.

"اے اللہ! تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر (تمام) گناہ معاف فرما اور میں نے جو زیادتیاں کیں اور (وہ گناہ) جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (معاف فرما) تو ہی آگے لے جانے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔[2]

---

①صحیح البخاری:834 ② صحیح مسلم:1812

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

''اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے، اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی کے فتنے سے اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہوں اور قرض سے''۔ کسی نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے''۔[1]

4. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھے تو وہ اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ.

''اے اللہ! بے شک میں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔[2]

---

(1) صحیح البخاری: 832 (2) صحیح مسلم: 1324

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

5. عمرو بن میمون الاودی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ سیدنا سعدؓ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس طریقے سے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نماز کے آخر میں (سلام سے پہلے) پناہ مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡبُخۡلِ، وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجُبۡنِ، وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اُرَدَّ اِلٰی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ، وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الدُّنۡیَا، وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ.

''اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے، تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں بے کار عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور تیری پناہ چاہتا قبر کے عذاب سے''۔[1]

6. عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمار بن یاسرؓ نے ہمیں نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعض (لوگوں) نے کہا کہ آپ نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود میں نے اس میں کئی وہ دعائیں پڑھ لی ہیں جن کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے آیا۔ وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی اور وہ دعا ان سے دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتلائی وہ دعا یہ تھی:

اَللّٰھُمَّ بِعِلۡمِکَ الۡغَیۡبَ وَقُدۡرَتِکَ عَلَی الۡخَلۡقِ اَحۡیِنِیۡ مَا عَلِمۡتَ الۡحَیَاۃَ خَیۡرًا لِّیۡ وَ تَوَفَّنِیۡ اِذَا عَلِمۡتَ الۡوَفَاۃَ خَیۡرًا لِّیۡ اَللّٰھُمَّ وَاَسۡاَلُکَ خَشۡیَتَکَ فِی الۡغَیۡبِ وَالشَّھَادَۃِ، وَاَسۡاَلُکَ کَلِمَۃَ الۡحَقِّ

---

[1] سنن النسائی: 5449

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ، وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ اَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ اَسْاَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ، وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ، اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ.

''اے اللہ! اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے باعث مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق زندگی میرے لیے بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر لینا جب تیرے علم کے مطابق موت میرے لیے بہتر ہو۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے غیب اور حاضر (ہر حال) میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور خوشی اور غصے میں کلمہ حق کہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے فقر و غنیٰ (دونوں حالتوں) میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں۔ اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور تجھ سے تیرے فیصلوں پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد کی زندگی میں ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں اور میں سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے شوق کا جو بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے حاصل ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا راہ نما بنا دے''۔[1]

---

(1) سنن النسائی: 1306

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

7. سیدنا محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے، ایک آدمی نماز پڑھ کر تشہد پڑھنے میں مشغول تھا کہ اس دوران وہ شخص کہنے لگا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ یَااَللّٰہُ بِاَنَّکَ الۡوَاحِدُ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ.

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اس وجہ سے کہ تو یکتا و تنہا ہے، ایسا بے نیاز کہ جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ کوئی اس کا ہم پلہ ہے، یہ کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اس کو بخش دیا گیا۔[1]

8. سیدنا محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی نماز مکمل کر لی تھی اور وہ تشہد پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ یَااَللّٰہُ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ.

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! تو یکتا ہے، ایسا بے نیاز کہ جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے، یہ کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ''تحقیق اس کو بخش دیا گیا، تحقیق اس کو بخش دیا گیا''۔[2]

---

(1) سنن النسائی: 1302 (2) سنن أبی داؤد: 985

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

9. سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی وہاں پر کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع اور سجدے اور تشہد سے فارغ ہوا تو وہ اپنی دعا میں کہنے لگا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ.

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ تمام تعریف تیرے ہی لیے ہیں۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، بہت زیادہ احسان کرنے والا۔ آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والا، اے جلال و عزت والے! اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے اور قائم رکھنے والے! بے شک میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں''۔ پھر نبی ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس نے کن لفظوں سے دعا مانگی؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اس اسم اعظم سے دعا کی کہ جب اس (اسم اعظم) کے ساتھ اللہ کو پکارا جائے تو وہ ضرور جواب دیتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے''۔[1]

---

(1) سنن النسائی: 1301

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

نماز کے بعد کے اذکار

1. سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، میں نبی ﷺ کی نماز ختم ہونے کو **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** ."اللہ سب سے بڑا ہے"۔ کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔[1]

2. سیدنا ثوبان ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ**. "میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں"۔ پڑھتے اور کہتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

"اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے"۔[2]

3. سیدنا معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ۔ میں نے کہا: میں بھی آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے آخر میں یہ کہنا مت چھوڑنا:

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

"اے میرے رب! اپنا ذکر اور اپنا شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے میں میری مدد فرما"۔[3]

4. سیدنا ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت میں داخلے سے نہیں روک سکتی۔

---

① صحیح البخاری: 842 ② صحیح مسلم:1334 3 سنن النسائی:1304

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر صرف وہی، وہ ہمیشہ سے زندہ اور قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین تک وسیع ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے‘‘۔[1]

5. سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کر کے تم ان لوگوں تک پہنچ جاؤ گے جو تم پر سبقت لے گئے ہیں اور تمہارے بعد آنے والا تمہیں نہیں پا سکے گا۔ اور تم جن لوگوں میں ہو ان میں سے بہتر ہو جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو اس جیسا عمل کرے گا، تم ہر نماز کے بعد کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ (33بار) **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** (33بار) **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** (33بار)

’’اللہ پاک ہے۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے‘‘۔[2]

---

① عمل اليوم والليلة للنسائی:100 ② صحیح البخاری:843

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

6. سیدنا براءؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہمیں پسند تھا کہ ہم آپ ﷺ کے داہنی طرف ہوں تا کہ آپ ﷺ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں، کہتے ہیں کہ میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ.

''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا''۔[1]

7. سیدنا علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

''اے اللہ! میرے لیے (وہ گناہ) بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے، جو چھپ کر کیے اور جو ظاہراً کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تُو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔[2]

8. سیدنا سعدؓ اپنے بچوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

---

① صحیح مسلم: 1642 ② مسند احمد، ج:2، 729

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

''اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں بے کار عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، تیری پناہ میں آتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے''۔[1]

9. سیدنا مغیرہؓ نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کہا کرتے تھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی''۔[2]

10. سیدنا ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

---

① صحیح البخاری : 2822 ② صحیح البخاری: 6330

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ تمام بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔ (گناہ سے بچنے کی) طاقت اور (نیکی کرنے کی) قوت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔ تمام نعمتیں اور تمام فضل اسی کے لیے ہے اور بہترین تعریف اسی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو''۔[1]

11. سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ہر نماز کے بعد معوّذات پڑھا کروں۔[2]

مُعَوِّذات: سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس (ایک ایک بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

''کہہ دیجیے! کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے''۔

---

① صحیح مسلم:1343 ② سنن أبی داؤد:1523

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

”کہہ دیجیے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے“۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰہِ النَّاسِ ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ۝

”کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے، بار بار پلٹ کر آنے والے کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا

1. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں سیدہ میمونہؓ کے یہاں ایک رات سویا تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور آپ نے اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے، مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا پھر درمیانہ وضو کیا مبالغہ کیے بغیر درمیانہ لیکن کامل وضو کیا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آپ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے بھی وضو کر لیا تھا۔ آپ ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا، آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں نماز مکمل پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگی۔ آپ ﷺ جب سوتے تھے تو آپ ﷺ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی۔ اس کے بعد بلالؓ نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کیے بغیر نماز پڑھی۔ آپ ﷺ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًاوَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًاوَّفَوْقِيْ نُوْرًاوَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا.

”اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری بصارت میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں طرف نور اور میرے بائیں طرف نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لیے نور بنا دے“۔[1]

① صحیح البخاری:6316

نمازِ فجر کے بعد مانگی جانے والی دعا

1. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔ تو اللہ عزوجل اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا، دس برائیاں معاف کرے گا، اس کے دس درجے بلند کرے گا اور ان کلمات کا ثواب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اگر شام کو بھی اسی طرح پڑھے گا تو یہی اجر وثواب ملے گا، (نیز) یہ کلمات صبح تک اس کے لیے شیطان سے حفاظت ثابت ہوں گے''۔[1]

صبح کے وقت سفر کے دوران مانگی جانے والی دعا

2. سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب صبح کے وقت سفر کرتے تو فرماتے تھے:

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

''سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد کو اور ہم پر اس کی نعمتوں کی خوبی کے اقرار کو۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل کر، میں آگ سے اللہ کی پناہ لینے والا ہوں''۔[2]

---

(1) السلسلة الصحيحة:113 (2) صحيح مسلم:6900

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمازِ مغرب کے بعد مانگی جانے والی دعا

1. سیدنا عمارہ بن شَبِیب سَبَئیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے گا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے، وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔ تو اللہ تعالی اس کی حفاظت کے لیے اسلحہ بردار فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے اور اللہ اس کے لیے دس رحمت کو واجب کرنے والی نیکیاں لکھے گا، دس ہلاک کرنے والی برائیاں ہٹا دے گا اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔[1]

① سنن الترمذی:3534

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وتر کی دعائیں

1. آخری رکعت میں رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد درج ذیل دعاءِ قنوت پڑھی جائے گی:[1]

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَاِنَّهُ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ.

”اے اللہ! جنہیں تو نے ہدایت دی ہے مجھے بھی ان کے ساتھ ہدایت دے اور جنہیں تو نے عافیت دی ہے مجھے بھی ان کے ساتھ عافیت دے اور جن کی تُو نے سرپرستی فرمائی ہے ان میں میرا بھی سرپرست بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت فرما اور تو نے جو فیصلے فرمائے ہیں ان کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔ بے شک تُو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا اور بے شک جس کا تو دوست ہو جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس سے تو دشمنی کرے وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا تو بہت با برکت ہے اے ہمارے رب اور تو بلند شان والا ہے“۔[2]

2. وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھی جائے گی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

---

① سنن ابن ماجه:1184 ② سنن النسائی:1700، سنن ابن ماجه:1182، سنن أبی داؤد:1425 1182

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

''اے اللہ! بے شک میں تیری ناراضگی سے تیری رضا مندی کی اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں اور میں تجھ سے (ڈر کر) تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسا ہی ہے جیسے کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''۔[1]

وتر کے بعد کی دعا

3. سیدنا ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی نماز کو) تین رکعات کے ساتھ وتر کرتے تھے (وتر کی) پہلی رکعت میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی''، دوسری رکعت میں ''قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ'' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' تلاوت فرماتے اور رکوع سے قبل (دعائے) قنوت پڑھتے۔ پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار یہ کہتے:

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ.

''پاک ہے بادشاہ نہایت پاک''۔ اور آخری بار (اس کو کہنے میں) طول کرتے۔[2]

---

① المستدرك على الصحيحين للحاكم، ج:1، 1150 ② سنن النّسائی: 1700

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

میت کی بخشش کی دعائیں

• سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب تم کسی میت کا جنازہ پڑھو تو اس کے لیے اخلاص سے دعا کیا کرو“۔[1]

1. اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ، اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ

”اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اگر وہ نیک تھا تو اس کے نیک اعمال میں اضافہ فرما اور اگر برائیوں پر تھا تو اس سے درگزر فرما“۔[2]

2. اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَہُ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

”اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمے (کفالت) میں ہے اور تیری ہمسائیگی میں آ گیا ہے۔ سو تو اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما دے تو (اپنے) وعدے کو پورا کرنے والا اور حق والا ہے اے اللہ! پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما بلاشبہ تو بہت ہی بہت بخشنے والا ہے نہایت رحم کرنے والا ہے“۔[3]

---

① سنن أبی داود: 3199 ② المستدرك للحاكم، ج:1، 1368 ③ سنن أبی داؤد: 3202

3.اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا،اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَاَحْیِهِ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الْاِسْلَامِ،اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

”اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہمارے موجود لوگوں کو اور جو موجود نہیں ہیں (انہیں بھی بخش دے)۔اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے اسلام پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ بھی نہ کر دینا“۔[1]

4.اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَ اعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِهِ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ .

☆عورت کے لیے ہُ کی بجائے (ھا) کا لفظ استعمال کیا جائے۔

---

① سنن أبی داؤد:3201

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

’’اے اللہ اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت عطا فرما، اسے معاف فرما، اس کی بہترین مہمانی فرما، اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے جیسے کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما، عذاب قبر سے بچایا اور آگ کے عذاب سے بچا‘‘۔[1]

5. **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ! وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ.**

’’اے اللہ! اسے معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں تو ہی اس کا خلیفہ بن جا۔ یا رب العالمین! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لیے کشادگی فرما اور اس میں اس کے لیے روشنی فرما‘‘۔[2]

میّت بچے کے لیے دعائیں

1. **اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ**

’’اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچا‘‘۔[3]

2. **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا**

’’اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے لیے ہم سے پہلے آگے جا کر انتظام کرنے والا بنا دے اور اجر کا باعث بنا دے‘‘۔[4]

---

① صحيح مسلم:2232 ② صحيح مسلم:2130 ③ المؤطا لامام مالك:613

④ صحيح البخاری، کتاب الجنائز: باب:65

نمازِ تہجد کے لیے دعائے استفتاح

1. سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کہتے تھے:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ (تین بار) **ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ .**

''اللہ سب سے بڑا ہے، کامل ملکیت والا، غلبہ والا، بڑائی اور عظمت والا''۔ پھر آپ ﷺ نے ثنا پڑھی پھر سورۃ البقرۃ کی قراءت کی۔[1]

2. سیدنا ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قیام فرماتے تو تکبیر کے بعد یوں کہتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَا اِلٰهَ غَیْرُکَ. (ایک بار)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (تین بار) **اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا** (تین بار)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ.

''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بہت ہی بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند و برتر ہے، تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، میں بہت سننے بہت جاننے والے اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود کی اکساہٹ، اس کی پھونک اور اس کے وسوسہ سے''۔ اس کے بعد آپ ﷺ قراءت فرماتے۔[2]

---

① سنن أبي داؤد: 874 ② سنن أبي داؤد: 775

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3. سیدنا ابو سلمہ بن عبد الرّحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے تو کن الفاظ سے نماز شروع کرتے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو ان الفاظ سے نماز کا آغاز کرتے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ، اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے۔ تو اپنے اذن سے حق کی طرف میری راہ نمائی فرما ان باتوں کے معاملہ میں جن میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بے شک جسے تو چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی فرماتا ہے“۔[1]

4. سیدنا ربیعہ جُرَشیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کیا پڑھتے؟ اور کن الفاظ سے آغاز کرتے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کہتے:

(1) صحیح مسلم: 1811

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (دس بار) **سُبْحَانَ اللّٰهِ** (دس بار) **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (دس بار) **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ** (دس بار) **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَاهْدِنِىْ وَارْزُقْنِىْ** (دس بار) **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضِّيْقِ يَوْمَ الْحِسَابِ.** (دس بار)

”اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر۔ اے اللہ میں حساب کے دن کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔[1]

5. سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

(1) مسند أحمد، ج:42، 25102

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

”اے اللہ تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تُو آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے تیرے ہی لیے بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے، اور ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے تُو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے تُو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، اور تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے تُو ہی حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، اور تیری ملاقات برحق ہے، اور تیری بات سچی ہے، اور جنت حق ہے، اور آگ حق ہے، اور سارے انبیاء سچے ہیں، اور محمد ﷺ سچے ہیں، اور قیامت برحق ہے، اے اللہ! میں تیرے ہی سامنے جھکا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور میں نے تیری ہی طرف رجوع کی اور میں تیری ہی مدد سے (مخالفین کے ساتھ) جھگڑتا ہوں اور میں تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں، تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ گناہوں کو معاف فرما دے، تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔[1]

① صحیح البخاری:1120

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز استخارہ کی دعا

• دو رکعات استخارہ کی نیت سے پڑھنے کے بعد درج ذیل دعا مانگی جائے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ، فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ، فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ.

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے سبب خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم کا طلب گار ہوں کہ بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں، علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے) تیرے علم کے مطابق میرے دین، میرے معاش اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میرے معاش اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے بھی اس سے دور کر دے اور جہاں بھی خیر ہو اسے میرا مقدر بنا دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے''۔[1]

• دعا کرتے ہوئے جب ھٰذَا الْاَمْرَ کے الفاظ پر آئیں تو اپنی حاجت کا نام لے لیا جائے۔[2]

---

(1) صحیح البخاری: 1162 (2) صحیح البخاری: 6382

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمازِ استسقاء کی دعائیں

• ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے درج ذیل دعائیں مانگی جائیں:

1. اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا.

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا! اے اللہ ہم پر بارش برسا''۔[1]

2. اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ.

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا ایسی بارش جو ہماری تشنگی مٹا دے، ہلکی پھوار بن کر غلہ اُگانے والی، نفع دینے والی نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو، جلد آنے والی نہ کہ دیر سے آنے والی ہو''۔[2]

3. اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ.

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دے''۔[3]

4. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ.

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا ربّ ہے، بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، قیامت کے دن کا بادشاہ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی اور ہم محتاج ہیں، ہم پر بارش برسا اور جو تو برسائے اسے ایک مدت تک ہمارے لیے قوت اور مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا''۔[4]

---

(1) صحیح البخاری:1013 (2) سنن أبی داؤد:1169 (3) سنن أبی داؤد:1176 (4) سنن أبی داؤد:1173

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سجدہ تلاوت کی دعائیں

• سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! رات جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے خود کو خواب میں دیکھا (گویا) میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا، میں نے سنا وہ پڑھ رہا تھا اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ ... عَبْدِکَ دَاوٗد . سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کو سجدے میں یہ دعا کہتے سنا جو اس شخص نے درخت کی (دعا) بتائی تھی۔[1]

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَاعِنْدَکَ اَجْرًا، وَضَعْ عَنِّیْ بِھَاوِزْرًا، وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ.

”اے اللہ! میرے لیے اس (سجدے) کے عوض اپنے پاس اجر لکھ لے اور اس کی بدولت میرے گناہوں کا بوجھ اتار دے اور اس کو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا دے اور اس کو مجھ سے قبول کر لے جیسے تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا“۔[2]

• سجدہ تلاوت میں درج ذیل دعا پڑھی جائے گی:

1.سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے اپنی طاقت وقوت کے ذریعہ اسے پیدا کیا، اس کی سماعت اور بصارت (کے لیے سوراخ) کو پھاڑ نکالا! اللہ بہت بابرکت ہے جو بہترین پیدا کرنے والا ہے“۔[3]

---

(1) سنن الترمذی: 579 (2) سنن الترمذی: 579 (3) سنن أبی داؤد: 1414، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ج: 1، 802

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

2. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِھَا، اَللّٰھُمَّ حُطَّ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَاَحْدِثْ لِیْ بِھَا شُکْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ سَجْدَتَہٗ.

اے اللہ! اس کی وجہ سے میرے گناہ معاف کر دے۔ اے اللہ! اس کے ذریعے میرے بوجھ دور کر دے اور میرے لیے اس کے ذریعے شکر (نعمت) پیدا کر دے اور اسے مجھ سے قبول فرما لے جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد سے ان کا سجدہ قبول فرمایا تھا۔[1]

- جو دعائیں نماز کے سجدہ میں پڑھی جاتی ہیں وہی دعائیں سجدہ تلاوت میں پڑھ لینا مسنون ہیں۔

① صحیح الترغیب والترہیب: 1442

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

المصادرو المراجع

- **القراٰن**
- **الجامع لاحكام القراٰن** (تفسير القرطبی)،أبوعبداللّٰہ محمد بن أحمد بن أبی بکربن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی ،الطبعة الثانیة **1964**، دار الکتب المصریة۔القاھرة.
- **تفسير الماوردی۔النکت والعیون** ،أبـو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی،الشھیر بالماوردی،المحقق: السیدابن عبد المقصود بن عبد اکرحیم، النّاشر:دار الکتب العلمیة-بیروت /لبنان.
- **صحیح البخاری**،محمد بن اسماعیل ابو عبد اللّٰہ البخاری الجعفی، الطبعة الثانیة **1999**،دار السلام للنشر والتّوزیع،الرّیاض.
- **صحیح مسلم**،للامام أبی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسا بوری، الطبعة الاولیٰ **1998**،دار السلام للنشروالتّوزیع،الرّیاض.
- **سنن أبی داؤد**،أبو داؤد سلیمان بن الأشعث بن اسحاق بن شداد بن عمرو الأزدی السّجستانی،الطبعة الاولیٰ**1999** ،دار السلام للنشروالتّوزیع،الرّیاض.
- **سنن الترمذی**،محمد بن عیسیٰ بن سؤرة بن موسیٰ بن الضحاك الترمذی أبو عیسیٰ، الطبعة الاولی**1999** ،دار السلام للنشروالتّوزیع،الرّیاض.
- **سنن النّسائی الصغریٰ** ،الحافظ أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی،الطبعة الاولی**1999**،دار السلام للنشروالتّوزیع، الرّیاض.
- **سنن ابن ماجه** ، لـلامام الحافظ أبی عبداللّٰہ محمد بن یزیدالربعی ابن ماجه القروینی، الطبعة الاولی**1999**،دار السلام للنشروالتوزیع،الرّیاض.
- **سـلسلة الأحادیث الصحیحة** ،أبـو عبـدالـرحمٰن محمد ناصرالدین الألبانی،**1995**، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- **مسند الامام أحمد بن حنبل**،أبو عبد اللّٰہ أحمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی،الطبعة الثانیة **1999**،مؤسسة الرسالة للنّشر و التّوزیع.
- **المعجم الکبیر** ،سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی،أبو القاسم الطبرانی،الطبعة الثانیة **2002**،مکتبة ابن تیمیة، القاہرة.
- **المعجم الأوسط**،سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی،أبو القاسم الطبرانی،الطبعة الاولیٰ **1985**،مکتبة ابن تیمیة،القاہرة.
- **المستدرک علی الصحیحین للحاکم**،أبو عبد اللّٰہ الحاکم محمد بن عبد اللّٰہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن الضبی الظہمانی النیسابوری المعروف بابن البیع، الطبعة الثانیة**2006**،دارالمعرفة بیروت،لبنان.
- **السنن الکبریٰ**،أحمد بن علی بن موسٰی الخُسرَوجِردِی الخراسانی أبو بکرالبیہقی، **1999**،مکتبة الرُشد ناشرون،الریاض.
- **السنن الکبریٰ**،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، الطبعة الاولیٰ**2001**، مؤسسةالرسالة۔ بیروت.
- **المصنّف**،أبو بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی،الطبعة الثانیہ**1983**، المکتب الاسلامی۔ بیروت.
- **المصنّف**،أبو بکر عبداللّٰہ بن محمد بن ابراہیم ابن أبی شیبة،الطبعة الثانیة**2006**، مکتبة الرشد۔ناشرون۔الرّیاض.
- **ریاض الصالحین**،أبو زکریا یحیٰی بن شرف النووی الدمشقی،الطبعة الثالثة**1991**، دارالثقافة العربیة.
- **موطأ**،مالك بن انس بن مالك بن عامرالأصبحی المدنی ،**1918** ،دارالأحیاء الکتب العربیة.
- **الأدب المفرد**،الامام الحافظ أبی عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل البخاری،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بتخريجات وتعليقات أبى عبد الرحمٰن محمد بن ناصر الدين الألبانى،
الطبعة الثانية **2000** ،دار الصديق.

سنن الدار قطنى،الحافظ الكبيرعلى بن عمر الدّارقطنى ،الطبعة الاولىٰ**2004**،
مؤسسة الرسالة.

صحيح الترغيب و الترهيب،محمد ناصرالدين الألبانى ،الطبعة الاولىٰ**2000**،
مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

صحيح الجامع الصغير و زيادته، محمد ناصرالدين الألبانى،الطبعة الثانية**1986** ،
المكتب الاسلامى۔بيروت۔دمشق.

صحيح ابن حبّان،الأميرعلاء الدين على ابن البان الفارسى،الطبعة الثانية**1993**،
مؤسسة الرسالة.

صحيح ابن خزيمة،أبو بكر محمد بن اسحاق بن خزيمةالسلمى النيسابورى،**1980** ،
المكتب الاسلامى.

أرواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل ،محمد ناصرالدين الألبانى،
الطبعة الثانيه**1985** ،المكتب الاسلامى۔بيروت۔دمشق.

مستخرج أبى عوانة،أبو عوانة يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم النيسابورى الاسفراينى،
الطبعة الاولىٰ**1998**،دار المعرفة۔بيروت.

عمل اليوم والليلة،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن على الخراسانى النسائى،
الطبعة الثالثة **1406**،مؤسسةالرسالة۔ بيروت.

شرح سنن أبى داؤد،عبد المحسن بن حمد بن عبد المحسن بن عبد اللّٰه بن
حمدالعبادالبدر،دروس صوتيةقام بتفريغها موقع الشبكة الاسلامية.

مرعاةالمفاتيح شرح مشكاة المصابيح ،أبو الحسن عبيد اللّٰه بن محمد عبدالسلام بن
خان محمد بن أمان اللّٰه بن حسام الدين الرحمانى المباركفورى،الطبعة الثالثة **1984**،

© ALHUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ادارة البحوث العلمية والدعوة والافتاء ـ الجامعة السلفية ـ بنارس الهند.

❁ **صفة صلاة النبی ﷺ**،محمد ناصرالدین الألبانی،الطبعة الاولیٰ الطبعة الجدیدة **1991**، مکتبةالمعارف ـالرّیاض.

❁ **الثمر المستطاب فی فقه السنة والکتاب**،محمد ناصر الدین الألبانی،النّاشر: غراس للنشر والتوزیع.

❁ **المسح علی الجوربین،ویلیه اتمام النصح فی المسح علی الجوربین**،محمد جمال الدین القاسمی،تحقیق: محمد ناصر الدین الألبانی،**1979**،المکتب الاسلامی.

❁ **موسوعة الصلاة الصحیحة**، جمع واعداد فوزی بن آل عودة الثبته،مکتبة التوبة، فهرسة مکتبة الملك فهد الوطنیة أثناء،الریاض-المملکة العربیة السعودیة-شارع جریر.

❁ **اغاثة اللهفان فی حکم طلاق الغضبان**،محمد بن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة، المحقق: محمد عفیفی، المکتب الاسلامی،بیروت،لبنان / مکتبة فرقد الخانی،الرّیاض،المملکة العربیة السعودیة.

❁ **أحکام الجنائز وبدعُها**،محمد ناصرالدین الألبانی،معهد محمد بن نصرالمروزی الثانوی.

❁ **تلخیص صفة صلاة النبی ﷺ**،أبو عبدالرحمٰن محمد ناصرالدین بن الحاج نوح بن نجاتی بن آدم،الأشقودری الألبانی،الطبعة الخامسة**1984**،المکتب الاسلامی.

❁ **الکلم الطیب**،تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبدالحلیم بن عبد السلام بن عبداللّٰه بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیةالحرانی الحنبلی الدمشقی،الطبعة الاولی**1978**، دار الفکر اللبنانی للطباعة والنشر، بیروت.

❁ **الشرح الممتع علی زادالمستقنع**،محمد بن صالح بن محمد العثیمین، الطبعة الاولیٰ**2001-2007**، دار ابن الجوزی.

❁ **الفوائد**، محمد بن أبو بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة،

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الطبعة الثانية**1973**،دار الكتب العلمية۔بیروت.

۞ **درر من أقوال السلف فی اللیل وقیامه**،الشیخ ابوالاسلام سلیم الجزائری.

۞ **المغنی لابن قدامة**،أبو محمد موفق الدین عبداللّٰه بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعیلی المقدسی،**1968**، مکتبةالقاهرة.

۞ **شرح سنن أبی داؤد**،عبد المحسن بن حمد بن عبد المحسن بن عبد اللّٰه بن حمد العبادالبدر،دروس صوتیةقام بتفریغها موقع الشبکة الاسلامیة.

۞ **نضرة النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم۔صلی اللّٰه علیه وسلم**،صالح بن عبد اللّٰه بن حمید،الطبعة الرابعة، دار الوسیلة للنشر والتوزیع،جدة.

۞ **مدارج السالکین بین منازل ایاك نعبد وایاك نستعین**، محمدبن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة،الطبعة الثالثة **1996**،دار الکتاب العربی۔ بیروت.

۞ **الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف**،أبوبکر محمد بن ابراهیم بن المنذر النیسابوری،تحقیقق: أبو حماد صغیر أحمد بن محمد حنیف،الطبعةالاولیٰ،**1985**، دار طیبة-الریاض-السعودیة.

۞ **الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشّامل**،المرتب علی ابواب الفقه،أبی احمد محمد عبد اللّٰه الاعظمی استاد الحدیث الشریف وعمید کلیةالحدیث بالجامعة الاسلامیة فی المدینة المنوّرة سابقًا والمدرس فی المسجد النّبوی.

۞ ***مصباح اللغات، ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔***

۞ **فتاوٰی اسلامیة لاصحاب الفضیلة العلماء**،سماحة الشیخ: عبد العزیز بن عبد اللّٰه بن باز،محمد بن عبد العزیز بن عبد اللّٰه المسند،الناشر:دار الوطن للنّشر،الرّیاض.

۞ **سلسلة تیسیر الفقه الاسلامی**،السلسلة القیمة للشیخ سلیمان بن محمد اللیهیمد، الألوکةالمجلس العلمی.

۞ **لقاء الباب المفتوح**،المؤلف:محمد بن صالح بن محمد العثیمین ،مصدرالکتاب:

©AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكةالاسلامية.

❁ **الجامع الصحيح للسنن والمسانيد**،صهيب عبدالجبار،غير مطبوع.

❁ **الشرح الكبيرعلى متن المقنع**،عبدالرحمن بن محمد بن أحمد بن قدامة المقدسى الجماعيلى الحنبلى،النّاشر:دار الكتاب العربى للنشر والتوزيع.

❁ **صلاة الوتر**:فضائل واحكام، محمد الطابع، مقالات متعلقه،الألوكة الشرعية آفاق الشريعة،**2009**.

❁ **سلسلة الهدى والنور-شريط**،الشيخ المحدث العلامة محمد ناصرالدين الالبانى برابط مباشر...

❁ **الموسوعة الفقيهةالكويتية**،الطبعة:**1983-2006**،وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية-الكويت.

❁ **صلاة الوتر: فضائل واحكام**،محمد الطّابع،مقالات متعلقة، الألوكة الشرعية آفاق الشريعة،تاريخ الاضافة:**16-2-2010**ميلادى.

❁ **كشف الستارة عن صلاةالاستخارة وعلاقتهابالعقيدة الصحيحة المختارة**،أبى عمر عبد اللّٰه بن محمد الحمادى،الطبعة الثانية،**1224**،مكتبة المسجد النبوىّ الشريف، دارابن حزم بيروت.www.mktaba.org/vb/showthread.php?t=24392

http://www.islamweb.net

http://aboutislamsalim.com

http://aboutislamsalim.com

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پڑھیے اور پڑھائیے

دعاؤں کی کتب اور کارڈز

- وایاک نستعین (کتاب)
- قرآنی دعائیں (کتاب)
- سونے جاگنے کی دعائیں (کتاب)
- سفر کی دعائیں (کتاب)
- نماز کے بعد کے مسنون اذکار (کارڈ)
- گناہوں کی بخشش کی دعائیں (کارڈ)
- تسبیحات اور ان کی فضیلت (کارڈ)
- الحمد للہ (کارڈ)
- آیاتِ شفاء (کارڈ)
- میت کی بخشش کی دعائیں (کارڈ)
- صالح اولاد کے لیے دعائیں (کارڈ)
- رزق میں کشادگی کی دعائیں (کارڈ)
- قرض سے نجات کی دعائیں (کارڈ)
- رنج وغم کے ازالہ کی دعائیں (کارڈ)
- نظر اور تکلیف کی دعائیں (کارڈ)
- دعائے استخارہ و دعائے حاجت (کارڈ)
- حفاظت کی دعائیں (کارڈ)
- الطریق الی الجنة (کارڈ)
- حصول علم کی دعائیں (کارڈ)
- فہم القرآن میں مددگار دعائیں (کارڈ)
- رمضان مبارک کی مسنون دعائیں (کارڈ)
- بارک اللہ (کارڈ)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

شعبہ تعلیم و تربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء و طالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن کورس
- تدبر القرآن کورس
- صوت القرآن کورس
- فہم القرآن کورس
- تحفیظ القرآن کورس
- تعلیم التجوید کورس
- تعلیم القراءات العشرۃ الصّغریٰ کورس
- تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس
- تعلیم الحدیث کورس
- حی علی الفلاح کورس
- خط و کتابت کورسز
- سمر کورسز
- سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
- روشنی کا سفر
- روشنی کی کرن
- ریالٹی چیک
- فقہ اسماء اللہ الحسنٰی

ہمارے بچے کورسز: • منار الاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- **الھدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا اے لیول تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عیدالاضحیٰ کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی وسماجی راہ نمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر
- میرج بیورو

شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **میڈیا پروڈکشن:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز میڈیا فورمز پر بلامعاوضہ پیش کیے جاتے ہیں۔

☆**Alhuda Apps:**

• Quran for All • Quran in Hand • Learn Quran • Alhudalive
• Asmaa' Allah al-Husna • Quranic & Masnoon Duas • Wa Iyyaka Nastaeen • Dua Kijiay
• Supplications for Traveling • Sonay Jagnay Kay Azkaar • Hajj & Umrah

☆**Alhuda e-Learning:**

Alhuda e-Learning is a free platform for learning authentic knowledge of Quran and Sunnah under teacher supervision.

یہ ایک ایسا فری ایپ ہے جو موجودہ دور کی ضرورت کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کسی بھی وقت دنیا کے کسی بھی ملک میں نہ صرف باقاعدگی سے کلاس لے سکتے ہیں بلکہ لیکچرز ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

• Learn as a student/guest. • Attendance marking and points calculation.
• Communication with Group Incharge via WhatsApp. • Download audios
• Listen anywhere anytime • Live classes on Zoom.

☆ **Websites:** www.alhudapk.com | www.farhathashmi.com
☆ **Facebook:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/
☆ **YouTube:** www.youtube.com/drfarhathashmi official/
☆ **Telegram Channels:** https://telegram.me/ThePeralsofWisdom

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر یہ صحیح ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا اور نجات پالی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو ناکام ہوا اور خسارہ پایا، پھر اگر اس کے فرائض میں سے کسی چیز کی کمی ہوئی تو رب عزوجل فرمائے گا دیکھو! کیا میرے بندے کے لیے نوافل میں سے کچھ ہے؟ پھر ان کے ذریعہ فرائض کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا''۔

[سنن الترمذی:413]

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.
ISBN:978-969-690-012-2
04010122